کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ

بعونہٖ

آئینہ اقبال سکندری

متضمن حالات دربار مبارک تاریخ شاہنشاہی بمقام دہلی موقوعہ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ عیسوی

اعنی تمغۂ قیصری

جسکو منشی گوکل پرشاد صاحب سری باستب نے تالیف کیا حسب ایماء منشی بہاری لال مالک مطبع مطلع نور کانپور

باہتمام شیخ نبی بخش پرنٹر

چھپی

فہرست مضامین تزک قیصری

مضمون	ابتدای صفحہ	انتہای صفحہ
فہرست والیان شریک دربار بقید تعداد سلامی و رقبۂ ریاست و خراج وخطاب شاہنشاہی	۱	۸
باب ۱۰- ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۲۹ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا مع اشتہار	۱	۵
حمد باریتعالی وسبب تالیف کتاب	۱	۳
توضیح حال ابتدای انتظام ایسٹ انڈیا کمپنی تا تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع مع کیفیت جشن قیصری	۳	۹
مژدہ سراپا بہجت ونوید مملو بہزاران تہنیت یعنی تجویز دربار فلک اقتدار جشن قیصری بمقام دار السلطنت دہلی بتقریب شہرت خطاب شاہنشاہی	۹	۱۰
وثیقہ عزت وارجمندی یادداشت انتظام- ذریعہ افتخار سرمدی	۱۰	۱۳
اشتہار اظہار مسرت دربار معلی عموماً بنام گورنمنٹ بنگالہ	۱۲	۱۴
دہلی مین موکب باجاہ وجلال رئیسان و راجگان ذوی الاحتشام کا ورود اور بنای چبوترہ فلک زینہ دربار گردون وقار خطاب شاہنشاہی کی نمود	۱۴	۴۳
موکب اجلال حضور ویسرای بہادر کا نزول فرمانا سرزمین خجستہ آئین دہلی کو	۴۳	۵۶

همپایه چرخ چارم بناتا		
مسرت ملاقات باشکوه روسا	۵۷	۶۲
دربار مسرت آثار و تقریر بی نظیر حضور عالی متعالی جناب والاخطاب نواب گورنر جنرل بهادر و ویسرای کشور هند	۶۲	۸۳
اشتهارات سراپا افتخارات مشعر اضافه تعداد سلامی و خطاب مشیر قیصر هند وعطای تمغه جات و دیگر خطابات و رهائی محبوسان و معافی قصورات و تجویز سکه جدید وغیره	۸۳	۱۱۳
دعوت شاهنشاهی واقع شب یکم جنوری ۱۸۷۷ع مع اسپیچ حضور ویسرای و گورنر جنرل بهادر	۱۱۳	۱۲۰
اڈریس تہنیت ہونی کا دربار واقع ۳ جنوری ۱۸۷۷ع	۱۲۰	۱۲۱
ترجمه اڈریس ممبران نیٹو پریس مع خلاصه اسپیچ حضور ویسرای بهادر هند	۱۲۱	۱۲۳
روشنی	۱۲۳	۱۲۵
آتشبازی	۱۲۵	۱۲۷
پانچوین جنوری کو فوجی قواعد	۱۲۷	۱۳۲
تقاریظ و قطعات تاریخ	۱۳۳	۱۴۲

فہرست والیان و رئیسان رفیع الشان شریک دربار دہلی جن سے حضور نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے ۲۶ دسمبر سے ۲۸ ماہ مذکور تک

ملاقات فرمائی ہے

بترتیب حروف تہجی۔ الف۔

نام ریاست	نام نامی و اسم گرامی رئیسان	رقبہ ریاست بحساب میل مربع	تعداد آبادی ریاست	خراج سالانہ ریاست	خراج یا پیشکش جو ریاست گورنمنٹ کو ادا کرتی ہے	تعداد سپاہ ملازم ریاست	تعداد سلامی سابق	اضافہ سلامی بتقریب دربار	خطاب جو حضور نواب وائسرائے سے عطا ہوا
اندور	عالیجناب مہاراجہ تکاجی راؤ ہلکر بہادر جی سی ایس آئی	۸۳۱۸	۱۰۰۰۰۰۰	[illegible] لک	[illegible]	۱۰۱۵۰	۱۹	۲۱	شمشیر قیصر ہند
اودیپور	عالیجناب مہارانا سجن سنگھ بہادر	۱۱۶۱۴	[illegible]	[illegible]	دو لک	۰	۱۹	۲۱	۰
الور	مہاراو راجہ منگل سنگھ بہادر	۳۳۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	[illegible]	۰	۳۵۰۰	[illegible]	۰	۰
اجیگدہ	مہاراجہ رنجور سنگھ بہادر	۸۰۲	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۰	سوائی
اورچھہ	مہاراجہ مہندر پرتاپ سنگھ بہادر	۲۱۶۰	۰	[illegible] لک	۰	۰	[illegible]	[illegible]	۰

ارکاٹ	شہزادہ اعظم جاہ ظہیر الدولہ بہادر	.	.	.	.	.	.	۹ع	تمغہ نائیٹ گرنڈ کمانڈر
ب									
برودہا	عالیجناب مہاراجہ سیاجی راو گیکوار بہادر	۹۹سہم	[illegible]	۱۰ لک	.	۱۳۰۰۰	۲۱ع	۱ع	فرزند خاص دولت انگلشیہ
بوندی	عالیجناب مہاراو راجہ رام سنگھ	۲۲۹۱	۲۲۰۰۰۰	۵ لک	۱ لک [illegible]	۳۴۰۰	۱۷ع	.	[illegible]
بجاور	مہاراجہ پرتاپ سنگھ بہادر	۹۲۰	.	۳ لک	.	.	۱۱ع	.	سوائے
برونڈا	راجہ رگھبر دیال سنگھ	.	.	.	.	.	.	لعہ	راجہ بہادر
بلاسپور	راجہ ہیرا چند	.	[illegible]	[illegible]	.	.	۱۱ع	.	.
نباہیں	مہاراجہ الشیری پرشاد سنگھ	.	.	.	.	.	.	.	تمغہ نائیٹ گرینڈ کمانڈر
بامرہ		.	.	.	.	.	.	.	.
بلرام پور اودھ	مہاراجہ صاحب دگبجی سنگھ بہادر	.	.	.	.	.	.	لعہ	.
بھ									
بھرت پور	مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر	۱۹۷۴	۶۰۰۰۰۰	[illegible]	.	۵۹۵۰	۱۷ع	.	تمغہ نائیٹ گرینڈ کمانڈر
بھوپال	نواب شاہجہان بیگم جی سی ایس آئی	۶۷۶۴	[illegible]	[illegible]	دو لک	۴۳۸۴	۱۹ع	.	.
	نواب صدیق حسنخان بہادر	.	.	.	.	.	۱۷ع	.	.

		رقبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
بہاولپور	نواب صادق محمد خان بہادر	۳۰۰۰۰	۰	۵ لک	۰	۰	[illegible]	۰	۰
بھاونگر	ٹھاکر بخت سنگہ جی	۰	۰	۷ لک	[illegible]	۰	۰	[illegible]	۰

پ

پنا	مہاراجہ رودر پرتاپ سنگہ بہادر کی سی ایس آئی	۶۸۸	۰	۳ لک	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰
پیپلا	مہارانا گمبھیر سنگہ بہادر	۴۵۰۰	۰	[illegible]	۰	۰	[illegible]	۰	۰
پاٹودی	نواب			۴۰۰۰	۰	۰	۰	۰	۰
پالدی	چونی ارزوہ سنگہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	راو
پیلودا	ٹھاکر دولی سنگہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ت

تانجور	رانی صاحبہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]	۰

ٹ

ٹونک	نواب محمد ابراہیم خان بہادر	۱۸۰۰	۱۴۰۰۰	۵ لک	۰	۶۰۰	[illegible]	[illegible]	۰

توری	دیوان پرتھی سنگھ جاگیردار	.	.	.	.	.	.	.	راؤ بہادر

ج

جیسلمیر	عالیجناب مہاراجہ جواہر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی	۲۵۰۰۰	.	.	.	.	۱۵ع	۱۵ع	مشیر قیصر ہند۔ انڈر جہاں اندر سپر سلطنت ہند۔
جی پور	عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگھ جی سی ایس آئی بہادر	۱۵۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	ایک لک	۳ لک	۱۳۲۹۳	۳ع	۱ع	مشیر قیصر ہند۔
جودھ پور	عالیجناب مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر جی سی ایس آئی	۲۳۰۵۲	۱۸۳۹۰۰	۱۷ لک	[illegible]	۶۰۰۰	۳ع	۱ع	.
جنید	عالیجناب راجہ رگھبیر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی۔	۱۲۳۲	۱۱۰۰۰۰	۳ لک	۴ لک	.	.	ع	مشیر قیصر ہند۔
جاورہ	نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر	۸۷۲	۸۵۰۰۰	[illegible]	[illegible]	۷۷۵	ع	.	.
جہالاوار	مہارانا راجہ ظالم سنگھ بہادر	۲۵۰۰	۲۴۰۰۰۰	۲ لک	۸۰ ہزار	۴۰۰۰	ع	.	.
جوناگڑھ	عالیجناب نواب محبت خان بہادر کی سی ایس آئی	.	.	۱۰ لک	[illegible]	.	۱ع	ع	.
جگنی	راؤ لکشمن سنگھ	.	.	.	.	.	.	.	راؤ بہادر

چ

چرکهاری	مهاراجه جلسنگه بهادر	۸۸۰	۰	۵ لک	چالیس هزار ۹ر۶ ید	۰	له ع	۰	سپهدار الملک
چهترپور	راجه وشونانهه سنگه بهادر	۱۲۴۰	۰	۳ لک	۰	۰	له ع	۰	۰
چمبا	راجه شام سنگه بهادر	۳۱۶۹	......	[illegible]	سمت [illegible]	۰	له ع	۰	۰

ح

حیدرآباد	عالیجناب نظام میر محبوب علیخان بهادر	[illegible]	[illegible]	لک اکرور	۰	۰	له ع	له ع	۰

خ

خیرپور	امیر کبیر علی مراد خان	۰	۰	۳ لک [illegible]	۰	۰	ده ع	۰	۰
خروند	راجه اودی پرتاب دیو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	راجه بهادر

دال

دتیا	مهاراجه بهوانی سنگه بهادر	۸۵۰	۰	۱۰ لک	۰	۰	ده ع	۰	لکندر
دهولپور	عالیجناب مهاراجراانا نهال سنگه بهادر	۱۶۲۶	۵۰۰۰۰	۶ لک	۰	دو هزار	ده ع	۰	۰
دیواس	راجه کرشناجی راو ناناصاحب	۲۵۶	۲۵۰۰۰	۴ لک [illegible]	[illegible]	۰	ده ع	۰	۰
دهار	راجه انند راو پوار	۲۰۹۱	۱۲۵۰۰۰	۴ لک [illegible]	[illegible]	۰	ده ع		تمغه نایٹ کمانڈر مهاراجه

دیور	راجہ صاحب جانوجی بہوسلہ	.	.	.	.	.	.	.	.
دیوگڑھ	سلیمان شاہ	.	.	.	.	.	.	.	.
دوجانا	نواب	.	.	.	.	.	.	.	.

ر

ریواں	عالیجناب مہاراجہ رگھوراج سنگھ جودیو - جی سی ایس آئی	۱۳۰۰۰	.	۳۵ لک	.	۹۳۱۳۱	۱۷ ع	۱۹ ع	.
رتلام	راجہ جسونت سنگھ بہادر	۵۰۰	۹۳۸۳۸	[illegible]	.	۵۰۰	۱۳ ع	.	.

س

سمتھر	راجہ ہندوپت بہادر	۱۷۵	.	[illegible]	.	.	۱۳ ع	.	مہاراجہ
سکیٹ		.	.	۰۰ ہزار	.	.	.	.	.

ع

علی پور	راو چھترپتی جاگیردار	.	.	.	.	.	.	.	راو بہادر

ف

فریدکوٹ		۶۴۳	۵۱۰۰۰	۳ لاکھ	.	۴۵۰	۱۳ ع	.	.

ق

قرولی	مہاراجہ ارجن پال دیو بہادر	۱۸۷۸	۱۸۸۰۰۰	۳ لک	۰	۴۰۰۰	۱۷ ب	۰	۰

ک

کشن گڈھ	مہاراجہ پرتھی سنگھ بہادر	۴۳۰	۷۰۰۰۰	۱۰ لک	۰	۵۰ ہم	۵ ب	۱۵ ب	۰
کوچ بہار	راجہ نرپ اندر نارائن بہادر	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳ ب	۰	۰
کلسیا	سردار	۱۵۵	۶۲۰۰۰	۰	[illegible]	۰	۰	۰	۰

گاف

گوالیار	عالیجاب مہاراجہ جیاجی راو سیندھیا بہادر جی سی ایس آئی۔	۳۳ ہم	۲۵۰۰۰۰۰	[illegible]	[illegible]	۱۱۴۸۰	۲۱ ب	۴ ع	مشیر قیصر ہند و حسام السلطنت
گولریا		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ل

لوہارو	نواب	۰	۰	۶۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰	۰

میم

میسور	عالیجناب مہاراجہ چام راجندرا اودیر بہادر	٠	٠	۱ کرور	٠	۱۰۰۱۴	۲۱ع	۲۱ع	٠
منڈی	راجہ بجی سین بہادر	۱۰۸۰	۱۴۷۲۵۹	[illegible]	۱ لک	٠	۱۱ع	٠	
مالیرکوٹلہ	نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر	۱۶۵	۴۶۲۰۰	٠	۱ لک	٠	۹ع	۱۱ع	٠
مروی	ٹھاکر صاحب	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۱ع	٠

نون

نابھہ	راجہ ہیرا سنگھ بہادر	۸۶۳	۲۶۱۰۰۰	۷ لک	۴ لک	٠	۱۱ع	۱۱ع	٠
نوانگر	عالیجناب جام سری وبھاجی	٠	٠	۶ لک	[illegible]	٠	۱۱ع	۱۱ع	تمغہ نایٹ کمانڈر
ناہن	راجہ شمشیر پرکاس	٠	۱۱۲۰۹۵	۱ لک	٠	۲۵۰	۱۱ع	٠	٠
نندگانوں	مہنت	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠

تمام شد

بقلم رنگین لال

باب ١ ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۳۹ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ۔

ایکٹ بمراد اسبات کے کہ جناب مرحمت قباب ملکہ معظمہ اوس خطاب والقاب شاہی مین جو سلطنت متحدہ اور اوسکی تابع ملکون کی بادشاہی کی متعلق ہین ایک اور لقب اضافہ کر سکین ۲۷ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

ازانجاکہ اوس ایکٹ کے باب ۶۷ کی روسے جو واسطے متحد کرنی برطانیہ عظمیٰ و ارلینڈ کے سنہ ۳۹ جلوس بادشاہ سوم متوفی مین صادر ہوا تہا یہ حکم ہوا تہا کہ بعد ہونے ویسی اتحاد کی جو اوپر مذکور ہوا خطاب و القاب شاہی جو سلطنت متحدہ اور اوسکے تابع ملکون کی بادشاہی کے متعلق ہین وہی ہوا کرینگے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائین

باب ۶۷۔ ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ سنہ ۳۹ و ۴۰ جلوس بادشاہ جارج سوم سنہ ۱۸۰۰ع۔

اور ازانجاکہ از روی ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی مزین مہر اعظم مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۰۱ع کے جناب ملکہ معظمہ کے خطاب والقاب بالفعل یہ ہین

وکٹوریا بہ فضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و ایرلنڈ کی ملکہ اور حامیہ دین عیسائی

اور ازانجاکہ اوس ایکٹ کے باب ۱۰۶ اکی روسے جو واسطے خوب تر انتظام ہند کے سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس
جناب ملکہ معظمہ حال کے اجلاس پارلیمنٹ سے جاری ہوا تہا یہ حکم ہوا تہا کہ گورنمنٹ ہند جو اوسوقت
تک جناب ملکہ معظمہ کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کی تفویض مین بطور امانت

> باب ۱۰۶ - ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا۔

کے تہے جناب ملکہ معظمہ کے تفویض ہو اور کہ
اوسوقت سے ملک ہند پر جناب ملکہ معظمہ حکمرانی
فرماوین اور جناب محتشمہ کے نام سے اوسپر حکمرانی کیجاوے اور قرین مصلحت یہ ہے کہ
یہ نقل و تحویل گورنمنت جو حسب مذکورہ بالا کی گئی اوسکی تسلیم وپذیرائی اوس ذریعہ سے
ظاہر ہو کہ جناب ملکہ معظمہ کے خطاب اور القاب مین ایک اور لقب اضافہ کیا جاییے
اسلیئے حسب فرمان واجب الاذعان جناب ملکہ معظمہ اور بصلاح و رضای امرای دینی و دنیوی اور
جماعہ عمومیہ کے جو اس پارلیمنٹ موجودہ مین مجتمع ہین اور حسب اجازت پارلیمنٹ موصوف کے التعمیل
منفصل الذیل شرف صدور پایا کہ جناب مرحمت قباب ملکہ معظمہ کو جایز ہوگا کہ نقل و تحویل گورنمنت
ہند کی تسلیم وپذیرائی مذکور الفوق کی نظر سے اوس خطاب والقاب مین جو سلطنت متحدہ

> جناب ملکہ معظمہ کا اختیار اپنی بادشاہی خطاب والقاب مین اضافہ کرنیکے باب مین۔

اور اوسکی تابع ملکون کی بادشاہی سے بالفعل
متعلق ہین بذریعہ اشتہار مشتہرہ محتشم الیہا مزین
بمہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا اضافہ کرین جو جناب محتشم الیہا کو مناسب معلوم ہو

حضور پرنور سے جناب علیا حضرت ملکہ معظمہ کے اشتہار

چونکہ پارلیمنٹ کی حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا وہ ایکٹ براو اسبات کی کہ جناب حرمت قباب ملکہ معظمہ اوس خطاب و القاب شاہی مین جو سلطنت متحدہ اور اوسکی تابع ملکون کے بادشاہی سی متعلق ہین ایک اور لقب اضافہ کر سکین صادر ہوا ہے اور اوس ایکٹ مین لکھا ہی کہ از روی ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ عظمی و ایرلینڈ کے حکم ہوا تھا کہ بعد ویسی متحد ہونیکے سلطنت متحدہ اور اوسکی تابع ملکون کے بادشاہی کی متعلق خطاب و القاب ویسی ہونگے جو بادشاہ اپنی اشتہار شاہی کی ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرماوین اور اس ایکٹ مین یہ بھی لکھا ہی کہ حسب منشاء ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بمہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ع ہی بادشاہ وقت کے حال کے خطاب اور القاب یہ ہین

وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمی اور ایرلنڈ کی ملکہ اور حامیہ دین عیسائی۔

اور اوس ایکٹ مین یہ بھی لکھا ہی کہ ایکٹ بابت خوبتر انتظام گورنمنٹ ہند کے بموجب حکم نفاذ پایا ہے کہ گورنمنٹ ہند جو اوسوقت تک بادولت کیطرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کی تفویض مین بطور امانت کی تھی بادولت کی تفویض ہوئی اور یہ کہ اب آیندہ کی لیئے ہند بادولت کی حکمرانی ہوگئی اور بادولت کے نام سے اوسپر حکمرانی کیجاوے گی اور قرین مصلحت یہ ہی کہ نقل و تحویل گورنمنٹ جو حسب مذکورہ بالا کی گئی اوسکی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کیجاوے کہ بادولت کے خطاب و القاب مین ایک اور لقب اضافہ کیا جاوے اور اس ایکٹ مین بعد بیانات مذکور

کے یہ حکم ہوا ہے کہ بادولت کو جائز ہوگا کہ نقل و تحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکور الفوق کی نظر
سے اوس خطاب و القاب مین جو سلطنت متحدہ اور اوسکی تابع ملکون کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہین بذریعہ
اشتہار مشتہرہ بادولت زرین مُہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کرین جو بادولت کو مناسب معلوم ہو لہذا بادولت
حسب ایماء مشیران پریوی کونسل کی یہ مناسب سمجھا کہ یہ تعیین اعلان کر دین اور اوس صلح سے اور اوس صلح کی بموجب
اس تحریر کی روسے تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ اب سے جہانتک بسہولیت ہو سکے تمام موقعون اور
تمام دستاویزون مین جنمین بادولت کے خطاب و القاب مستعمل ہون بجز اور باستثناء جملہ چارٹر —
(معاہدات ملکی) اور کمیشن (فرامین مناسب) اور لٹیرس پٹینٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (ہبات
و عطایا) اور ریت (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسیطرحکی جملہ اور دستاویزات کی جو سلطنت
متحدہ کے باہر اثر پذیر ہون اوس خطاب و القاب مین جو سلطنت متحدہ اور اوسکی تابع ملکون کی بادشاہی سے
بالفعل متعلق ہین زبان لاٹن مین یہ الفاظ انڈی امپیرٹرکس اور زبان انگریزی مین الفاظ
امپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیجائین — سوای اسکی بادولت کی مرضی اور خوشی
یہ ہی کہ کمیشن اور چارٹر اور لٹرس پٹنیٹ اور گرانٹ اور ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اوسی طرحکی اور دستاویزات
مین جو اوپر بالخصوص مستثنا کی گئی ہین وہ اضافہ نکیا جاے اور سوا اسکی بادولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے
کہ جملہ سونے اور چاندی اور تانبے کی نقود جو سلطنت متحدہ کی سکجات رائج الوقت و جائز الرواج
ہین اور جملہ سونے اور چاندی اور تانبے کی نقود جو آج یا آج کے حکم سے اوسیطرح کیے

نقوش سے مسکوک ہون بلالحاظ اوس اضافہ کی جو مابدولت کی خطاب والقاب مین کیا گیا ہی
سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکجات رایج الوقت اور جایز الرواج متصور ہون سمجھی جاتین اور سوا
اوسکی یہ جو سلطنت متحدہ کے تابع ملکون مین سے کیسکی لیئے اور کسی مین مسکوک اور جاری
ہوی ہین اور مابدولت کے اشتہار کے رو سے اون تابع ملکون کے سکجات رایج الوقت اور
جایز الرواج قرار دئی جاینگے اور اوسپر مابدولت کی خطاب یا القاب یا اونمین سے کوئی جزو
یا اجزا منقوش ہوئی ہین اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازین مسکوک اور جاری
ہون بلحاظ دیسی ضلع کے اون تابع ملکون کے سکجات جایز الرواج اور رایج الوقت رہا کرین
تاوقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اوسکی نسبت ظاہر نہ کیجائے ——

مابدولت کی محکمہ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ع کی ۲۸ - اپریل کو مابدولت کی جلوس کے ۳۹
سال مین صادر ہوا ——

خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت
باکرامت رکھی ——

تمام شد

كتبخانه [illegible] منصوريه ميرٹهه

خدایا مطلع انوار رحمت ساز جانم را
کلید مخزن نور سخن گردان زبانم را

الٰہی کز تو نور یقین دہ شمع جانم را
بشو از حرف باطل تکلم لوح بیانم را

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام آن کہ حسن و عشق ہر دو
ہو المقصود میگویند ہر سو

بود نقش ز کلک صنعت او
ہزاران آفرین بر قاصد او

شکر و سپاس کے سزاوار وہ پاک پروردگار ہے جسکے قبضۂ قدرت مین عنان ابلق لیل و نہار ہے انسان ضعیف البنیان کی کیا جان کہ اوسکی بیچونگی مین چون و چرا زبان پر لائے یا سخن پردازی کا مدعی ہو کر گلزار ناطقہ کی بہار دکھائے

جلّ جلالہ و عمّ نوالہ

امابعد بندہ گوکل پرشاد تخلص رسا خلاصہ مدعا تحریر کرتا ہے باعث
ترتیب اس رسالہ کا تقریر کرتا ہے کہ جسوقت دربار دہلی کی خوشخبری پائی اور
یکم جنوری ۱۹۰۳ عیسوی کی بشارت سننے مین آئی ولولہ شوق نے قدم بڑہایا
طالع بیدار نے بسر منزل مقصود پہونچایا تماشاے کیفیت سے کیا جی
مسرور ہوا گویا لطف زندگی اوٹھایا کا نپور پہوچتے ہی مجموعہ کمالات انسانی
سرمایۂ اخلاق جسمانی منبوع تہذیب و اشفاق عدیم المثال منشی بہاریلال

مالک مطبع مطلع نور کانپور نے

نے فرمایا یہ کلمہ زبان پر آیا کہ تحفۂ دربار معلی اثار لائیے یا تلافی مافات کی فکر
کیجیے یہ تو ظاہر ہے ہر شخص ماہر ہے کہ جسقدر حالات دربار بذریعہ اخبار یا
اشتہارات مشتہر ہوے وہ ہفتہ دو ہفتہ کے لیئے ہر صفت ہو کر تفریح
طبع کے واسطے کافی ہوئے لیکن متفرق بیانات سے دل کی خوشی
کا تسلسل کہان ہے ہر اخبار مین نرالا ذکر نیا بیان ہے مناسب تو یون ہے
کہ سارے مضامین متفرقہ کا رسالہ بناؤ دوستان نزدیک و دور کی خدمت
مین ہدیہ بھجواؤ اجتماع مضامین مین ہم بھی مددگار ہین ہر طرح کی اعانت

کو طپیار ہین یہ کلام مصلحت التیام راہوار طبع کو تازیانہ ہوا دل لگی کا بہانہ ہوا
جو کیفیت دیکھ پائی تھی یا اخبارون سے پڑھنے مین آئی تھی ایک ہفتہ
مین یکجا رقم کی گونشاری کے ڈھنگ سے کوسون دور تھا مگر دوست کی
فرمان برداری مین گردن تسلیم جھکی امید کہ ارباب دانش اپنی بزرگی پر جائین
انسان کو وابستہ سہو و خطا سمجھکر اس سراپا خطا کی سرزنش نفرمائین ع

گر قبول افتد زہی عز و شرف

توضیح حال من ابتدای انتظام ایسٹ انڈیا کمپنی تا تاریخ

یکم جنوری ۱۸۷۷ع مع کیفیت جشن قیصری

سرزمین ہند ہمیشہ سے ہفت اقلیم کی محسود ہے اسکی سرسبزی اور زرخیزی
کی ہفت کشور مین نمود ہے بادشاہان روے زمین کو اس گنج خوبی کی
آرزو ہی بڑے بڑے شہنشاہون کو فتح ہند کی جستجو ہے اس عظیم الشان
ہندوستان کی راجدہانی کا نام دہلی مشہور ہے جسنے راے پتھورا

کے بعد بہت سی گردش اوٹھائی گردون دون نے خوب خاک اوڑائی پتیر اس معمورہ کا - اندرپت نام تھا اپنی نزہت اور صفائی سے برگزیدہ انام تھا سنہ ۱۱۹۱ عیسوی مین اہل اسلام کے قدم آئے لیل ونہار نے نئے نئے رنگ دکھائے بیچارہ اندرپت کی بہت صورتین بنائی گئین اوجاڑ اوجاڑ کر نئی بستیان بسائی گئین جسکے حق مین ایک ہندی مثل مشہور ہے جو بجنسہ اس جگہہ مذکور ہے - نو دلی دس باولی چھپا جہان اباد -

جسوقت خون بیگناہ ہونا اشکار ہوا اور خاندان تیموریہ مین غفلت کا دار و مدار ہوا رعایاے دلخستہ ناکام تھی یہ دعا صبح و شام تھی -

میان من و تو بدین داوری

کند داورے داوران داوری

تا آنکہ برتش ایسٹ انڈیا کمپنی نے تجارت مین یہ سود پایا کہ ہندوستان سا ملک زیر حکومت آیا رعایت رعایا کی باری آئی عامہ خلایق نے آسایش پائی مگر دلی کا خیال نہ آیا بندر کلکتہ نے دار الحکومتہ کا شرف پایا اس کمپنی نے جو ہندوستان مین ترقی پائی وہ بالکل تائید غیبی کی توسل سے ظہور مین آئی ورنہ ابتدا مین کمپنی مذکور کو ایسی امید نتھی جو ظہور مین آیا کہ جیسی یورپ والون کو ستر ہوین صدی

عیسوی مین حاصل تھی جسکے ذریعے سے اونہون نے مشرقی ممالک مین
دور دور تک قبضہ پایا اور نہ فرانس کے مانند کوئی بادشاہ اوسکا مددگار تھا
فرانسیسون کے ہندوستان آنے مین اونکا چودھوان بادشاہ لوئس-
حامی کار تھا غرض کہ ابتدا مین اس کمپنی کا تجارانہ حال رہا ہر وقت یہی خیال رہا
کہ سوداگری سے نفع اوٹھائیے شریکون کا حصہ پہونچائیے یہ کمپنی
ویرہ سو برس تک اسی طریق سے رہی اور قواعد تاجرانہ کی پیروی رکھی جب
اوسے ناگاہ مسلح اور آمادہ جنگ ہونا پڑا تو بھی اوسکی نیت کسی پر حملہ آوری کی
نہین آئی صرف اپنے جان و مال کی حفاظت فرمائی ۱۷۵۷ع تک وایرکٹران
کمپنی نے اپنی ماتحتون پر یہی ہدایت کی کہ بجز سوداگری کے اور کسی بات کا
دہیان نہ لائین کار تجارت سے درگذر نفرمائین چونکہ کمپنی نے اوسی سال پلاسی
کی لڑائی مین اقتدار کامل پایا اور اضلاع بنگال کا ملک قبضہ مین آیا اوسوقت اپنی
قوت کو دیکھکر نگاہداشت فوج اختیار کی اکثر والیان اقطاع ہندسے عہدنامجات
کی فہرست تیار کی اودہر سلطنت مغلیہ کو ضعف اچلا تھا اس کمپنی نے فرانسیسون
پر غالب ہوکر حکومت بڑہانے کا بڑا قابو پایا ستارہ حال اوج اقبال پر آیا-
ہندوستان کے متعلق چند محکمہ ولایت انگلستان مین مقرر فرمائے عدل و

وعدالت کے دروازے کشادہ نظر آئے ایک محکمہ بنام کورٹ اف پروپرائٹرز
یعنے محکمہ شرکاء کمپنی دوسرا کورٹ آف ڈایرکٹرز یعنی محکمہ کارکنان پہلے سے ائین
موضوع فرماتے دوسرے محکمہ سے اونکی تعمیل مین توجہ دلاتے جب تک اس
کمپنی مین تاجرانہ کمیش پایا فرمانفرمائے انگلستان حسب دستور پیش آیا کمپنی سے
ٹھیکہ داری تجارت کا نذرانہ حاصل کرتا رہا مگر جو کمپنی مین لاکہ روپیہ خزانہ شاہی مین
داخل کرتا رہا جسوقت اقبال بر سر یاری ہوا حکومت ہند مین اقتدار ہوا بادشاہ انگلستان
نے کمپنی کے کاروبار مین دخل فرمایا حسب التحریک پٹ صاحب بہادر وزیر اعظم
ایک محکمہ بورڈ آف کنٹرول کا ہندوستان مین مقرر کیا اس محکمہ مین جانب شاہی چہ ممبر و انکو
اصلاح امورات کمپنی کا ناظر کیا اب کمپنی کو خود مختاری کا مجاز نرہا بدون منظوری کسی
کام کا مجاز نرہا یہ دستور ہوا کہ جب تجدید سند کمپنی کے ایام آتے تھے حقوق
کمپنی کم ہوتے جاتے تھے۔
ناگاہ دور دوار نے گردش کھائی نمکحراموں نے بیوفائی دکھلائی کمپنی کی
افواج کو سالہا سال کی نمکخواری یاد نہ آئی توہمات باطلہ سے صاف بگڑ کے
بغاوت دکھلائی پھر تو ہندوستان مین آشوب عام بیدار ہوا خونریزی کا گرم بازار
ہوا سنہ ۱۸۵۷ عیسوی نے ہندوستان کو داغ بدنامی لگایا حرامزادون کے

بدولت عموماً انگشت نما بنایا آخر اللہ کو یہ بے ادبی نہ بھائی چشم روزن مین جزای مالی
کشورکشایان انگلشیہ کی عزیمت ہوی روسیاہان ابدی کو ہزیمت ہوئی جب اس
عذر ناہنجار کی خبر ولایت مین ساری ہوی تحقیقات بنای فساد مین عدالت جاری
ہوی آخرکار اس ہنگامہ کا الزام کمپنی کو لگایا اور یہ امر قرار پایا کہ اب بادشاہ انگلستان
ہند پر فرمانروا ہو بندگان خدا پر چشم ترحم وا ہو الغرض اس مراد سے واقع تاریخ
ہفتم مارچ ۱۸۵۸ع ولایت مین انڈین بل پیش ہوا کہ ہندوستان کی عملداری
کمپنی سے لیجائیے حضور ملکہ معظمہ فرمانروای لندن کے قبضہ اقتدار مین آئے
ازانجا کہ ہندوستانیون کا طالع واژون قریب بیداری تھا اور اختر سعد بمددگاری
تھا یہ ہندوستان زیر حمایت شاہی آیا نوید امن و عافیت چار دانگ عالم مین
پہونچا حضور لارڈ کننگ صاحب بہادر گورنر جنرل نے دربار منعقد فرمایا۔
ایسٹ انڈیا کمپنی کی علیحدگی اور حضور ملکہ معظمہ کی حکومت ہند قبول فرمانے
سے غلغلہ خرمی فلک الافلاک پر پہونچایا اوس روز سعید سے ہندوستان
روزافزون سرسبزی سے ترقیات پاتا رہا مراحم شاہی کا آوازہ لیل و نہار ہندوستانیون
کے گوش ہوش مین آتا رہا [illegible]ع مین قدوم فیض لزوم حضور پرنور۔
انجم حشم ملایک خدم ولیعہد بہادر نے ہندوستان کو رشک گلزار بنایا اس وجہ سے

دیار کو جو برسون سے اپنے شہریار اور اوسکے ولیعہد والاتبار کی زیارت سے محروم تھا مورد تفضلات خسروانہ فرمایا شعر ز قدر و شوکت سلطان گشت چیزی کم + کلاہ گوشہ دہقان بہ اوج ماہ رسید + اہل ہند جو اس دن کے واسطے خدا سے دعا مانگتے تھے مسرور ہوے بوساطت بیداری تقدیر اونکی حالتون اور خواہشون کے افسانہ ولیعہد بہادر کے حضور مین مذکور ہوئے بعد فراغ گلگشت ہند جب ملازمان ولیعہد بہادر نے ولایت مین تشریف ارزانی فرمائی ہندوستانیون کی حسن عقیدت اور مستقل ارادت بر وقت زبان مبارک پر آئی بمقتضائے وقت حضور لارڈ سلسبری صاحب بہادر وزیر اعظم ہند نے ہند پر نگاہ شفقت فرمای اور حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر نواب گورنر جنرل و ویسرائے ہند نے ہندوستانیون کے دلدر دور کرنے مین کوشش دکھلائی اب اہل ہند کی وفاداری اور رسوخ دائی - نسبت تاج برطانیہ بپایہ ثبوت کو پہونچی مین کوئی گمان نہین اس سے بڑہکر کوئی شہادت لائق بیان نہین کہ حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے خاص ہندوستان کی عزت بخشی کے واسطے خطاب قیصر ہند منظور فرمایا اور حضور ویسرائے بہادر ہند کو اس مبارک خطاب کے شہرت کے لیئے پرانے دار السلطنت دہلی مین دربار فرمانا پسند آیا

ای خدا قربانِ احسانت شوم

این چه احسان ست قربانت شوم

مژدهٔ سراپا بہجت و نویدِ مملو بہزاران تہنیت اعنی تجویزِ دربار فلک اقتدار جشن قیصری بمقام دار السلطنت دہلی بتقریب شہرت خطاب شاہنشاہی

ریاضِ ملک را دیگر بہارِ دلکشا آمد

بباغ خاطرِ افسردگان آبِ بقا آمد

ناظرین باتمکین اخبار و شایقین با اقتدار پر روشن ہے کہ یکم نومبر ۱۸۵۸ عیسوی مین ایک اشتہار حضور فیض گنجور جناب ملکہ معظمہ لازال شموس اقبالہا سے جاری ہوا تھا جسکا فحوای مضمون ہندوستان کی رعایا اور روسا کے امن و آسایش کے لئیے ذریعہ طمانینت و باعث اعانت سرمدی تھا اب اوسکی مویدیہ نوید ہے روز افزون خرمی کی امید ہے اعنی بعہد معدلت مہد جناب فیض ماب والا خطاب معلی القاب ویسرای گورنر جنرل حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر یہ بشارت

حاصل ہوئی کہ خدام فلک احتشام جمشید فر کیوان علم فریدون شوکت سکندر حشم خسرو
جہان پناہ جناب ملکہ معظمہ فرمان فرمای کشور ہند و لندن نے ہندوستان کی شاہنشاہی
قبول فرمائی اس خبر فرحت اثر سے جشن نوروزی کا ظہور ہوا عالم مین مسرت پر مسرت
کا وفور ہوا غنچہاے آرزو عالم بہ ہبوب نسیم طرب روبہ شگفتگی لائے سبزہ زار امید
ہوا خواہان لہلہائے نوید سراپا امید سنتے سنتے کانون کو دامان گل پر ناز ہوا ہر فصیح
بیان ہند کو دعوی اعجاز ہوا دہلی کے بخت خفتہ بیدار ہوئے طالع یار نصیب
مددگار ہوئے جناب گورنر جنرل بہادر نے دہلی کی گذشتہ آبرو بڑہائی افتخار شاہنشاہی
سے عزت بخشی تجویز فرمائی احکامات انتظامی جاری ہوئے منتظمان دولت
انگلشیہ سرگرم تیاری ہوئے اڈیٹران جادو رقم کے بحر ذخار طبع نے روانیان کین
شاخسار قلم نے تختہ کاغذ پر گل فشانیان کین تمام عالم مین یہ خوشخبری چہای -
زمین فلک نے زمین ہونے کی حسرت کہائی دربار کا انتظام آغاز ہوا کارپردازان
بی نیاز کو ناز ہوا مفصلہ ذیل یادداشت کے مضامین جاری ہوئے اس لیے بیان
کی لیئے یادگاری ہیے -

وثیقہ عزت وارجمندی یادداشت انتظام ذریعہ افتخار سرمدی

۱- دیسی شرفا جنکو دربار دہلی مین شامل ہونا ہی اونکو لازم ہے کہ ایسا انتظام کرلین کہ وہ
دہلی مین قبل ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ عیسوی کے پہونچ جائین -

۲- اون اشخاص کے واسطے دہلی مین ایک علحدہ کیمپ قایم ہوگا -

۳- ایک یوروپین افسر دربار دہلی کے قایم رہنے تک کیمپ کے متعلق رہیگا
اور ضروری اہتمام کی مدد دیتا رہیگا -

۴- تمام اشخاص جو کیمپ مین شامل ہون اور کیمپ مین قیام پذیر ہونا چاہین اونکو
لازم ہے کہ اپنا سامان کیمپ زیر حراست ایک معزز شخص کے روانہ کردین اور یہ سامان
دہلی مین ۲۱ نومبر سنہ صدر سے پہلے پہونچ جاوے - اس احاطہ کے
کوارٹر ماسٹر جنرل کے محکمہ کا ایک افسر دہلی مین پندرہ نومبر کو داخل ہوجایگا اور وہ
بروقت گذرنی درخواست کے مقام قیام تبلائے گا -

۵- چونکہ جگہ کی قلت ہی اسواسطے مصلحتاً مطلع کیا جاتا ہے کہ جہان تک ممکن ہو
اور آسائش اور آرام مل سکے تعداد ہمراہیان کم ہونی چاہیئے کسی صورت مین سو
ہمراہیون سے زیادہ لانیکی اجازت نہوگی اور ہر صورت مین یہ تعداد بلحاظ زیادتی
حاجات کے بہت بڑی ہوگی -

۶- گاڑی اور گھوڑے جہان تک ممکن ہو بہت جلد دہلی روانہ کردینا چاہیئے

کیونکہ دسمبر کے اول ہفتہ کے بعد بلا شبہ تمام ریلوے پر بڑی تانگ ہوگی -
نظر آسائش ہر ایک رئیس کے جو شامل دربار ہو یہ درخواست کیجاتی ہے کہ اپنے
فرودگاہ کے بلند مقام پر ایک تختہ جسپر رہنے والے کا نام انگریزی اور اردو مین بخط صاف
چھپا ہوا آویزان کرادیے فقط

اشتہار اظہار مسرت دربار معلی عموماً بنام گورنمنت بنگالہ

دہلی کے دربار مین جو اعلان اس بارہ مین کیا جاویگا خاص اونہین والیان ملک اور
روساے ہند کے لیئے ہوگا جو اس دربار مین موجود ہون لیکن جو امر کہ مد نظر ہے
اوسکے حصول کی مراد سے ضرور ہے کہ مقصد اس دربار کا عامہ رعایا پر ظاہر و باہر ہو
اس غرض سے جناب نواب ویسراے و گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل ارشاد
فرماتے ہین کہ جس تاریخ دہلی مین دربار شاہی منعقد ہو اوسیدن تمام مملکت برٹش انڈیا
مین ہر قسمت یا ضلع کے صدر مقام مین سواے ضلع دہلی کے گورنمنٹ کا افسر اعلی
مناسب طور و طریق سے بمراد اعلان اوس بات کے کہ جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا
نے خطاب شہنشاہی کا اپنے واسطے اختیار کیا ہے ترتیب دیا جاوے پس
بحسب ارشاد نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے ہدایتین ایسی باب مین صادر ہون اور

واضح ہو کہ جناب ویسرای بہادر اجلاس کونسل کی یہ مرضی ہے کہ ہر ضلع کے
امرا و رئیس مثل جاگیردار یا انریری مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ کمیٹی میونسپل یا اسکول یا شفاخانہ
وغیرہ مع عماید شہر اور زمینداران کے اس دربار کے شریک ہونے کے لیئے طلب
کیے جائین اور اون اشخاص مین سے جنہون نے سرکار انگریزی کے نسبت
حسن خدمات اور وفاشعاری مین امتیاز حاصل کیا ہو اور وجوہ سے لایق اعزاز کے
تصور کیئے جائین اونکو ایک قطعہ سارٹیفکٹ مضمون مندرجہ ذیل کا مرحمت کیا جائے
یہ سارٹیفکٹ اس دفتر کے اہتمام سے قطعات چرمی پر طیار کیجائینگے اور اوسکا
خرچ ذمہ سرکار ہوگا اور جسقدر کہ جلد ممکن ہو آپ اس امر کی اطلاع دین کہ کتنے قطعات
سارٹیفکٹ اضلاع تحت حکومت بنگالہ مین تقسیم کرنے کے لئے مطلوب —
ہونگے جناب ملکہ معظمہ کے اشتہار کی نقلین زبان انگریزی و اردو مین مع یادداشت
اون مطالب کی جنکا بیان اسوقت کیا جانا گورنمنٹ ہند کو مرکوز ہے من بعد
گورنمنٹ بنگالہ کے پاس بھیجے جائینگے تاکہ وہان سے لفافہ سربمہر بطور راز سرکاری
کے بند کرکے اون افسران کے پاس روانہ کیئے جائین جو دربار منعقد کرین
اشتہار کو زبان انگریزی اور اردو مین پڑھ چکنے کے بعد ایک تقریر اوس مضمون
کے جو یادداشت مذکورہ بالا مین لکھا ہو افسر موصوف بیان کرین اور حسب

شخص کو سارٹیفکیٹ عطای کیا جاوے اوس سے بالفاظ مناسب شکریہ گورنمنٹ

کا بابت اوسکی خدمات پسندیدہ کے ادا کرے - آپ کو نمونہ منسلکہ سے ظاہر ہوگا

کہ سارٹیفکیٹ مذکور صرف اون ہی ہندوستانی روسا کو نہ عطا کیا جائیگا جو ضلع کے

انتظام ملکی مین شریک و معاون ہوئے ہون بلکہ اونکو بھی مرحمت ہو جو اور وجوہ

سے سرکار انگلشیہ کی اس عنایت خاص کی لایق تصور کی جائین ؎

دہلی مین ہو کب با جاہ و جلال ایسان وزراں جگہ فرّو ہی الاحتشام کا ورود

اور بنا ہی چبوترہ فلک زینہ دربار گردون وقار خطاب شاہنشاہی

کی نمود -

آتی ہین غیب سی یہ مضامین خیال مین

غالب صریر خامہ نوای سروش ہی

اول تو ہند کے شہرون مین دہلی جان عالم ہے بلکہ فخر ہند کہنا فرض عین و عین

فرض و لازم بل الزم ہے ہمیشہ سے یہ سرزمین بیت السلطنت رہی مطلع خورشید جاہ و

وحشمت رہی - اشعار یہ شہر وہی کہ ہر قدردان کا دل تھا + یہ شہر وہی کہ ہر انس
وجان کا دل تھا + یہان کی شام تھی مانند صبح نورانی + یہان کی خاک سی ہوتا تھا
آئینہ پانی + تائیدات غیبی سے اسوقت جو دربار شہنشاہی کی تیاریان ہوئین منتظمان
ہند و انگلنڈ کے صناعیان ہوئین کچھ عالم اور ہی ہوگیا روی زمین پہ گلزار ارم ہوگیا
بیت پہلے تو فقط ناز کی صورت نظر آئی + پردہ جو اوٹھایا تو قیامت نظر آئی
سبحان اللہ بحمدہ کیا اہتمام ہوا نام خدا کیا خوب دلچسپ و مرغوب انتظام ہوا عقل حیران
تھی کہ کل تک جسجگہ بھیانک میدان نظر آتا تھا سنسان کف دست بیابان دکھائی دیتا تھا
بصارت نگران تھی کہ آج وہ سرزمین خس و خاشاک سے پاک ہے کمال لطافت و صفا
سے تختہ زمین سراسر آئینہ اور اک ہے تجلی صفا نور طور پر چشمک زن شرکین کہکشان
پر طعنہ زن صناعی بوقلمون سے گل و گلزار ویرانی مین آبادی کے بہار جنگل مین منگل
کے سامان عیش و مسرت مین مکین و مکان کمپ خسروی مین روضہ رضوان کی آب و تاب
کوسون دورو یہ راہون پر سبزہ شاداب جہانتک نگاہ کام کرتی ہے خیمون کی انتہا نہین
پاتی ہی کوسون کا پڑاو پادشاہانہ سجاوٹ نے سنے رستہ بتائے تا کہ منزل مقصود تک
پہونچنے کا سلسلہ ہاتہ آئے سرخ و سبز لالٹینین ہمچو قنادیل مہر و ماہ روشن رنگا رنگ کی
ستون خضر آسا رہنمای پر آمادہ ہمہ تن ہر ایک خیمہ گاہ کو ایسی سیدہی رستہ آراستہ ہموار

که اندهے وٹهیارون کے کان کاٹنے کو طیار جبکه هر قدم بڑهایا مردم دیده نے
ناک کی سیدھ گذر پایا رنگا رنگ خیمون سے کمپ گلدسته بنا تها مرقع کا عالم دکهائی
دیتا تها محرران صاحب تحقیق بڑی تحقیق سے پر اپنا تصدیق سی تحریر کرتی هین عموماً یهی تقریر
کرتی هین که دربار دربار دهلی کی عظمت اور شوکت کے روبرو گذشته ایشیائی سلطنتون
کے دربار نظری هو گئے بلکه اس جدید جاه و جلال کے مقابله مین گذشته فسانه
تقویم پارینه کے مانند صفحه دهر سے کهو گئے بلا شک هزار برس سے ایسا دربار هندوستان
مین نهین هوا حضور لارڈ لٹن صاحب بهادر کے عهد مین دهلی کو اپنا حصه ملا انتظام
دربار اور مقام رونمای هر دربار کے واسطے ایک منتظم کمیٹی مامور هوی جسکو هر ایک رتبه
کے مهمان عالیشان کی پاس شان و شکوه منظور هوی اس کمیٹی نے هر ایک موقع
اور مقام کی تلاش مین اچهی کوشش فرمای که هر ایک رئیس کے کارپردازان دولت
نے اپنے رتبه کے لائق پاکر اوس جاے دلکشا پر راحت پائی مهینون آرایش
کے سامان هوئے کوسون بهارستان هوگئے خیمه گاه خاص حضور ویسرای نواب
گورنر جنرل بهادر کے چارون طرف هرے هری دوب چهای تهی سرسبزی
نے بخت بیداری و بلند اقبالی کی بیل دوڑای تهی هزارون مزدور رهی آبپاشی پر
مامور رهے دهیرپور کے مقام پر جلاس کا چبوتره بنایا زمین کو همسر آسمان دکهایا

چارون طرف خیام روسای ذوی الاحتشام سراپردہای زرنگار بوقلمون باہتمام
ہر ایک خیمہ کی نرالی تیاری بروج نیر اعظم سے زیادہ تر طرحدار طنابین خیمون
اور قناتون کی شکل تار شعاعی کے تابان قبہ ہای خیمہ شکل مہر درخشان ونور افشان پردون
کی صفائی پردہای دیدہ حور سے صاف قنات خودنمائی سے شکل آئینہ شفاف ۔
جسوقت سے قدوم فیض لزوم والیان ریاست اطراف دہلی مین آئے خیمہ گاہون
نے نرالے جلوے زیب وزیبائش کے دکھائے ہر ایک خیمون مین قدوم مسرت
لزوم روسا سے نور کا عالم ہوا اور ونماے مرقع چین نظر آیا ہر ایک رئیس رفیع المرتبت
حوصلہ مین اعلی ایک سے ایک کا ساز وسامان دوبالا کہین وردیون کی جگمگاہٹ
کہین سامان حرب کی چہچہاہٹ کسی جگہ ملبوس کی زیبائش کہین زیورات مرصع جواہر نگار
کی تنون پر آرائش غرضکہ از غرب تا شرق کمپ سراپا زرق برق ہر ایک رئیس نے
نئی آن بان دکہائی صولت وشوکت شاہی دیکہنے مین ائی جیسا کہ یہ دربار شہنشاہی
قرار پایا اوس سے زیادہ انتظام روساء نیکنام نے جلوہ دکھایا چند والیان ریاست
کے خیمہ گاہ جو دیکہنے مین آئے ہین اونکے تشریح مین خامہ دوزبان نے کیا
کیا زور دکہائے ہین الحاصل اگر کل کمپ کی کیفیت با توضیح لکہتا بلا اغراق وتصنع
کبہی یہ رسالہ ختم نہوتا ۔

مختصر حالاتِ رئیس باجاہ و جلال بلند اقبال امیرِ بے نظیر عالیجناب مہاراجہ صاحب مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی والیِ جمون و کشمیر

خسرو کو اونکے دریہ ہین رہا کی ہنیتین　　جمشید حلیہ جو ہے ولیکن گذر نہین

یہ عالیجاہ مہاراجہ بہادر فخرِ ہندوستان ہین ہمارے شہنشاہ بحر و بر حضور ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند دام اقبالہا کے خیر خواہِ وفا نشان ہین حضور پر نور نے ۱۸۵۶ء عیسوی مین قدم فرخ شیم سے اورنگ سلطنت کی آبرو بڑہائی اور اول ہی اول رسمِ قبیح ستی ہونی کی براہ نصفت و عدالت بکقلم موقوف فرمائی مہاراجہ صاحب بہادر فضل و کمال مین یکتای زمان ہین جاہ و جلال ہین محسودِ اقران ہین علمی لیاقت مین کالشمس طالعۃ فی النہار جود و سخا مین نیسانِ گہربار خلق و مروت مین وحیدِ انام شجاعت و جودت مین مشہورِ خاص و عام علم و کمال کے قدردانی مین راجہ بہوج سے سوا جو ہر شناسی مین راجہ بکرماجیت سے بڑہ کر مرتبہ بالا علم سنسکرت مین انتہا کی تحقیق اعلیٰ درجہ کی تدقیق ہر وقت بید خوانان قدسی صفات سے موانست پندتان اہلِ اسلام وہنود واہلِ ایمان سے

مجالست دار الحکومت مین مجمع اہل کمال ہر وقت توقیر و قدردانی جب باہنر و فن منظر خیال
یونیورسٹی پنجاب کی اعانت کا جب خیال آیا کمال قدردانی و دریا دلی ایک لاکھ روپیہ
عنایت فرمایا بارہ سو روپیہ سالانہ بنارس کے سنسکرت پاٹ شالا کو ودیا وار اکرپاش
مین ہزارون سنسکرت کی پوتھون کا ترجمہ باشارہ حضور والا ہوگیا ۱۸۷۴ء مین
خاص قلمرو مین جب کمی پیداوار کی خبر پائی مراحم خسروانہ بحال رعایا مبذول فرما کر
زر مالگذاری مین آٹھ لاکھ روپیہ کی معافی منظور فرمائی مشیران ارسطو فطرت ریاست
عدل و عدالت پر مامور ہین آرکین دولت استحکام قصر دولت و اقبال مین مشہور ہین
ہردم انصاف پروری کا چرچا ہے داد گستری کا مشغلہ ہے مذہب قدس کے
عقاید کی پاسداری ہے ہندو دہرم کی گرم بازاری ہے ایسے دہرم پرور مہاراج
کو اگر اوتار دہرم کا کہا جاے تو بجا ہے آیا باعث بنای استحکام ہندو دہرم سمجہا جاے
تو روا ہے ہندوستان کے اکثر فرقہ اس دور دولت کے شکر گزار ہین خصوصاً
قوم کایستہہ چترگپت بنسی مصروف بدعای ابقای دولت و اقبال با جاہ و جلال لیل و
نہار ہین اس قوم کی بیوستہا کو تصدیق فرمایا پنڈت مان راج نے دعوی برحق ہونے
کا حال سنایا - اسی بیدار مغزی کا نتیجہ ہے اسی روشن دماغی کا ثمرہ ہے کہ اقبال غلام
دولت کنیز ہے آپ کا ربط و ضبط سرکار انگلشیہ کو عزیز ہے اس دربار فرخندہ آثار

شاہنشاہی مین قدم رنجہ فرمایا تخت بیدار با فر و اقبال ہمرکاب حاضر آیا گرو بیون نے
مبارکبادو ستائی تخت و دولت نے روز بھی یوگا فیوگا کی نذر دکھائی حضور ویسیرائی اور
نواب گورنر جنرل بہادر نے جسوقت مہاراجہ صاحب بہادر کو خطاب و نشان شاہی از
طرف قیصر ہند شہنشاہ ہند و انگلند عطا فرمایا جواہر زواہر و لولوی لالای کلمات افتخار سے بایں الفاظ
گوش روزگار مین آویزہ بشارت و تہنیت پہنایا۔ غلغلہ شادی و شادمانی تا چرخ ہو بجایا

عطای خطاب فیض انتساب مہاراجہ آدیجاہ از حضور شاہنشاہ

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے آپکو بدریافت خلوص عقیدت و خیر اندیشی و بیدار مغزی سے
خطاب مشیر خاص حضرت قیصر ہند اور بنظر وسعت ملک و آراستگی فوج ریاست خطاب

جنرل عساکر انگلشیہ اندر مہا اندر مہاراجہ نریندر سنگہ سپر سلطنت

عطا فرمایا مین نہایت خوش ہوا کہ آپکے یہ جملہ مراتب اعزاز میرے ذریعہ سے ادا
کی گئے اور مین صرف اپنی تقریر کو اس مبارک باد پر ختم کرتا ہون کہ جو سلامی آپ کی
۱۹ ضرب توپ مقرر تھی آیندہ بحکم ملکہ معظمہ آپکو خاص عملداری اور تمام مملکت ہند مین
۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوا کرے گی۔

جواب از زبان گہربار مہاراجہ وقار

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کا شکریہ مین کس زبان سے ادا کرون مگر مختصر بیان کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد اور سلطنت اور فوج ملکہ معظمہ کے نذر ہے اور وفاداری اور خدمتگزاری گورنمنٹ انگلشیہ مین کبھی دریغ نہوگا۔

بیشک و شبہہ مہاراجہ صاحب بہادر گورنمنٹ انگلشیہ کے سچے دوستدار ہین ملک وہان سے موید سرکار ہین یہ ایسی ہمسایہ سرکار عالی تبار ہے جسکی حکومت اور عملداری گورنمنٹ انگلشیہ سے دیوار بدیوار ہے ۱۸۵۷ عیسوی کے وفاداری گورنمنٹ انگلشیہ کے دل پر نقش کالحجر ہے امید وفاشعاری ہر دم مدنظر ہی ہے پچیس ہزار مربع میل ریاست کا شمار ہے جسمین پندرہ لاکہ آبادی کا انحصار ہے خراج سالانہ ایک کرور تیتالیس لاکہ مشہور ہے۔ مصرعہ

رموز مملکت خویش خسروان دانند

خیمہ گاہ کا بیان کرنا چہوٹا منہ بڑی بات ہے جبکا اصطبل شالی سوزنکاری مین محسود شمس جہات ہے ایسے ایسے ڈیرے شالباف لگائے شامیانہ زرکار نے وہ جوبن دکہائے کہ خیمہ اطلس فلک نے نور تہا نگیرہ ماہ مین داغ ظہور کا تہا

ہر ایک سوار و پیدل فوج کا بی بدل قرینہ کی آرائش شاہی نمایش یہ ٹھاٹ تھا گویا
تختۂ زعفران کہلاتا تھا۔

ہز ہائنیس حضور نظام فرمانفرمای حیدرآباد دکن سید

محبوب علیخان بہادر ذوی الاحترام

اس در دولت کی شوکت کی بیان سی ادا رسا ÷ روی کاغذ ہو گلستان شاخ گل ہر سطر ہو
سرکار بلند وقار کا اقتدار چارسوی عالم مین آشکار ہی شان و شکوہ کا غلغلہ کالشمس
فی النہار ہے جسوقت سے دربار شہنشاہی کا اشتہار ہوا ہر کوچہ و بازار مین یہ اذکار
ہوا کہ دیکھیے حضور تشریف لاتے ہین یا ہندوستانیون کو محروم زیارت پسند فرماتے
ہین بارے یہ خوشخبری پائی کہ حضور ضرور آئینگے مشتاقین دیدار مبارک آثار کو
سرفراز فرمائینگے قطع نظر خاص عام کا یہ شوق تھا کہ ہروقت اخبارات کا ذوق تھا
جس صفحہ مین حیدراباد کے چرچے پائے ہر فقرے سے طمانیت بخش دکھایا ئے
آخر مہینے تل گئے ہفتے نکل گئے تاریخ ورود جسکو جہان تیا ملا ریلوے اسٹیشن پر جا
پہونچا اس بیتابی کا یہ منشا تھا جذبہ باطن کا یہ مطلب تھا کہ سوا سو برس کے بعد
حضور والا نظام حیدراباد دکن تشریف لاتے ہین یا ہو گار شاہ ہے آتے ہین

دہلی مین جسنے حضور کا جاہ وحشم دیکھہ پایا وہ سلطنت اسلامیہ کا رنگ ڈہنگ خیال
مین لایا اللہ اللہ کیا شان وشوکت تہی ہر بات مین خدا کی قدرت تہی پلٹن قلعہ شکن
کی جوان جنکا انگریزی فیشن کا آن وبان آرایش وردی روکش فردوری کوٹ مین کوٹ
کوٹ کر رعنائی بہری تہی پتلون مین سراپای دلبری تہی دستار ابدار شجاعت کا طرہ
نمودار جوانان روئین تن نہ بہت خورد سال نہ سالخوردہ شباب کے دن ترچہے
بانکے طرحدار خوش رو خوش وضع خوش رفتار نوعمر جبشیون کا رسالہ جنکا نظیر فلک
پیرنے دیکہا نہ بہالا کیا کہنا ساز ویراق کا عالم بڑے طمطراق کا سیاہ وردی مین
جبشیونکا تیور دشمن کے جگر مین زلزلہ آور شسکی گہورون پر سوار بانکپن کے آثار
خاصہ کے گہوڑے ادہم لیل ونہار کے جوڑے رتہون کا تخت سلیمانی پر سبقت کا
ارادہ ترصیع کاری کی چمک مہر وماہ سے زیادہ اس سارے انتظام کے باعث حضور
سر سالار جنگ جی سی ایس آئی مدبر خوش تدبیر ہین جنکی نام نامی اور مدایح گرامی
سے رطب اللسان برنا وپیر ہین ہند سے ولایت کا سفر فرمایا زمانہ کو اپنا مداح بنایا
حضور ہی کی ذات بابرکات سے حیدراباد مشہور ہوا مرجع ارباب ہنرمندان نزدیک و
دور ہوا آج اس خطہ دلپذیر کی وہ قدر ومنزلت ہے کہ دنیا کو اوسکے دیدکی حسرت ہے
خصوصاً ریلوی کی طیاری سے گورنمنٹ حیدراباد نے بڑی ناموری پائی آسایش

مسافرین کی نوبت آئی مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی کافی امداد ہوئی کافۂ اہل
اسلام کی خاطر شاد ہوئی دہلی مین سرکار آصفیہ کو یہ خاص خوشی کا موقع پیش
ہوا کہ **کمیٹی خزنیۃ البضاعت مدرسۃ العلوم** کا سپاسنامہ پیش ہوا
حضور کے لشکرگاہ مین ساری تیاریان درجہ اعلیٰ کی نمودار تہین نمایش و زیبایش مین
حیرت افزای دیدہ روزگار تہین منکاف صاحب کی کوٹھی جو ہزارون روپیہ مین کرایہ
لی تہی وہ تو اپنی یکتائی اور خودنمائی مین گویا بنی بنی تھی اوسکی علاوہ لاکھون روپیہ کا
خیمون مین سامان تہا زمین پر پرستان تھا باغ کی تازہ ترتیب دی نرالی ترکیب تہی جا بجا
فوارے جاری روشون پر آئینہ واری خلعتہای قبای استبرق سبز ورق سے ہر درخت
نہال ڈالیان زر گل سے مالا مال بلبلین غزلخوان شاہدان چمن کے یہ مصرع برزبان
ع نہال کسکو کرے باغبان ہنین معلوم ہٗ مہندی کی ٹہٹیون مین عطر حنا کی فتنہ
انگیزی زمین صندلی آئین پر مجموعہ عود و عنبر کی لخلخہ بیزی مصنوعی زیب و زینت مین
قدرتی تجلی آشکار ہر برگ و بار کی انوکھی بہار ہر ایک کیاری حوض گلاب پر خندہ زن ہر
خیابان بہ از باغ عدن ہر طرف شگوفہ زار کی آثار سارا کمپ گلہای بو باسی مشکبار رانکو
دوبالا لطف و انداز تھا جو پہول تھا قمقمہ ناز تھا ڈالیان رشک سے سر جہکائے ہہتین
روشنی کی مشبیار ہانڈیان جڑہین تہین گیلاسون کے ٹتر روشون پہ نور طور کا عالم

چراغون پر روشنی کی قطع مرغوب اہتمام کرنیوالکا انداز دلچسپ وخوب جھاڑ کے
جھاڑون کا چمکنا اعجوبہ ناز تھا نسیم عنبر شمیم کا متوالے چال سے چلنا طرفہ انداز تھا

وہ باغ یہ بہار عجب راگ رنگ تھا ہر سمت نور عالم بالا کا ڈھنگ تھا

غرضکہ جو انتظام تھا موجب یادگاری ایام تھا سب سے اعلیٰ درجہ کی فیاضی کا گرم بازار
ہر روز مصاحبین پر بارش درم ودینار دنیا مین ہر دل عزیز پیسا ہے
مشہور تو ایسا ہے کہ سوائے سرکار آصفیہ کے اور کہین ہین خزانہ ہی صرف
ابر نیسان دکھن ہون برسنے مین یادگار زمانہ سے سچ ہے حدیث مین آیا ہے
اور جناب مولانا سعدی نے بھی فرمایا ہے احسن کما احسن اللہ علیک ع چو حق
برتو باشد تو بر خلق باش + نواب ممدوح الشان کے ہمرکابون مین چند معززین درگاہ
اور مشیران خصوصیت دستگاہ کے نام نامی جو دستیاب ہوئے وہ مندرج صحیفہ ہوے

اسامی مصاحبین باتمکین

نواب سالار جنگ بہادر مختار الملک شجاع الدولہ بہادر جی سی ایس آئی
نواب امیر کبیر شمس الدولہ بہادر وزیر حیدرآباد — پیشگاہ ویسرای بہادر کشور ہند
سے ۱۹ ضرب توپ کی سلامی منظور ہوی —

نواب وقار الامرا صاحب بہادر میر سعادت علیخان صاحب بہادر میر لائق علیخان صاحب بہادر راجہ نرندر بہادر رشید الدولہ بہادر حکیم الدولہ بہادر رای گردہاری پرشاد سلیمان یار جنگ بہادر راجہ گوپال راو —

عالیجناب والاتبار مہاراجہ جیاجی راو سیندہیا بہادر جی سی ایس آئی والی ریاست گوالیار

حضور مہاراجہ صاحب بہادر نہایت مہذب روشن ضمیر ہیں چشم بد دور نوجوان و مدبر تدبیر مین ہمیشہ مورد تفضلات گورنمنٹ انگلشیہ مشہور رہے اخلاص کے نزدیک اغماض سے کوسون دور رہے حکمرانی کا وہ دہنگ کہ مہاراجگی موزون طالع بیدار رام بختیاری و دولت کی ہتہون آبادی اس راج کی پچیس لاکہ مشہور زمانہ ہے مبلغ تہتر لاکہ نو ہزار چہ سو بیس خراج سالانہ ہے فوج مین چہہ ہزار سوار پانچہزار پیادہ اڑتالیس توپ چار سو اسی گولہ انداز منظور ہین اور دو باڑہی توپون کی سلامی مین مامور ہین رعایا شاد ملک آباد ہر شخص اپنے نفع ذاتی مین آزاد ہے قانون ریاست مین عدالت کا دہنگ ہزار مین انصاف کا رنگ حضور کو قواعد انگریزی

ایسی پسند آئی کہ راج کی فوج اوسی ڈہنگ سے ترتیب فرمائی شیرانہ انداز ہے
دلیرانہ ساز ہے سپاہ کی درستی پر مزاج عالی مایل ہے خداداد ملکہ ایسا کہ ترک فلک
قواعد سیکہنے کا سایل ہے ہندوستان مین یہ سرکار جرار ہے خود شجاع اور جوہر شجاعت
کی خریدار ہے جب موقع آیا ارکان سلطنت انگلشیہ کو فوج کا پریڈ ملاحظہ کرایا
درحقیقت ساری فوج چمکی چمکائی ہے دریاے یکتائی مین غوطہ مار کر نکل آئی ہے
وردی پاکیزہ زیب تن عمدہ ہتھیارون سے سپہگری کا جوبن گھوڑے زمانہ کے
انتخاب کا وہ اٹیرن مین لاجواب جب حضور عالیجناب پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد ہند
و انگلند ہندوستان مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب نے سامان دعوت فرمائے
سیو لباغ والے ایوان شاہی کو ایسا آراستہ فرمایا جسکے جلدوی اہتمام مین مہتممان نے
لاکہ روپیہ نقد انعام پایا اوس زمانے مین جو کارسپانڈنس اخبارات انگریزی حضور ولیعہد بہادر
کے ہمراہ آئے تھے اس ایوان شاہی کی زیبایش پر ولایت کے ایوان کنگہم کو
خیال مین لائے تھے جسوقت قواعد فوجی دکہلائی ولیعہد بہادر نے یون تعریف
فرمائی کہ آپ کی فوج خوب عمدہ ہے اور اوسکا انتظام بہی اچہا ہے بہر حال مہاراجہ
صاحب کی دریا دلی مشہور روزگار ہے ہر وقت فضل پروردگار ہے ریاست کے
سرسبزی کی فکر فرمائی دیدہ لاکہ پلین اسٹرلنگ ریلوے کی تیاری مین خرچ ہوئے

ہترودین نے تکان سفر سے آسایش پائی غدر مین سرکار انگلشیہ کے زیر عنایت رہے دور از شکایت رہے جسکے جلدو مین گورنمنٹ انگلشیہ نے تین لاکہ روپیہ سالانہ کا ملک بڑہایا نیر اقبال اوج پر آیا دہلی مین جب عساکر حضور کا ورود ہوا سارے کیمپ مین نمود ہوا خیمہ گاہ بڑے کروفر سے تیار سراسر نور کے آثار چارو طرف سبزہ کے بہار پہولون کے اشجار قطار در قطار جشن شہنشاہی کی خوشی مین جلسہ نشاط کا دہیان رہا راجہ اندر کے سبہا کا سمان رہا حضور ویسراے بہادر کے ملاقاتین ہوئین گرمجوشیون سے باتین ہوئین تمغا اور نشان درباری ملا شمشیر عدو کش سے تنگون کامگاری ملا مشیر قیصر ہند کا خطاب پایا دوسرے جنرل سپاہ انگلشیہ حسام السلطنت کے لقب سے دلخوشی کا سامان نظر آیا۔

عالیجناب مہاراجا شوکت و زور مہاراجہ تکوجی راو ہلکر بہادر جی سی ایس آئی والی ریاست اندور۔

یہ ریاست ملک مالوہ مین داخل ہے کل رقبہ آٹہ ہزار اٹہارہ میل مربع اور چوبیس لاکہ سالانہ محاصل ہے فوج مین چہ ہزار ساڑہے تین سو پیادہ اور تین ہزار تین سو سوار ہین

چوبیس توپ پانسو گولہ انداز شمار ہین یہ وہ عالیجاہ ریاست ہی جسکی عدل و عدالت کی
مقر ساری خلقت ہے مہاراجہ صاحب بہادر اول درجہ کے تعلیم یافتہ ہین تہذیب
و شائستگی مین گردن افراختہ ہین انگریزی مین ایسے طاق کہ فصحاے انگلستان ہمکلمت
کے مشتاق انتظام ریاست سراپا انگریزی طور پر نظر انور ہر وقت ملکی معاملات کے
غور پر کارپردازان ذی لیاقت کی قدردانی کام ہے مشیران خوش تدبیر کی عزت
افزائی صبح و شام ہے ریاست مین امن و امان رعایت رعایا ہر آن حسب وقت
جشنگاہ دہلی مین حضور کی سواری آئی پیک نسیم نے جابجا خوشخبری پہونچائے
مشتاقین کا اژدحام ہوا از این کا تماشا صبح و شام ہوا مخیم دولت کا وہ انتظام تہا کہ
ہمہ تن محو تماشا خاص و عام تہا مصاحبان دانش پژوہ انبوہ در انبوہ ندما ے
غم زدای کا گروہ کا لاے سرور و عیش کا انبار عروس کامرانی ہر ہفت ہو کر دوچار ۔
کیون نہو جشن شہنشاہی کی خوشی چہائی تہی ہر ایک کو ہمت آزمائی تہی خوب خوب
حوصلہ عیش لگانے دربار قیصری کے جشن دیکہے بہالے حضور و الیراے بہادر کی
ملاقات سے حظ وافی پایا اخلاق گرانمایہ سے سرمایہ بشاشت نے جلوہ دکہایا
منجملہ کل روساے عالیشان جن سے حضور نے ملاقات فرمائی مہاراجہ صاحب
کی انگریزی گہر ریزی نہایت پسند آئی بے تکلف فرمایا یہ کلمہ زبان فیض ترجمان پر آیا

کہ مین آپکی انگریزی دانی سے نہایت خوش ہوا اور کیا خوب ہوتا کہ مین بھی اسطرح اردو بول سکتا جسوقت حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے خطاب بشیر قیصر ہند کا مہاراجہ بہادر کو سنایا نہایت لطف وخواہش سے یہ فرمایا کہ جب کوئی بات پیش آویگی تو امید ہے کہ آپ سرکار کو نہایت عمدگی سے صلاح ومشورہ دینگی بجواب اسکی مہاراجہ صاحب بہادر رنجنج ہوئے کہ ہان بلاشک جب وقت آئیگا تو مین ایسا ہی کرونگا۔
اس تقریر سراپا تسخیر کا نتیجہ ارباب دانش پر ظاہر ہے صاحب عقل وادراک ماہر ہے کہ کس درجہ کے ربط واتحاد پر نظر کیجائے اور مہاراجہ صاحب کی خلوص باطن کی کیا داد دیجائے

عالیجناب حضور موفور السرور مہاراجہ سوائی رام سنگہ بہادر جی سی ایس ائی والی ریاست جیپور

ریاست جی پور کا رقبہ پنتیس ہزار چہ سو ستر مربع میل ہے پنتیس لاکھ روپیہ سالانہ تحصیل ہے دہولارائے کچھواہہ نے اس ریاست کا آغاز کیا عہد اکبری مین راجہ مان سنگہ نے راجگی کا خطاب پایا اس خاندان کے راجہ افواج شاہنشاہ دہلی کے نامی گرامی افسری فرماتے آئے روز افزون مراتب پائے ۱۸۳۵ عیسوی مین حضور مہاراجہ بہادر

نے راج کی آبرو بڑہائی حکمرانی عدل وداد کے ڈہنگ سے ایجاد فرمائی فوج مین
پانچہزار اکیسو پینتالیس سوار اور چار ہزار چہ سو پیادہ اور چار ہزار چہیانوی ناگہ قلم بند ہین
توپخانہ مین چار سو باون گولہ انداز خردمند ہین مہاراجہ صاحب بہادر سرکار انگلشیہ کے
سچے خیر اندیش پکے درجہ کے وفاکیش حسن ارادت مین راسخ دم وفاداری مین
ثابت قدم امور ریاست مین دلی توجہ فرماتی ہین ہر وقت ترقیات ملک کے تازہ
خیالات بروے کار لاتے ہین ریاستون کے دیکہتے ہوئے جیپور کی صفای
انتخاب ہے عمارت کا ڈہنگ بازار کا رنگ سراپا لاجواب گلی کوچہ صاف ہر شاہراہ
آئینہ کے مانند شفاف حضور کی غربا پروری مشہور ہے دسہرہ کا تزک و احتشام آویزہ
گوش جمہور ہے کوئی کام داد ودہش سے خالی نہین نئے فیض کوئی حکم عالی نہین
دو چار جشن ریاست مین ایسے فرماتے ہین کہ اوسکے فیض سے اعلے ادنے سال
کی روٹیان کہاتے ہین ۱۸۶۶ عیسوی مین دستکاری کا اسکول جاری فرمایا فیض عام
کا دریا بہایا تہوڑے عرصہ مین اس اسکول مین وہ ترقی دکہلائی کہ ۱۸۸۳ع کی نمائشگاہ
کلکتہ مین اوسکے تین طلبا نے اول درجہ انعام پانے کی عزت پائی ۱۸۵۹ عیسوی
مین جب حضور لارڈ کننگ صاحب بہادر نے بمقام آگرہ دربار منعقد فرمایا راجہاے عظیم الشان
کو بولایا حضور نے بہی دربار مین شرکت فرمائی اوسوقت حضور لارڈ صاحب بہادر

ممدوح الشان نے یہ تقریر سنائی آے مہاراجہ جی بوراس دربار مین آپ سی راجہ کے موجود ہونے سے کہ جو پشتینی اور خاندانی راجہ راجپوت سے ہے اور وفادار ہے مجھے موجب کمال خوشی کا ہے کہ نسبت اور علاقون کے جی پور مین بہت خفیف غدر ہوا اور آپ نے حتی الامکان اپنے اوسکے دفعیہ مین اور وفاداری مین بہت کوشش کی صاحب پولیٹیکل اجنٹ اور اونکے عیال و اطفال کی بہت عزت اور توقیر کی ساتھہ حفاظت کی اور پچاس عیسائیونکو باامن و آرام آگرہ پہونچایا فوج انگریزی کو رسد دی اوسکے عوض مین ضلع کوٹ قاسم آپ کی تواضع کرتا ہون اسے قبول کیجئے۔ القصہ مہاراجہ صاحب بہادر نے گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری منظور فرمائی ہے رسم ستی کی بہت جلد موقوفی دکھائی اس دربار مبارک آثار مین حضور کا فروشکوہ نرالا ہر ایک کارخانہ اعلیٰ رہا خیام کا احتشام روشنی کا اہتمام سبزہ زار کے بہار فیلخانہ کی قطار گھوڑے رسالے کے دلربا فوج وردی اور ہتیار سے خوشنما پیادون کی نرالی سج سوارون کی بانکی دہج۔

عالیجناب حضور فیض گنجور مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر

جے سی ایس آئی والی ریاست جودھپور

اس ریاست کا کل رقبہ پینتیس ہزار چہہ سو بہتر میل شمار ہے سالانہ سارہے تیرہ لاکہہ آمدنی فوج مین کل چہ ہزار پیادہ و سوار ہے اسمین کوئی شبہ کا مقام نہین کہ یہ سرکار علم دوست قدردان اہل ہنر ہے سیکڑون بندگان الٰہی کا در دولت پرگذر ہے حضور کا خیمہ گاہ تازہ آن بان سے دلربا تہا نہایت خوشنما تہا روشنی کا ایسا ٹہاٹہہ فرمایا کہ جلوہ گاہ طور تماشا کو آیا۔

عالیجناب سراپا شوکت و شعور مہارانا سوجان سنگہ بہادر والی ریاست اودیپور

یہ ریاست جسکا رقبہ گیارہ ہزار چہہ سو چودہ مربع میل لکہتے ہین میوار مین داخل ہے اڑتالیس لاکہہ پچاس ہزار سالیانہ محاصل ہے بہت پرانی ریاست مشہور ہے عالیجناب بانی مین برگزیدہ جمہور ہے خاص کر رجگان راجپوت بہت بزرگ اور افتاب ہند مانتے ہین اسکی عظمت اور بزرگی کو بچند وجوہ فرض گردانتے ہین یہ سرکار بہت کچہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر اندیش ہی وفاداری و خلاص شعاری اسکا کیش ہے جسوقت حضور ولیعہد بہادر ہند و انگلینڈ بمقام کلکتہ تشریف لائے تہے کل روسای راجپوتانہ ہی

اول اول مہارانا صاحب بہادر نے اعزاز و دیدار مبارک آثار حاصل فرمائی تھی
اسوقت بہی دربار دہلی مین عجب ٹہاٹ ہے چیدہ جلوس سات ہے خیام ودو لت
کا خاص احتشام مصاحبان و انشور کا اہتمام جلوس شاہانہ کی نمائش انواع اقسام
کی زیبایش بڑے لطف سے قایم مقام شاہنشاہ ہندوستان نے ملاقات
فرمائی خاص مدارات کی نوبت ائی اکتیس فیر شاہانہ سلامی کا اشتہار ہوا سرگرم
مبارکبادی روزگار ہوا —

عالیجناب گردون مراتب کیوان لوا مہاراجہ سیاجی راؤ گیکوار بہادر فرزند خاص دولت انگلشیہ والی ریاست بڑودہا

ملک گجرات احاطۂ بمبی مین اس ریاست کا شمار چار ہزار تین سو نناوی مربع
میل ہے اور ساٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کی سبیل ہے فوج مین
پانچہزار سات سو سوار اور چار ہزار پیادہ منظور ہے توپخانہ مین دو سو پچاس
گولہ انداز اور تین سو نفر سہ بندی کا مامور ہے سرکار انگلشیہ کی عنایتون کا
حال جو اس ریاست پر مبذول ہے سایر کافہ انام پر روشن کہ بدرجہ معقول ہی

ہمیشہ سے مورد الطاف چلی آتی ہے ترقیات روزافزون سے بہرہ
پاتی ہے گذشتہ زمانی مین مہاراجہ معزول نے وہ نے اعتدالی فرمائی کہ
زمانے کو نبھائی سرکار نے بہت کچھ درگذر کی مہاراجہ معزول کی پنشن مقرر
کی اور عالیجناب مہاراجہ سیاجی راو گیکوار کو مسند نشین فرمایا بزرگانہ سرپرستی
کا رنگ ڈھنگ دکھلایا وہ توقیر بڑھائی کہ اس دربار مین ایک زمانے کے دیکھنے
مین آئی اس جشن کاہ جمشیدی مین مہاراجہ ممدوح الشان کی والدہ ماجدہ
جناب مہارانی جمنا بائی صاحبہ بھی تشریف لائی تھین یہ کیفیتین سرکار انگلشیہ
کی نوازش خسروانہ نے دکھلائی تھین حضور کے خیمہ گاہ مین جہان کا ساز
وسامان موجود ساری دہلی مین جسکی نمود مہارانی صاحبہ کی خاصہ کی پالکی
ایسے جلال کے پر بہار تھی کہ دربار مین عجائب نگار تھی دوسرے ریتھ کی زرکاری
جواہرین تیار ہی تھی سریر سلیمان کی یادگاری تھی چاندی سونے کا توپخانہ
مشہور زمانہ ایک خلقت تماشائی تھی سارے کروفر مین بادشاہی زیبائی تھی
جس قدر مہاراجہ بہادر خورد سال ہین جوان بخت جوان اقبال ہین جسوقت
حضور وسیرائے بہادر کشور ہند نے حضور کی لیاقت شاہانہ کا ملاحظہ
فرمایا۔

فرزند خاص دولت انگلشیہ

کا خطاب بڑہایا سب سے اول حضور ویسرائے بہادر کے استقبال مین حضور
ہی اسٹیشن پر تشریف لائے شاہانہ جلوس کے کروفر دکھلائے بڑی۔
دہوم سے ملاقات ہوئی لطف وخوبی کے مدارات ہوئی فوج بہی اپنے
رنگ ڈہنگ مین نرالی تہی سازیراق کی سوا وردی سب عالی تہی جسوقت
حضور ویسرائے بہادر کشور ہند کا استقبال ہوا تہا حضور مہاراجہ صاحب بہادر
کی فوج کا پراجدا کہڑا تہا وہ شان وشوکت بر روے کار تہی کہ محو تماشا
گردش روزگار تہی ارا کین دولت مین سرتی مادہوراو کے سی ایس
آئی وزیر ریاست سراپا انتخاب ہین دانش وبنیش مین لاجواب ہین -

عالیجناب مشہور نزدیک و دور مہاراجہ جام راجندرا

وادیر بہادر والی ریاست میسور

ملک کرناٹک احاطہ مندراج مین یہ ریاست معمور ہے اصلی نام اسکا مہیشمر
بوجہ ہونے زیارت گاہ مہادیوجی کے مشہور ہے ٹیپو سلطان اسی

ریاست مین صاحب سکہ کہلایا مربع میل کے حساب سے اس ریاست کا کل
رقبہ ستائیس ہزار ہے فوج مین دو ہزار پیادہ دو ہزار سوار ہے اس دربار مین حضور
مہاراجہ صاحب بہادر بڑے جاہ و حشم سے تشریف لائے شاہانہ کر و فر سے آئے
خیام شاہی ہزار زیب و زیبائی سے نمودار تہا گویا زمین پر روضہ نور آشکار تہا فوج کی
آن بان دلیری کی جان تہی کشورستانی کی شان تہی گہوڑے نایاب زمانہ سوارون کے
تیور شیرانہ ہتہیارون کی صفائی سپہگری کی زیبائی ہر ایک ڈہنگ جدا رنگ نرالا
جسکا نظیر چشم روزگار نے دیکہا نہ گوش لیل و نہار نے سنا - ہاتہیون کے حلقہ سرد ست
مستیون کے کان قوی ہیکل قوی رفتار عمر مین نوجوان سراپردہ شاہی دو رنگ
کہیا گل و بو سی سراپا سجا فوج کی تیاری کیا بیان ہو صداقت کا امتحان ہو کہ -
ہنگام جلوس استقبال ۲۳ دسمبر ۱۸۷۶ء کو میسور کی سپاہ بہی علیحدہ جمای گیی
اور اپنے لطف و خوبی مین یکتا پائی گئی جسنے مہاراجہ صاحب کا جمال مبارک
دیکہا شاہانہ مزاج نظر آیا اونسے دعاے دولت کا وظیفہ ورد زبان کیا صبح و شام
درگاہ ایزدی مین خیر خواہ پایا اس ریاست مین ڈیڑہ کرور آمدنی سالانہ ہے سارا
کارخانہ شاہانہ ہے -

عالیجناب باجاہ و جلال نواب شاہجہان بیگم صاحبہ

ب جے سی ایس آئی والیہ ریاست بھوپال

حضور کے اوصاف وکمال سے ایک زمانہ واقف کار ہے فیاضی اور فیض رسانی اس
ریاست کی مشہور ہر دیار ہے در دولت مرجع علماے اصفہان و شیراز ہے اقبال
خداداد کو اس درگاہ کی غلامی کا ناز ہے حضور عالیہ مین سخاوت ایسی کہ حاتم
کا نام لینا جو تھی مثال دینا ہے ابر نیسان مکرمت کہنا دروغگوئی کا اتہام لینا ہے
آج جسنے بھوپال کا نام لیا زر و جواہر سے منہ بھر لیا جناب فیضماب جود و کرم کی
ابر مدرار خورشید اشتہار دریاے امارت کے نئے بہادر نواب صدیق حسنخان بہادر
کی فیاضی انتہا کی جاری ہے چار دانگ عالم مین آوازہ نامداری ہے زہے
نصیب اس ریاست کے جسمین دو چشمہ فیض روان ہین مزارعہ امید جہانیان
سرسبز و ریعان ہین حضور والیہ ریاست اہل کمال کی بدرجہ شایق ہین نواب صاحب
جوہر شناسی مین لائق و فایق ہین انتظام ملکی سے نامور سرکار انگریزی مین اہتمام
جود و سخا سے مشہو گہر ریزی مین گذشتہ زمانے مین جب دکن زیر صدمہ قحط آیا
حضور نے شاہانہ کروفر دکھلایا خزانہ عامرہ وقف فرمایا رعایت رعایا بات بات
مین ہے شان ریاست ذات بابرکات مین ہے عدالت ایسی کہ حساب مین

کسر نہ آئے قسمت ہر ایک کو برابر پہونچ جاے نوشابہ ہے حضور کو مثال دنیا خام
خیال ہے غلامی مین سکندری اقبال ہے یہ بہی امداد غیبی اور فضل الہی ہے
کہ ہر ایک ارکان دولت امادہ خیر خواہی ہے منتظمان درگاہ فرمانبری مین طاق
کارپردازان دولت خیر اندیشی مین شہرہ آفاق بیدار مغزی ایسی کہ ریاست کی
پیمایش فرمائی جسکے نتیجہ مین رعایا اور ریاست نے ترقی پائی ریاست کا رقبہ
چہہ ہزار سات سو چہتہ میل مربع لکہا پایا ہے آبادی کا حساب مردم شماری
مین چہ لاکہ ترسٹہ ہزار چہہ سو چہین پر انحصار آیا ہے خراج سالانہ تیرہ لاکہ چہتر ہزار
دو سو باون مقرر ہے فوج مین سات سو تیئس سوار تین ہزار چار سو پیادہ نوکر ہے
توپخانے مین تہتر ضرب توپ اور دو سو تیئس گولہ انداز ہین جو ہمہ وجوہ سرمایہ ناز ہین
اس ایام میمنت التیام مین دہلی مخیم اقبال ہوا دار الخلافت ہند مین طلوع کوکب
جاہ وجلال ہوا خیمہ گاہ کی شان وشوکت لائق عظمت جلوس سے کے انداز سیرتا
اعجاز شان دارای نموداری مین آثار مبارک کی ہر ایک تیاری مین بروقت ملاقات
حضور ویسرائے بہادر حسب دستور پیشوائی عمل مین آئی حضور لارڈ صاحب بہادر
نے حضور عالیہ اور نواب صاحب بہادر سے ہاتہ ملایا بعد مزاج پرسی نشان
شاہی عطیہ ملکہ معظمہ روبرو آیا اوسکے علو مرتبت سے اطلاع دیکر فرمایا

کہ یہ نشان یادگار دوستی و رابطہ ریاست بھوپال اور سرکار انگلشیہ ہے ہر وقت
اپ کی سواری جلوس کے بجاے ماہی مراتب ہمراہ رہیگا اور ایک تمغا طلاے
منقش بخطاب قیصر ہند عطا فرمایا اور یہ کلمہ زبان فیض ترجمان پر آیا کہ بحکم ملکہ معظمہ
امپریس آف انڈیا خاص واسطے آپ کے شوہر کے سترہ فیر توپون کی سلامی
قلمرو سرکار انگلشیہ مین واسطے دوام کے مقرر کی گئین اور جناب نواب صاحب بہادر
سے بعد مصافحہ سلامی کے مبارکباد سنائی حضور بیگم صاحبہ نے درجواب شکرگذاری
فرمائی تاریخ ۱۱- ذی حجہ کو حضور لارڈ صاحب بہادر نے خیمہ گاہ حضور رئیسہ مین نزول
فرمایا معمولی نذر و نیاز کے بعد حضور عالیہ نے ایک جلد تاریخ بھوپال اور ایک جلد
تذکرہ فارسی موسوم بہ شمع انجمن نذر و کہلایا کہ یہ تالیف کیا ہوا ہمارے شوہر نواب
صاحب بہادر کا ہے جناب لارڈ صاحب بہادر نے شکریہ نواب صاحب بہادر کا ادا
کیا اور بخوشی تمام تذکرہ کو ہاتہ مین لیا بعدہ حضور عالیہ نے عطر و پان و دیگر منقشی
ہار پہنایا حضور لارڈ صاحب بہادر نے فرمایا کہ آپنے ہمکو اپنی زنجیر محبت مین جکڑ دیا
غرضکہ اس رئیسہ عالیجناب کے وہ طرز حکمرانی ہین کہ شہنشاہ وقت کے حضور سے
ہر حالت مین مورد مہربانی ہین رخصتی ملاقات کے دن حضور لارڈ صاحب بہادر
نے ایک کرچ ولایتی مع صندوق کمربند شمشیر ملکہ معظمہ کی جانب سے سرکار

عالیہ کو عطا فرمایا اور ایک ایک نقرہ تمغا سلطان دولہ صاحب بہادر اور
مدار المہام صاحب بہادر کو عنایت کر کے فرمایا کہ پانچہزار روپیہ جو اپنے
تبقریب خوشی خطاب موصوف کے ہمارے پاس اس غرض سے ارسال
فرمائے ہین کہ کسی نیک مصرف مین بطور یادگار صرف کیئے جاوین ہم شکریہ
اوسکا جانب قیصر ہند اور اپنی طرف سے ادا کرتی ہین۔

رعایا پرور مہاراو راجہ منگل سنگہ بہادر والی لور

یہ ریاست ملک میوات اور دہوندہار مین شامل ہے کل رقبہ مربع میل کے
حساب سے تین ہزار تین سو اور سال مین سولہ لاکہ کا محاصل ہے پندرہ سو سوار
دوہزار پیادہ کی فوج ہے نیر اقبال مائل اوج ہے مہاراجہ بہادر انتہا کے
بیدار مغز و روشن دل نظر آتے ہین ناصیہ حال سے اقبال و بختمندی کے
آثار پائے جاتے ہین ماہی مراتب حضور کا سارے دربار مین نرالا تہا جاہ و حشم
اعلے تہا سپاہ کی وردی نرالی شان کی تہی ہر ایک بات نئی آن بان کی تہی۔

عالیجناب حضور فیض گنجور مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر

والی ریاست بھرت پور

یہ ریاست واقع ملک سوات ہے بانی اسکا برج نامی جات ہے جسکے بیٹے
چورامن نامے نے بہادر شاہ بادشاہ کے عہد مین بھرتپور کا قلعہ بنایا سورجمل
اس خاندان مین گذرا جسنے نواب صفدر جنگ کی رفاقت مین بڑا مرتبہ پایا اکثر ملک
اسناد شاہی کے ذریعہ سے قبضہ مین لایا اور بعض حدود کو بزور شمشیر بڑہایا
سچ ہے ؎ عروس ملک کسی در کنار گیرد تنگ ⁂ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند
اب مہاراجہ بہادر کے عہد دولت مین ہر طرح سرسبزی کے سامان ہین۔
ترقیات روزافزون کے نشان ہین مہاراجہ بہادر مستقل مزاج رحیم وکریم وشجاع
وثابت قدم ہین سرکار انگلشیہ کی دوستی بتہ دل سے مستحکم ہین ریاست مین اکیس لاکہ
روپیہ سال کا داخل ہے فوج مین دو ہزار دو سو چودہ سوار اور تین ہزار تین سو
اٹہتر پیادہ داخل ہے توپخانہ تین سوار شہ سپاہ سے آراستہ ہے باقی سامان ریاست
سراسر پیراستہ ہے حضور عجب جلوس سے تشریف لائے قدیم شان و
شکوہ کے نمونے دکہلائے

کتبخانہ ...

کہ آمد این کہ ملایک زبان زمان گویند
نزول آیہ صدق و صفا مبارکباد
زپرتوش شدہ آفاق سربسر پرنور
ظہور کوکب عز و علا مبارکباد

موکب اجلال حضور ویسرای بہادر کا نزول اقبال فرمانا
زمین خجستہ آئین دہلی کو ہمپایہ فلک چارم بنانا

اے وزیر فلک جناب تمھین
تزک قیصری مبارک ہو

۲۳ تاریخ دسمبر ۱۸۷۶ء عیسوی کا روز میمنت افروز کیسا سعید ہے مشتاقین ماہ و سال کے لیئے جشن نوروز و صبح عید ہے جس روز کی مدتون سے آرزو تھی ہر صغیر و کبیر کو بصد تمنا جستجو تھی وہی روز بہجت اندوز آیا شاہد دعا نے اپنا جلوہ دکھایا بیت الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید ٭ سبحان اللہ بحمدہ ہندوستان کی بیدار بختی کا زمانہ قریب ہے مسرت سے مسرور ہر امیر و غریب ہے مشہور یہ خبر دلپسند تھی۔ گلبانگ طرب بلند تھی کہ لاکھون بندگان خدا جلتے پھرتے نظر آئے

بکمال تعشق و اشتیاق دیدہ روان و دوان شارع عام پر پائے خصوصاً چاندنی
چوک و دریبہ کلان و بازارون و گذرگاہون مین تماشائیون کا تماشا تھا کثرت
اژدحام سے نسیم و صبا کو رستا ملتا تھا مردم دیدہ کو تحیّر کا عالم تھا سڑک سے
گذرنا محال دکھائی دیتا تھا ہر فرد بشر کو دل ہی اشتیاق تھا ہر شخص فرط شوق سے
زیارت کا مشتاق تھا کہ نائب شہنشاہ ہند کی سواری کا تزک و احتشام دیکھیں و
سعادت دارین کا لطف حاصل کرین ریلوے اسٹیشن سے تا خیمہ گاہ گورنمی
افسران پولیس سرگرم انتظام تھے مانع اجتماع بیجا و نگران آسایش عام تھے الحاصل
اوس دن پولیس نے وہ مستعدی و خوش انتظامی دکھلائی کہ مورنے بھی
پائے فیل سے ایذا نپائے افسر گھوڑون پر سرگرم ترک تاز پائے بکمال
عرق ریزی اپنے اختیارات منصبی پر ممتاز ہندوستانی روساء کی فوجین نہایت
زرق برق سرگرم خرام گھوڑے ہاتھی اونٹ گاڑی و بگھی کا کثرت سے اژدحام
ایک برچھے والی پلٹن دیکھنے مین آئی زرد جوشن و خود سے ہمہ تن سجی سجائی پائی
اونکے برچھون مین ہموار جھنڈی تھی پرچم اقبال و نشان ظفر کی نشانی تھی اُن دنون
پر نقارخانے کی نوبت دلنواز نقارچی باسلیقہ و خوش انداز مصاحبین و اہل سیف
و قلم بلباس مکلف و زر زر ہاتھیون پر رہتے تماشائی حیرت سے نگران تھے

عجب بہار سے مستک ہاتھیون کا نقشہائے رنگا رنگ سے رنگا تھا گویا تختۂ لالہ
و نافرمان برسر کوہ اوگا تھا یا ناتی جھول پر زر جو ہاتھیون پر پڑے تھے گویا دامن شب
مین ستارے جڑے تھے ایک پلٹن کے پاس ٹوریدار بندوق پرانے زمانے
کی یادگار تھی فی الحقیقت فی زماننا اعجوبہ روزگار تھی پھر سوار زرہ پوش و چار
ہوے رسالے نمودار ہوے رجپوتانہ کے روسا کا وہ کروفر تھا کہ فلک
احسنت گو تھا ریاست برودہ کے گولہ اندازون کی نیلی وردیان اطلس فلک
کو شرماتی تھین چاندی سونے کی توپین ہوش گردون گردان کا اوڑاتی تھین
اور جو رئیس نظر آیا سنہری لبیس اور جواہرات مین غرق پایا مہاراجہ صاحب بہادر
گیکوار برودہ کے گلوے مبارک مین ہیرون کا ہار تھا باقی سیاہ کاشانی
مخمل کا لباس زیب کار تھا عالیجناب نظام حیدرآباد اوسوقت پوشاک سادہ سے
جلوہ فرما تھے ہمرکاب کپتان ترپور صاحب اور نواب سر سالار جنگ تھے
جب اسٹیشن ریلوے پر آئے سر رچرڈ صاحب بہادر گود مین لیکر اوتار لائے
حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست گوالیار مع سر گنپت راو کا استقبال
جنرل سر ہنری رامزی صاحب وغیرہ نے فرمایا اور نہایت شان و
شکوہ سے اسٹیشن کے کمرے مین پہونچایا حضور مہاراجہ صاحب بہادر

جموں و کشمیر مع ولیعہد بہادر و دیوان اننت رام صاحب وزیر اعظم ریاست

رونق افروز ہوئے ہوا خواہان حضور منزل مقصد پر پہونچکر مسرت اندوز ہوئے

مہاراجہ صاحب بہادر میسور مع مسٹر سانڈرس صاحب جلوہ آرا ہوئے

مہاراجہ صاحب بہادر جے پور مع وزیر اعظم ٹھاکر فتح سنگھ صاحب باعز و

اقبال و شوکت و اجلال خیام آرا ہوے۔

بُشریٰ لَقَد اَنجَزَ الاِقبالُ مَا وَعَدَا کَوکَبُ المَجدِ مِن اُفُقِ الطَّالِعِ سَعَدا

المختصر بارہ پر دو بجے خیر مقدم کا ظہور ہوا منتظرین کے دلومیں مسرت کا وفور ہوا کہ جناب معلی القاب حضور پرنور ویسرائے بہادر نے بذریعہ اسپشل ٹرین نزول اقبال فرمایا سرزمین پلیٹ فارم کو رشک چرخ چارم بنایا حضور محتشم الیہ نے چند افسران رفیع الشان مفصلہ الذیل کو شرف اندوز ملازمت فرمایا غلغلہ تہنیت و شادمانی و گلبانگ طرب و کامرانی ہر چہار سو بلند ہوا

صاحب قایم مقام پریسیڈنٹ کونسل گورنری ہمراہی یک افسر۔

سر رچرڈ ٹمپل صاحب لفٹننٹ گورنر بنگال۔

سر جارج کوپر صاحب لفٹننٹ گورنر مغربی و شمالی۔

سر ہنری ڈیوس صاحب لفٹننٹ گورنر پنجاب۔

صاحب کمانڈر انچیف ہندوستان۔

آنریبل سر جان انگلس صاحب چیف کمشنر اودھ۔

صاحب چیف کمشنر میسور۔

صاحب چیف کمشنر آسام۔

صاحب چیف کمشنر برٹش برہما۔

صاحب چیف کمشنر ممالک متوسطہ۔

صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد۔

صاحب اجنٹ راجپوتانہ۔

صاحب کمشنر دہلی۔

بالآخر ترتیب جلوس ہوکر جناب مستطاب معلی القاب حضور ویسرای بہادر بالقابہ نے منفصلہ ذیل شاہراہوں میں باعزّ و اقبال گذر فرمایا خاص و عام پر ظل رافت و کرامت ڈالا صغار و کبار زیارت جمال باکمال سے مشرف ہوا اور یہ شعر پڑھا۔ **بیت** زہی جمال تو قبلۂ جان حریم کوئی تو کعبۂ دل۔ فَاِنْسَجَدْنَا عَلَیْکَ نَسْجُدُ وَاِنْسَعَیْنَا عَلَیْکَ نَسْعیٰ۔

اسماء شوارع

کوئین سڑک خاص سڑک سڑک گرد جامع مسجد
دریبہ کلان چاندنی چوک فتحپور بازار سمر گلر سڑک
ہملٹن سڑک وغیرہ

جلوس کا انتظام

۱- ہارس الموسوم بہ پرنس البرٹس اڑون
سی اے باڑی رایل ہارس ارٹلری

۲- بمبئی لائٹ کیولری دالموسوم بہ پرنس آف ویلس اڈن

دو اڈیکانگ حضور وسیرای بہادر	ہاتھیون پر
دو اڈیکانگ حضور وسیرای بہادر	"
خاص حلقہ دربار شہنشاہی (۱۲)	گھوڑون پر
باڈی گارڈ باشمشیر برہنہ (۶)	

العظمۃ للہ جو جلوس کہ باشان وشوکت حضور وسیرای بہادر کے آگے آگے تھا سبحان اللہ بحمدہ کیسا باتہذیب وموافق آئین واداب شاہی تھا -

جناب معلی القاب حضور ویسرای بہادر مع لیڈی صاحبہ -	ہاتھی پر
لواحقین حضور محتشم الیہ -	ہاتھیون پر
سواران باڈی گارڈ باشمشیر برہنہ -	
مصاحبین حضور محتشم الیہ	۶ فیل
ہیڈکوارٹر اور دو اسکوڈرن وسوین ہارس کے -	
صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب -	گھوڑے پر
صاحب افسر کمانڈنگ -	״
جناب لفٹننٹ گورنر پنجاب مع چار ہمراہیان -	ہاتھیون پر
لفٹننٹ گورنر بنگال مع چار ہمراہی -	״
״ شمالی و مغربی ״ -	״
صاحب کمانڈر انچیف ہندوستان مع چار ہمراہی -	״
ہمراہیان گورنر مدراس -	״
ہمراہیان گورنر بمبئی	״
افسران ہیڈکوارٹر اسٹاف فوج -	گھوڑون پر
افسران اسٹاف فوج دہلی -	״

ایک اسکواڈرن دسوین ہسارہ کا ۔ گھوڑون پر

میجر جنرل انریبل سر ایچ ڈبلیو نارمن کے سی بی ۔ "

آنریبل ارتھر ہابہوس کیو سی ۔ "

کرنیل آنریبل سر اے کلارک کے سی ایم جی سی بی ۔ "

انریبل سر جی اسٹریچی صاحب بہادر کے سی ایس آئی ۔ "

جج ہائی کورٹ ۔

کمانڈر انچیف بمبئی ۔

چیف جسٹس بنگال

چیف جسٹس اضلاع مغرب وشمال ۔

انریبل سر اے جے اربتھنات کے سی ایس آئی ۔

آنریبل اے سی بیلی سی ایس ای ۔

جج ہائی کورٹ ۔

جج ہائی کورٹ ۔

ممبران لیجس لیٹیو کونسل ۔ دیسی شرفا وامرا ۔ سکرٹری ہای گورنمنٹ ۔

یہ سب فیل نشین تھے ۔

رجمنٹ نمبر ۳ مدراس لایٹ کیولری -

رجمنٹ نمبر ۹ بنگال کیولری -

ایف ایف باٹری رایل ہارس ارٹیلری -

۱۵ بنارس گنگس -

یہ جلوس کشمیری دروازہ سے ڈاکخانہ تک برابر تھا ہر ایک حسب دستور قدم بہ قدم رہا فوج راجہای راجپوتانہ نہر سے لیکر لوتھلس سڑک کے دونون کنارون پر اوس مقام تک کھڑی تھی جہان پر سڑک مذکور چاندنی بازار سے ملی تھی روسار پنجاب کی افواج لاہوری دروازے کے باہر سے وہان تک ڈٹی تھی جہان یہ سڑک کابلی دروازے کو جاتے ہوئے گرینگ ٹرنگ روڈ سے ملی تھی روسار بمبی و ضلاع شمال و مغربی و ممالک متوسطہ سبزی منڈی سے گرینگ ٹرنیک روڈ کے دونون کنارن پر کالی پہاڑی تک صف بستہ تھی وسط ہند اور مدراس کی فوج کالی پہاڑی سے ہندوراؤ کی کوٹھی تک قایم و دو رستہ تھی یہان سے چوبرجی مسجد تک انگریزی سپاہ تھی ایسی کثرت شان و شوکت مین اندیشہ فلک پیما کو نراہ تھی چوبرجی مسجد سی جھنڈی تک افواج ذیل کی قطار تھی ہر ایک کی شان و شکوہ علیحدہ نمودار تھی

فوج روسا بنگال فوج مہاراجہ گیکوار برودہ فوج مہاراجہ میسور فوج
نظام حیدرآباد گورونکی پلٹن آراستگی کا جوبن گلشن فرنگ کا لالہ زار تھا کالون
کی سرخروئی سے میدان عبیرا روکش بہار تھا سپاہ جرار ہر ایک مہاراجہ ذی وقار
کی پرے جمائے اپنے قرینے سے کھڑی تھی شجاعت وبہادری وسطوت و
دلاوری صورتون سے برستی تھی سڑک باوجود وسعت کے نظر آتی تھی نگاہ
دوربین تل بھر جگہہ نپاتی تھی ہرچند کہ کشتی نگاہ دوڑائی بحر ذخار جلوس کی
انتہا نپائی مردم دیدہ دریاے تحیر مین غوطے کھانے لگے پیک خیال
کو بوادیہ شوکت چکر آنے لگے ہر ساز وسامان کی آب وتاب پر ممکن نتھا کہ نظر
جم سکے محل تھا کہ معاً کسی جگہہ تھم سکے پوشاکون کی چمک بجلی کی کوند تھی
آنکھون کو چکاچوند تھی سواری مانند باد بہاری بہزار تمکین و وقار آہستہ آہستہ خرامان
فتح ونصرت جلو مین دولت واقبال ہمرکاب دوان کوچہ وبازار کی صفائی وہ
دیکھنے مین آئی کہ مردم دیدہ کو تحیر سفیدی نظر آئی نگاہ متعدد تگ وتاز تھی
راستون کی نضارت سی ہواے کشمیر گرد تھی ہجوم بیجا کا امتناع کہ نہ ادہر آؤ
نہ ادہر جاؤ ہر ایک محو تماشا تھا جو جہان تھا محو دید کھڑا تھا پھولون کی شمیم
عطر بیز زمین ہواے بہار سے لطافت خیز ایکطرف افسران انگریزی کا جلوہ فروجاہ

اکجانب روساء ہندوستانی کا شان و شکوہ ہمراہ فیل کوہ تمثال پر حضور پرنور نواب معلی
القاب عالیجناب ویسرای گورنر جنرل بہادر جلوہ گر جلو مین فتح و نصرت حاضر یمین و
یسار افواج ظفر امواج کا کر و فر شکوہ یلان قوی ہیکل کا انبوہ سپاہیونکا شیرانہ کروفر
پرزور رویون سے شعاع خورشید کے ہمسر مہاراجگان عالیشان کی فوج
طرح طرح کی آرایش مین اودی لاجوردی سرخ و بنفشی رنگون کی زیبایش مین
جوانان شیردل ہتھیار لگائے سجے سجائے قاعدے سے گرم رفتار
جنگی و آب شکوہ سے رستمی جرات نمودار نشہ شجاعت مین جھومتے خوشی
مین گھومتے سلاح جنگی انتخاب تھا ہر ایک حربہ لاجواب تھا تیہر کلا یورپ
کلا کے توڑیدار مین توڑ بلا کے کیا خوب چقماق طایر وہم کے
گرانے مین طاق تلوار وہ جسکی وار مین کرچ تک نہ بچا رہے اصفہانی ہند کا لوہا
مان جائے شمشیر دو دم زیب کمر قبضہ مین قضا و قدر تیغا بانکے ترچھے جوانون
کے کندھون پر خوش نما شیر دہان ہزاران ہیبت وغا کے ہاتھون مین جلوہ نما
سوارون کے پرے برابر سے باگین اوٹھائے بڑے کروفر سے ایک
ہاتھ مین راہوار کی عنان دوسرے مین نیزہ جانستان یہ ساری فوج عجب
انداز سے استادہ تھی فتح و نصرت پیشوائی کو آمادہ تھی سوارون کے دہوم

خلقت کا ہجوم نام خدا عجب سامان تھے سواری کیا تھی گویا پھلواڑی تخت
روان تھے ہزار ہا گاڑی رنگ وروغن سے درست جنکے گھوڑے تیز و جست
نقش ونگار مین ہمرنگ نگارستان چال مین چرخ گردان آرام کی سواری
زرق برق کی طیاری ٹم ٹم اور فٹن کا پرا جما سونے چاندی کا کام تماشا-
گھوڑے رنگ برنگ کے تک ودو مین نئی ڈہنگ کے اصیل خوش رو
بلند بالا کسی پر سوار کوئی خالی دکھا تیزی مین ہوا سے بڑہے تے نے
او ہم خیالات باوصف دپٹ سرپٹ کرتے پیچھے رہے قدم بقدم خوشنما-
ہنگام دلربا جمال اپنے اقبال کے مانند روشن آیال پر سورج کی کرن کا گمان
پویہ مین نسیم بہار کو شرماتین روانی قدم مین دریای روان ہین ساندنیان ایسی
خوش رفتار کہ شتر بیمہار فلک اونکے روبرو سربدیوار رتھہ زنگار رنگ کے
پوشش سونہری جمکائے چمک دمک مین قبہ خورشید سے آنکھ ملائے بیل
اسد گردون کے ڈبل نہین گاو زمین سے میل نہین چھم چھم کرتے
مثل غزال چوکڑیاں بھرتے سنگوٹیاں شاخسار بہار کنوتیاں سرگوشی مبارکبادی
پر طیار ہانکنے والے دیرات کے دیکھے بھالے رتھین ادہائے ہوئے تھے
گرد فرسے ان بان دکھاتے ہوئے ہوا کا دم ناک مین گردش گردون

اونکی تاک مین۔

اے قلم ناصیہ سا میری طرح ہو تو بھی

جای تسلیم ہی گردن کو جھکا جلد یہان

جدہر سے جلوس میمنت مانوس گذر جاتا صغیر و کبیر دست بدعا تھا جناب مستطاب
معلی القاب حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر قایم مقام شہنشاہ براجم سلطانی۔
بندگان خدا کا سلام قبول فرماتے تھے مشتاقین جمال جہان آرا نفس الامر مین
حضور کو اپنے حال پر متوجہ پاتے تھے جامع مسجد مین ہزار ون بیم صاحبات ملبوس
نفیس زیب تن فرما کر جلوہ گر تھین وہ بجوشش شوق ہمہ تن چشم جانب رہگذر تھین
ہر ایک محل و موقع تماشائیون سے بھرا تھا پیر و برنا ذکور و اناث تماشائی جمال نایب
شہنشاہ عالم تھا دریبہ کلان مین ایک مکان سے حضور ویسرای بہادر اور اونکی
لیڈی صاحبہ اور مصاحبین حضور والا بالقابہ پر پہول نثار کیئے گیئے لطف
گلفشانی نے شگون سبز بختی دکھائے اوسوقت خود بدولت و اقبال مسکرائے
اور بعض افسرون نے شکریہ کے ساتھ خوب قہقہے لگائے جسوقت جامع مسجد کے

قریب سواری آئی ہزارون آدمی نے ہر ایک دروازے سے مبارکباد دی حضور محتشم الیہ
نے جب لوگون کا شور وغل گوش مبارک سے سنا دریافت حال کے لیئے ارشاد فرمایا
ایک رشتہ ایل معزز مسلمان نے اسطرح سے باواز بلند جیسے کہ اذان دیتے ہین عرض
کیا کہ حضور والا کو سب مبارکباد اور دعای جان و مال دیتے ہین یہ سنکر خود بدولت
نے تاج مبارک کسیقدر اوٹھایا اور بکمال الطاف فرق مبارک جھکاکر شکریہ ادا فرمایا
پھر وہان سے آہستہ آہستہ مثال بادشاہان ہند کے سواری مثل باد بہاری روان
ہوئی ناظرین کو زیارت قایم مقام شہنشاہ سے حصول سعادت عظمےٰ ہوئی اللہ اللہ
ہندوستانیون کا اشتیاق کہ چشم دل سے بو فور شوق نظر کرتے تھے تو بھی سیر
سے سیر نہوتے تھے کمال جذب دل سے کبھی واہ اور کبھی آہ بھرتے تھے

دامان نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

القصہ اسی جاہ و حشم سے حضور محتشم الیہ نے دو بجے کے چلے ہوئے پانچ بجے
دولتسراے شاہی مین نزول اجلال فرمایا توپخانہ سرکاری نے شلک ہاے سلامی سے
غلغلہ طبہ اطراف عالم مین پہونچایا **قطعہ** صد شکر کہ در دیار دہلی اجلال
مصباح تفاخر و معالی آمد ٭ یومی اسعد چو جشن نوروز رسید ٭ لیلے بشرف فخر لیالی آمد

مستر ملاقات باشکوہ و رسا

۱۸ اع ۷۶

خوشا وقتی و خرم روزگاری که یارے برخورد از وصل یارے

حضور ویسراے بہادر نے ایسی ملاقاتین فرمائین اس ڈہنگ سے مدارتین فرمائین کہ جملہ روسا دلشاد ہوئے بند فکر سے آزاد ہوئے ہر ایک کے دل مین نشین ہوا کہ ہمسے زیادہ ارتباط فرمایا ہمارا مرتبہ بڑہایا کیون نہو حضور ویسراے بہادر کی وہ تدبیر ہے کہ ہر ایک عالم تسخیر ہے ع بحسن خلق توان کرد صید اہل نظر بدام ودانہ نگیرند مرغ دانا را ٭ خیمہ درباری کے اندرونی درجہ مین تخت بنا تہا جسپر ایک کرسی زرین کا جلوہ آشکار تہا سراپا زری کا کام تہا مرصع کا اہتمام تہا بازون مین شیر ببر بنائے تہے جنکے رعب داب شیر دلون کے جگر مین سمائے تہے تخت کے کنارے سے لب فرش تک سرخ فرش بچھایا تہا زمین و آسمان نے سرخروئی کا ڈہنگ جمایا تہا پہر تخت کے داہنے بائین کرسیون کی قطار تہی نئے بخت کی بہار تہی تخت کے داہنے طرف خاص موقع پر ایک سنہرے کام کی کرسی بچھائی تہی جسکی آفتاب اوسکی سرخ کپڑے کی زیبائش نے دونی بڑہائی تہی یہ کرسی اسواسطے جلوہ فرما تہی کہ روساے ملاقاتی کیواسطے خوشنما تہی تخت سے

اودہر ایک بڑی اعلی تصویر مبارک حضور ملکہ معظمہ کی اویزان تہی ظل اللہ کے
جاہ وجلال جہانداری کی طلعت درخشان تہی خاص کرسی کے عقب مین بانوے
گہانگہرہ والے پلٹن کا گارڈ حاضر تہا بڑے خم وچم سے اہتمام باریابی کا ناظر تہا
یہ قاعدہ قرار پایا تہا حضور ویسرائے بہادر نے یہ دستور منظور فرمایا تہا کہ جب
کوئی رئیس لب فرش قدم دہرتے حضور محتشم الیہ کرسی سے اوٹھکر پیشوائی
کرتے رئیس کو لاکر کرسی مقررہ پر بٹھاتے اوسکے پاس پولیٹکل افسر اپنا جلوہ دکھاتے
بعد ازان رئیس کے سرداران ہمراہی کرسیون پر آرام پاتے اونکے مقابل دوسری
جانب حضور ویسرائے بہادر کے مصاحبین بیٹھ جاتے ہر ایک بڑے رئیس
سے جب حضور ویسرائے بہادر نے ملاقات کی نہایت گرمجوشی سے مدارات کی
اور ایک ایک نشان ریشمی عطا فرمایا جسپر ایک تاج بنا تہا اور اسکے ساتہ ایک
چہوٹی سی چوبی لوح پر اوس رئیس کا نام لکہا تہا طلائی تمغہ بطور خاص عطیہ
قیصر ہند دئے گئے اور حضور ویسرائے بہادر نے یہ کلمات فرمائے کہ مین یہ
نشان آپ کو بطور خاص عطیہ جناب ملکہ معظمہ کے عطا کرتا ہون امید ہے
کہ یہ جلسہ شہنشاہی کا یادگار رہیگا جناب ملکہ معظمہ کو امید ہے کہ اس نشان کو جب
آپ کہولینگے تو آپ کو یاد ہو جائیگا کہ کس قدر تخت انگلستان اور آپ کے

خاندان سے قربت ہی اور جناب ملکہ معظمہ کا دلی منشا یہ ہے کہ آپ کا خاندان
ایک استحکام کے ساتہ اپنی ریاست کی حکومت کیا کرے اور مین تمغہ حسب الحکم
قیصر ہند کے دیتا ہون اور مجہکو امید ہے کہ آپ اسکو اکمیدت مدید تک پہنین گے
اور آپکے خاندان مین یہ بطور یادگار جلسہ شہنشاہی کی ہیگا۔

روز سہ شنبہ تاریخ ۲۶ دسمبر کی ملاقات

سفیران شاہ ہپو نیپال مہارادراجہ صاحب الور مہاراجہ صاحب گیکوار بروده
مہاراجہ صاحب بنارس نواب صاحب بہاول پور مہاراجہ صاحب بہرتپور
مہاراجہ صاحب بلرام پور مہاراجہ صاحب بوندی رانا صاحب دہول پور
عالیجناب نظام حیدراباد مہاراجہ صاحب جی پور مہاراج رانا جہلاوڑ
راجہ صاحب جنید مہاراجہ صاحب جودہ پور مہاراجہ صاحب جمون وکشمیر
مہاراجہ صاحب قرولی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ مہاراجہ صاحب میسور
مہاراجہ صاحب نابہہ راجہ صاحب ٹہری نواب صاحب ٹونک مہارانا صاحب اودیپور

روز چہارشنبہ تاریخ ۲۷ دسمبر کی ملاقات

مہاراجہ صاحب اجیگڈھ بیگم صاحبہ بھوپال مہاراجہ صاحب بجاور —
راجہ صاحب چھترپور مہاراجہ صاحب چرکاری مہاراجہ صاحب دتیا
راجہ صاحب دیواس راجہ صاحب دہار مہاراجہ صاحب گوالیار
مہاراجہ صاحب اندور نواب صاحب جاورہ مہاراجہ صاحب اوچھہ بھرتے
مہاراجہ صاحب پنا راجہ صاحب رتلام مہاراجہ صاحب ریوان راجہ صاحب سمتھر

بازدید

مہاراجہ راوالور نواب صاحب بہاولپور مہاراجہ صاحب بھرت پور
مہاراجہ صاحب بوندی رانا صاحب دہولپور مہاراجہ صاحب سنجے پور
مہاراج رانا جہلاور راجہ صاحب جنید مہاراجہ صاحب جودھپور مہاراجہ
صاحب جموں وکشمیر مہاراجہ صاحب قرولی مہاراجہ صاحب کشن گڈھ۔
راجہ صاحب نابھہ نواب صاحب ٹونک مہاراجہ صاحب اودی پور

روز پنجشنبہ تاریخ ۲۸ دسمبر کی ملاقات

سفیر سلطان مسقط اور موصوفۃ الذیل والیوں سے ملاقات ہوئی ———

پرنس ارکاٹ ٹھاکر صاحب بھاؤنگر راجہ صاحب کنور واقع بلاسپور راجہ صاحب چمبا

راجہ صاحب فریدکوٹ نوابصاحب جوناگڈہ میر علی مراد خانصاحب خیرپور سندہ

نوابصاحب مالیرکوٹلہ راجہ صاحب منڈی ٹھاکر صاحب مروی راجہ صاحب

ناہن سرمور جام صاحب نوانگر راجہ صاحب پپلا راجہ صاحب سکیت ـــ

بازدید

مہاراجہ صاحب اجیگڈہ بیگم صاحبہ بھوپال مہاراجہ صاحب بجاور مہاراجہ صاحب

چہکاری راجہ صاحب چہترپور راجہ صاحب دیواس راجہ صاحب دہار ـ

راجہ صاحب دتیا مہاراجہ صاحب گوالیار مہاراجہ صاحب اندور نوابصاحب

جاورہ مہاراجہ صاحب اورچہہ مہاراجہ صاحب پنا راجہ صاحب رتلام

مہاراجہ صاحب ریوان راجہ صاحب سمتھر ـ

روز جمعہ تاریخ ۲۹ دسمبر کی ملاقات

خان قلات رانی صاحبہ تنجور جاگیر دار علیپورہ راجہ صاحب بامرہ

راجہ صاحب بروندا سلیمان شاہ دیوگدہ راجہ صاحب جانوجی بھوسلہ جبور

نوابصاحب دوجانا راو صاحب جگنی راجہ صاحب خروند مہنت کندکا واقع
چھگادون راجہ صاحب کوچ بہار سروار کسیا نوابصاحب لوہارو۔
مہنت نندگانون جاگیردار پالدیو نوابصاحب پالودی ٹھاکر صاحب پیلوده
جاگیردار ٹوری فتحپور ناناا ہرراو۔

تاریخ ایضا بازدید

خان قلات مہاراجہ گیکوار بروده مہاراجہ صاحب بنارس ٹھاکر صاحب بھانگر
نوابصاحب جوناگڈه میرعلیمراد خان خیرپور سنده مہاراجہ صاحب میسور۔
جام صاحب نوانگر راجہ صاحب راج پیپلہ

دربار مسرت آثار

آج دم تحریر جو نقطہ سیاہی کا صفحہ قرطاس پہ ٹپکتا ہے سویدائے دیده حور نکہ
چمکتا ہے سطرین موج دریائے نور ہین بین السطور آیہ نور علی نور ہین۔
سیاہی مین یہ روشنائی کہ مردم دیده جھپک جائے کتاب کا ورق ورق آفتاب
کو شرماتے بدین سبب کہ جشن خسروی کا بیان ہے اشتہار خطاب قیصری

کی داستان ہے سرزمین دہلی ہزار ستایش کے سزاوار ہے جسپر آج جنت نشان ہند شاہی کا
دار و مدار ہے کشمیری دروازے سے شمال و مغرب رویہ چار میل کے فاصلہ پر
چبوترۂ جلوس بنایا تھا صانع قدرت نے اپنے بندون کے ہاتھ سے قدرت
کا نمونہ دکھلایا تھا اس احاطہ جشن جمشیدی کے اندرونی دَور کا قطر ۲۱۰ گز
تیار تھا اور بیرونی جانب سے ۲۵۰ گز کا دار و مدار تھا چبوترہ جلوس کی تخمیناً
زمین سے چار فٹ اونچائی تھی عجیب قطع سے جلوہ نمائی تھی اوسکے چارون
طرف کوسون کے میدان تھے تماشائیون کے امن و آسایش کے سامان
تھے طرفہ صناعی یہ کہ دیکھنے والے جدہر سے آمین سارا ساز و سامان دیکھ پائین
اس احاطہ کے وسط مین تختگاہ کا چبوترہ زرافشان شامیانہ سے سجا سجایا
عروس سلطنت کے لیئے بنا بنایا ستون ساعد حور چوبون سے قدرت خدا
کا ظہور شاہانہ نگیرہ جسمین چاندی سونے کے کام کی چوبین نہایت دلربا چبوترہ
کے گرد بانات کا فرش بچھا نشستگاہ والیان ملک باندازِ دلفریب موجب حیرت
نظارگیان اوسپر کرسیان جواہر نگار سراپا بہار نیلے ریشمی کپڑے سے آراستہ قرینہ سے
سارا اہتمام بڑی احتیاط سے پیراستہ کرسیون پر روساء بلند مقام کا نام کلابتون
سے کڑھا ہوا تھا جسکا ہر تار تار شعاعی سے بڑہا تھا ہر ایک رئیس کا جھنڈا اقبال

کی نشانی جو سرکار سے ملا تہا اوسی رئیس کے پاس اوسکا پرچم کہلا تہا پشت سے
ایک فٹ ہٹکر تختہ چوبین لگا تہا جسپر رئیس باتوقیر کا نام لکہا تہا ہر ایک نشستگاہ کا
موقع اسقدر کشادہ نظر آتا تہا جسکو دیکہکر دل کہلا جاتا تہا جو فرش تختون پر
بچہا تہا اوسپر جانے کو دورویہ زینہ لگا تہا اور چارون طرف سنہرا جنگلا لگایا تہا
حلقہ ماہ کا جوبن دکہلایا تہا صبح سے دس بجے تک عجب دہوم کی نمود ہی چاروطرف
خلقت کی کثرت سے زمین نابود تہی جدہر نظر جاتی ساز و سامان کے جلوس کی
کثرت پاتی ہندوستانی نقارہ و نشان طرفہ شان کے دیکہنے مین آئے خاصہ کے
ارباب زرین ملبوسات سے چمکے چمکائے پائے پیک خیال کی تاب نتہی کہ کسی
طرف سر اوٹہائے اور آیند و روند کے گرد و غبار مین ہیں پہ بچائے ہزارون گاڑی اگاڑی
اگاڑی رواں لاکہون پیادے دربار کے دہن مین دوان سوارونکا پرا انتہا
گہوڑون کی کلیل قدم زنی مین سیل کوسون تک فوجونکا دل بادل۔ کہین ہودا کسی
جگہ ہیدل ہندوستانی روسا برو تزک و حشام سے رئیسون کے مصاحبین نہایت
دہوم دہام سے ایک ایک ہندوستانی رئیس کے زیور و جواہرات ہر ایک کے
نئے شانہ نرالے تکلفات صبح سے دس بجے تک کل روسا داخل خیمہ دربار ہوئے
وسط کیمپ مین مشترقستان کے جلوے پدیدار ہوے وہ زیبایش پائی کہ ٥

بیک مشرق و دو صد خورشید پیدا + کی مثال صادق آئی گل راستہ روسا کے
ہاتہیون سے بہرے نظر آتے تہے سامان جلوس قادر بیچون کے قدرت کے
نمونے دکہلاتے تہے ہاتہی بہایت آراستگی سے کہڑے تہے کوہ زرافشان
بنے تہے کسی کے گلے مین اشرفیون کی ہیکل دل کی بیکل کرنیوالی کسی کے
کانون مین موتیون کی لڑیان اور مرصع کار بالی کسی کی جہول انمول جسمین نہ
کہین جہول نہ شکن زربفت کمخواب کی سجاوٹ ہمہ تن کسی کی عماری کرسی خندہ زنان
فیلبانون کی سرخ زرد اودی پگڑیان ہاتہیون کی مستکون پر زرنگار رنگ نقش و نگار
نمایان گویا عین بدلی مین قوس وقزح کی آن بان درخشان غرضکہ وہ سامان تہے
کہ عالم پریستان تہے جسوقت فوج ظفر موج انگلشیہ پر نگاہ جاتی تہی آسمان تہم رہتا
زمین چکر کہاتی تہی یہ فوج ظفر موج زیر حکم صاحب کمانڈر انچیف بہادر چبوترہ دربار
کے جنوب رویہ ڈٹے ہوے استادہ تہے دوسری طرف شمال رخ پر ہندوستانی
روسا کی سپاہ ایسے انداز سے کہڑے ہوئے گویا جان نثاری پر آمادہ تہے غرض
جب یہ سارا اہتمام ہوگیا چارون طرف سے دربار ہونیکا انتظام ہوگیا اندرون شامیانہ
مجلس آرای ہوئی و آب شاہنشاہی کی جلوہ نمای ہوی صاحبان گورنر مدراس
و بمبئی و صاحبان لفٹننٹ گورنر پنجاب و بنگال و ممالک مغربی و شمالی و کمانڈر انچیف

ہندوستان، ورؤسا، خود مختار وافسران جلیل القدر گورنمنٹ ایک حلقہ باندہے ہوئے بیٹھے تھے بہت سے تماشائے اور گورنر جنرل پرتگال او رخان قلات اور سفیر سلطان مسقط اور سفیر شاہ سیام اور سفیر مہاراجہ صاحب نیپال اور سفیر امیر کاشغر اور اور فسران کانسل ممالک غیر اور سرداران و تیر کابل ہندوستان آئے ہوئے تھے اس دربار خسروی کے فروشکوہ کو ملاحظہ فرمایا تاج برطانیہ کے جاہ وجلال کا اقتدار پایا اس جشن جمشیدی مین رؤسا عظام وامرایان نیکنام مندرجہ ذیل رونق افروز تھے وفور سرور ہو فور سے بہجت اندوز تھے

مہاراجہ صاحب اجیگدہ جاگیردار علیپورہ مہارا ورراجہ صاحب الور راجہ صاحب بلاسپور راجہ صاحب بامرہ مہاراجہ صاحب گیکوار برودہ راجہ صاحب بروندہ مہاراجہ صاحب بجاور بیگم صاحبہ بھوپال — مہاراجہ صاحب بھرتپور ٹھاکر صاحب بھاونگر نوابصاحب بھاولپور مہاراو راجہ بوندی راجہ چمبا مہاراجہ صاحب جیرکاری راجہ صاحب چھترپور مہاراجہ صاحب دتیا راجہ صاحب دہار رانا صاحب دہولپور نوابصاحب دوجانہ راجہ صاحب فریدکوٹ مہاراجہ صاحب گوالیار نظام الممالک حیدراباد مہاراجہ صاحب اندور مہاراجہ صاحب جی پور

مہاراجہ صاحب کشمیر وجمون نوابصاحب جاورہ مہاراج رانا صاحب جہلاوڑ
راجہ صاحب جنید راو صاحب جگنی مہاراجہ صاحب جودہ پور نواب
صاحب جوناگڈہ سروار کلسیا مہاراجہ صاحب قرولی میر مراد علیخان صاحب
والی خیرپور راجہ صاحب خیروند مہاراجہ صاحب کشن گڈہ مہنت کندکا
راجہ صاحب کوچ بہار نواب صاحب لوہارو مہاراجہ صاحب میسور نواب
صاحب مالیر کوٹلہ راجہ صاحب منڈی ٹہاکر صاحب مروے
راجہ صاحب نابھہ راجہ صاحب ناہن مہنت صاحب نندگانون جام صاحب نوانگر
جاگیر دار صاحب پالدیو راجہ صاحب پنا مہاراجہ صاحب پالودی ٹہاکر صاحب
پپلوودہ راجہ صاحب راج پپلہ راجہ صاحب رتلام مہاراجہ صاحب
ریوان راجہ صاحب سمتھر راجہ صاحب سکیت راجہ صاحب ٹہری
نوابصاحب ٹونک راو صاحب ٹوری فتحپور مہارانا صاحب اودی پور
مہاراجہ صاحب اورچہ

جسوقت بندگان حضور ویسرائے بہادر وگورنر جنرل ہند نے جشن گاہ
کہ وہی سجدہ گاہ مین قدم رنجہ فرمایا افواج موجودہ نے شاہانہ سلامی کا اداب
دکہلایا حضور ممدوح نے سواری سے اوترکر سرزمین مسرت قدیم رکہا نقیبان

خوش گلو کا ترنم بجا بہر بینڈ باجی گرہ بینڈ مارچ نے شور مبارکباد مچایا تخت شاہنشاہی پر قدم رکھتے دعائیہ گیتیون نے باب اجابت تک غلغلہ پہنچایا گارڈ آف آنر جو یمین و یسار حاضر تہا اوسنے پریزنٹ آرمز کی سلامی ادا کی بخت و دولت نے ہمایون فالی کی دعا کی افسر نقیبان شاہنشاہی نے اشتہار انگریزی نہایت خوش الحانی اور بلند آواز سے سنایا بعدہ فارن سکرٹری کی زبان سے اردو ترجمہ جمیع حاضرین کی سماعت مین آیا اور حضور وایسرائے بہادر نے یہ اسپیچ فرمائی — ط

تقریر بے نظیر حضور عالی متعالی جناب والا خطاب نواب گورنر جنرل وایسرائے کشور ہند بہادر بخیمہ گاہ فلک بارگاہ دہلی

جشن نوروزی اعنی یکم جنوری سنہ [illegible] عیسوی

۱۸۵۸ عیسوی کے نومبر مہینے کی پہلی تاریخ ایک اشتہار حضرت ملکہ معظمہ انگلستان کے حضور سے جاری ہوا تہا جسمین روسا و رعایای ہند کی نسبت ایسے اقرار الطاف و مرحمت شاہانہ کے حضرت ممدوحہ کیطرف سے تہے کہ اوس تاریخ سے اج تک وہی لوگ اونکو ملکی امور مین سند بی بہا سمجھتے ہین -

اسوقت جو سب اقرار حضرت ملکہ معظمہ کیطرف سے ہوئے تہے کہ جنکی اقرار کو کبھی لغزش نہین ہوی ہے اب ہماری زبان سے اون اقراروںکا مستحکم کرنا کچہہ حاجت نہین رکہتا اور ان اٹھارہ برس کی سرسبزی روزافزون سے یہ اقرار سب ثابت ہو گیے اور یہ جلسہ عظمی اون اقراروں کے تکمیل کے ظاہر دلیل ہے اس سلطنت کے روسا و رعایا جو کہ اپنے اعزاز موروثی مین نے خلل متمتع اور اپنے اپنے مصالح واجبی کی پیروی مین محفوظ رہے ہین اونکے لیے گذشتہ زمان کی یہ سخاوت اور معدلت آیندہ کیواسطے کفیل کامل ہوئے -

اب ہم لوگ حضرت ممدوحہ نے جو خطاب قیصر ہند اختیار فرمایا ہے اوسکے اعلان کے لیئے جمع ہوئے ہین اور اس ملک مین حضرت ممدوحہ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے مجھے لازم ہے کہ حضرت ممدوحہ کی عنایات دلی کو جنکی باعث یہ لقب العالیات اور منصب موروثی کے اوپر حضرت ممدوحہ نے اضافہ فرمایا ہے بیان کرون و

منجملہ ممالک حضرت ممدوحہ جو تمام دنیا مین کرہ ارض کے ساتوین حصہ پر مشتمل ہے اور تیس کرور باشندگان اوسمین بستے ہین اونمین سے اور کسی مملکت پر اس عظیم و قدیم سلطنت سے زیادہ توجہ نہین رکھتے ہین۔

ہر وقت اور ہر جگہہ قابل اور کارگذار ملازم لوگ انگلند کے سلاطین کی خدمت بجا لاتے رہے ہین لیکن اون سے جنگی دانائی اور شجاعت سے ملک ہند کی سلطنت حاصل ہوئی اور قایم رکھی گئی اور کوئی زیادہ نام آور نہین ہوئے۔

اس مہم عظیم مین جسمین حضرت ملکہ ممدوحہ کی کل انگریزی اور دیسی رعایا نے اچھی طرح سے اتفاق کئے ہین حضرت ممدوحہ کے بڑے بڑے متعہدان اور متعلقان بہی ہواخواہی کی راہ سے معین ہوئے اونکی سپاہ جنگ کی محنت اور فتح مین حضرت ممدوحہ کی افواج کے ساتھ شریک ہوئے ہین اور اونکی وفاداری اور دانائی دولت حضرت ممدوحہ کی امن وامان کے فواید کو قایم رکھنے اور اوسکے عام کرنے کے لیئے کارگر ہوئے ہے اور اونکا حاضر ہونا آج جو حضرت ممدوحہ کے خطاب قیصری کے اختیار فرمائی کا روز مبارک ہے اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ممدوحہ کی حکمرانی کی ملایمت اور سلطنت کی یگانگت سے وہ لگاو رکھتے ہین حضرت ممدوحہ اس سلطنت کو جو اونکے اسلاف سے حاصل اور اونکی ذات مقدس

سے قیام پذیر ہوئی ہے ارث جلیل لائق اسکے کہ محفوظ رہے اور اونکی اولاد ہمیشہ
بہبودی سمجھتی ہین اور اوسکو اپنے قبضہ اقتدار مین رکھنے سے اپنے اوپر یہ عین فرض
جانتے ہین کہ اپنے بڑے اقتدار کو اس ملک کی رعایا کے بہبودی کے لیئے اور
اونکے روسا متعلقان کے حقوق پر نظر دقیق رکھکر کام مین لاوین ۔

اسواسطے حضرت ممدوحہ کا یہ ارادہ ملوکانہ ہے کہ اپنے القاب پر اور ایک لقب بڑہاوین
جو آیندہ کے لیئے سب روسا اور رعایاے ہند کے واسطے دایا اس بات کا نشان
ہو کہ مصالح طرفین متحد اور اس دولت کی ہواخواہی اونپر واجب ہے ۔

وہ سلسلہ خاندان جنکی حکومت ہند کو تبدیل اور ترقی دینے کے لیئے خداوند
کریم نے اقتدار سلطنت برطانیہ کو اس ملک مین مقتدر کیا سلاطین عظام اور نیک
سے خالی نتہا ولیکن اونکے جانشینون کے انتظام ملکی سے اونکی ممالک کے
امن و امان اندرونی حاصل نہوتے اور علی الدوام تنازعہ برپا رہا اور ہمیشہ اختلال آگیا
ضعیف اور کمزور لوگ اسیر دام اقویا اور دوسرے اقویا مغلوب ہواے نفسانی ہوتی
گیئے اسطرح تواتر سیلاب خونریزی اور خصومت درونی کے تزلزل سے
خاندان عالیشان تیموریہ خراب ہوکر بالآخر تباہ ہوگیا کیونکہ اون سے ممالک مشرقی
کی کچھہ ترقی نہو سکے ۔

اندنون بسبب حمایت احکام حضرت ملکہ معظمہ جسمین کسی ملت ومذہب کا فرق

نہین ہے حضرت ممدوحہ کی ہر ایک رعیت امن وامان کے ساتہ اپنے گذران

کر سکتے ہین ہر فریق کو عدم تعصب سرکار ممدوحہ کے سبب اسبات کی اجازت ہے

کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کے رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصریٔ

دراز کیا جاتا ہے وہ ستانے اور دبانے کے لیئے نہین ہے بلکہ حمایت اور ہدایت کے

لیئے ہے کل ممالک کی ترقی اور صوبجات کی سرسبزی روز افزون ہے سے

انتظام سرکار انگریزی کا نتیجہ ہر جگہ ظاہر وباہر ہے۔

اے منتظمان برطانی ووفاداران عہدہ دار سرکار انگریزی آپ لوگون کے دوامی

محنتون سے علی الخصوص اکثر اچہے اچہے نتیجہ حاصل ہوے ہین اور مین آپ

لوگون پر اولاً حضرت ممدوحہ کی طرف سے اون مسرت اور اعتماد کو ظاہر

کرتا ہون۔

اپ لوگون نے اپنے اپنے سب معزز متقدمین کے مانند اس سلطنت عظمی کے

فایدے کے لیئے محنت اوٹہائی ہے اور اس امر مین آپ لوگ ہمت مستمرہ

اور حسن صداقت اور جانفشانی کو جسکی نظیر تواریخ مین لنظر نہین آتی برابر

کام مین لائے ہین

ناموری کے دروازے ہر شخص کے لیے کھلے نہین ہین لیکن نیک کاری کا
موقع اوسکے طالب کو ہمیشہ حاصل ہوسکتا ہے کم اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی
سرکار اپنے ملازمون کے منصب کی ترقی جلد جلد کرسکے ولیکن مجھکو یقین حاصل
ہے کہ سرکار انگریز بہادر کی کارگذاری مین خدمت سرکار او ذاتی جانفشانی و غیرت
و مواجب شخصی کے امید سے ہمیشہ زیادہ محرک ہوگیے ہمیشہ ایسا ہوتا ایا ہی
اور آئندہ بہی ایسا ہی ہوگا کہ ہند کے انتظام مین سے مہمات اور امور فایدہ مند
کا بڑا حصہ نہ بڑی بڑے صاحبان منصب جلیل سے متعلق رہا اور نہ کبھی رہیگا
مگر اون صاحبان ضلع سے جنکی ہوشیاری اور ہمت ہر کل انتظام کا اچھا ہونا
بالخصوص موقوف ہے -

حضرت ممدوحہ کی توصیف اور تحسین اپنے ملازمان اہل قلم اور اہل سیف کے
حق مین جو تمام ہندوستان مین ایسے نازک وقت اور مشکل خدمات کو بخوبی بجالائے
اور بجالاتے ہین جس سے اور زیادہ نازک اور مشکل کام سب سے زیادہ رعایا ے
معتمد علیہ کو سرکار کیطرف سے مفوض ہو سکے ہین اوسکے بیان مین مبالغہ نہین کر سکتا

ای اہل قلم و اہل سیف

جو کم سنی مین ایسے مناصب اختیار پر مقرر ہوکر جانفشانی

ممالک ہند کا امن و امان اور سرسبزی باقی رہے -

اے والنٹیو سپاہیو ٹ ز

آپ لوگون کی کوششین جو ہواخواہی اور کامیابی کے ساتہ ظہور مین آئی ہین تاکہ اگر ضرورت پڑے تو افواج نظامی کے ساتہ متفق ہون اس لایق ہین کہ انہن لفظ مبارک مین اونکی دلی ستائش کیجائے -

ای اس سلطنت کی روسا و امرا

جنکی خیرخواہی استواری کا کفیل اور جنکی بہبودی جلالت کا منبع ہے حضرت ممدوحہ اپ لوگون کے اسی آمادگی پر کہ اگر کبھی کوئی حملہ اور تہدید سلطنت کے مصالح پر واقع ہو تو اپ لوگ اونکی حفاظت کرینگے اس پر بڑے اعتماد کے ساتہ تحسین و افرین فرماتے ہین مین حضرت ملکہ معظمہ کے طرف سے اور اونکے نام سے آپ لوگون کو اس مقام دہلی کے آنے پر مرحبا کہتا ہون اور آپ لوگون کے اس جلسہ عظیم مین شامل و شریک ہونے کو دلیل ظاہر آپ لوگون کی عقیدت و خیرسگالی نسبت سلطنت انگلستان پر جو بروقت تشریف فرمائی جناب پرنس آف ویلیس بہادر کی اس ملک مین اوس واضح طور سے ظہور مین آئی تہے جانتا ہون

حضرت ممدوحہ اپنے مصالح کو عین آپ کے مصالح تصور فرماتے ہیں اور
واسطے موکد کرنے اخلاص اور دوام کرنے اس روابط مستحکم کے جو اتفاق حسنہ
سے مابین سلطنت انگلستان اور انکے متعلقان اور متعہدان کے ہے حضرت
ممدوحہ نے بطیب خاطر خطاب قیصری اختیار فرمایا ہے جسکا آج میں اعلان کرتا ہوں

اے ملکی رعایاے حضرت قیصر ہند

اس سلطنت کی حالات موجودہ اور آسکے مصالح و آمیہ اسباب پر مقتضی ہیں یہ
کہ اسکا اہتمام اور انتظام اعلی ایسے اہلکاران انگریزی کو مفوض ہو جو کہ اس تدبیر
کے اصول سے تعلیم یافتہ ہوئے ہیں جنکی تعمیل حکومت قیصرانہ کے تسلسل
کے لیے لازم ہے اون مدبران کی اختراعات عاقلانہ سے ہند کی ترقی متعلق
تمدن کے امور میں جو کہ اوسکی ملکی عظمت کو لازم ہے اور قوت روز افزون کا
منشاء وابستہ ہے اور عرصہ دراز تک انہیں کے ذریعہ سے فنون اور علوم اور
آداب مغربی کہ جو باعث فوقیت حال ممالک یورپ صلح و جنگ میں ہے ممالک
مشرقی کیطرف اوسکے باشندگان کے فائدہ عام کے لیئے مروج و جاری
ہوا کرے لیکن آپ لوگ جو ہند کے رہنے والے ہیں جو کچھ آپ کی قوم اور مذہب

ہو یہ مسلم ہے کہ اس ملک کے انتظام مین جس مین اپ بستے ہین انگریزی
رعایا کے ساتھ اپنے اپنے استعداد کے موافق ایک بڑے حصہ مین شریک ہونیکا
حق رکھتے ہین اس حق کے بنیاد عین انصاف پر ہے اور اسکو بڑے بڑے مدبران برطانیہ
ہند نے مکرر تسلیم کیا ہے اور یہی ضوابط شاہی پارلیمنٹ سے ثابت ہے اور
گورنمنٹ ہند نے بھی اپنے حفظ پر توقیر کے ساتھ اور اپنی تدابیر ملکی کے کل مقاصد
کے موافق سمجھ کر تسلیم کیا ہے اسلیئے انڈیا گورنمنٹ مسرت اور خوشی کے ساتھ
دیکھتی ہے کہ چند گذشتہ سالون مین مردمان ملکی کی خدمت گزاری کے اوضاع مین
خصوصاً جو مناصب اعلیٰ پر مامور ہین بڑی ترقی ہوئی

اس سلطنت عظمی کا انتظام بہت لوگون سے جو اس مین شریک ہین اس بات کا مقتضی ہے
کہ نہ فقط تیز فہمی سے بلکہ ایسے صفات جنکی واسطے اخلاق حمیدہ او صفات مجلس ضرور
ہے منصف ہون اسلیئے جو لوگ خاندان اور درجہ اور اقتدار موروثی کے سبب
اب لوگون مین بالطبع مقدم ہین علی الخصوص انہین پر واجب ہے کہ اس تعلیم کو قبول -
کرنے سے جو محض اس سے ان اصول کو جنہین دولت ملکہ معظمہ قیصر ہند
برابر قایم رکھتی ہے سمجھین اور عمل مین لاوین اور خود اور اپنے اولاد کو اس معزز
خدمت کے لیئے جسکے راہ انکے واسطے کھلی ہے سزاوار بناوین اپ سبب

لوگون پر واجب ہے کہ امور ریاست مین اپنے واسطے وفاداری اور بیغرضی اور
انصاف اور صدق اور متانت کو جو اخلاق ملکی کے غایت ہے نصب العین
رکھین اس صورت مین حضرت ممدوحہ کے دولت اب لوگون کی اعانت وامداد انتظام
کے امور مین خوشی کے ساتھ طلب کرینگے چونکہ سلطنت مذکور کل کرہ ارض پر جسمین
انکا اقتدار ثابت ہے بہ نسبت اطاعت اون لوگون کے جو رضامندی سے بالاتفاق
تخت کی حفاظت مین جانفشانی کرتے ہین اس سبب سے کہ اوسمین اپنی دائمی بہبودی
جانتے ہین قوت فوجی پر کم اعتماد رکھتے ہین ۔ حضرت ممدوحہ کمی نور ریاستون
کے فتح یا ممالک قرب وجوار کے انضمام سے اپنی سلطنت ہندیہ کے ترقی نہین
سمجھتے ہین بلکہ اسبات مین کہ انکی رعایاے ہند اس اقتدار ملایم اور عادلانہ کو بے خلل اور
متصل جاری کرنے مین رفتہ رفتہ ہوشیاری و دانشمندی کے ساتھ شریک ہون
بہرحال انکی غرض اور فرض انکے اپنے سلطنت پر منحصر نہین حضرت ممدوحہ بخلوص
نیت یہ خواہش رکھتے ہین کہ اون ممالک کے حکمرانون سے جو اس سلطنت کی حدود پر
ہین اور بہ ظل حمایت اس سلطنت اس خواہ کے مدتون سے مستقل رہے ہین
کمال موالفت اور دوستی کا رابطہ مستحکم رکھین لیکن اگر کبھی سلطنت کی امن وامان کو
بیرونی تہدید کا خطرہ ہو تو قیصر ہند اپنی اس ممالک موروثی کی حمایت فرمائی منظور

کسیطرح قاصر ہنین اگر کوئی بیرونی دشمن دولت انگلشیہ ہندیہ پر حملہ کری تو گویا وہ تمام

ممالک شرقیہ کی ترقی و سرسبزی سے عداوت رکھتا ہے اور اس صورت مین حضرت

ممدوحہ کو اپنی ممالک کے سرمایہ غیر محدود سے اور اپنے متعہدان اور متعلقان

کے شجاعت و وفاداری اور انکے رعایا کی محبت و خیرخواہی سے کل اقتدار

حاصل اور موجود ہے کہ ہر یک حملہ آور کو دفع کرین اور سزا دین -

اس ہنگامہ مین اس سلاطین اقصاے عالم شرقی کے وکلای مطلق کا حاضر ہونا

جنہون نے اپنے اپنے طرف سے حضرت ملکہ معظمہ کو اس تقریب مبارک کے

جو آج ہو رہی ہے تہنیت بہجوائی سرکار ہندیہ کی صلح آمیز اور اوسکے کل ممالک

قرب وجوار کے ساتھ ارتباط دوستانہ رکھنے کے دلیل ظاہری مین یہ چاہتا ہون

کہ حضرت ممدوحہ کے سرکار ہندیہ کی طرف سے اس جلسہ قیصریہ مین عالیجناب

خان قلات کو اور اون سفیرون کو جو اس مسافت بعید سے آئے ہوئی ہین تاکہ حدود

انگریزی مین قیصر ہند کے متعہدان ایشیا کی طرف سے وکالتاً حاضر ہون اور

بہی ہمارے مہمانان معزز ہند انسی گورنر جنرل مقام کو اور بہی صاحبان قنسل

دول خارجہ کو مرحبا کہتا ہون

اے روساء و رعایای ہند

اب مین مسرت کے ساتھ اپ لوگون کو یہ فرمان والاشان جواپ لوگون کے قیصر ملکہ
معظمہ نے اپنے شاہی اور قیصری نام سے اپ لوگون کو آج بھیجا ہے سناتا ہون یہ
عبارت ہے جو آج صبح کو حضرت ممدوحہ کی طرف سے تار کے ذریعہ سے مجھے بھیجی۔
مابدولت وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ کے ملکہ قیصر ہند اپنے نائب السلطنت
کے معرفت اپنے سب ہمارون اہل قلم واہل سیف کو اور کل امرا اور روسا و رعایا کو جو دہلی
مین اسوقت مجتمع ہین اپنا شاہی اور قیصری مرحبا مرحمت فرماتے ہین اور اپنے توجہ
دلی اور شفقت شاہانہ پر سلطنت ہند کی رعایا کو یقین دلاتے ہین مابدولت نے
نہایت خوشی سے اسبات کو ملاخطہ فرمالیاہی کہ یہ لوگ ہمارے فرزند دلبند
کے خیر مقدم مین کس درجہ مراسم تہنیت کو عمل مین لائے اور یہ دلیل انکے وفاداری
اور عقیدت کے نسبت ہمارے خاندان اور تخت کی ہمارے دل مین بہت اثر
پیدا کیا مابدولت کو امید ہے کہ اس روز مبارک کے باعث روابط محبت ہمارے
اور ہمارے رعایا کے درمیان زیادہ مستحکم ہون اور ہر ایک اعلے وادنے
اسبات کا یقین کرے کہ ہمارے تحت حکومت مین ازادگی اور عدل اور انصاف
اصل اصول انکے واسطے ٹھہرایا گیا اور یہ کہ مابدولت کے سلطنت مین اونکی
خوشی کی افزایش اور اونکی سرسبزی کی ترقی اور انکی بہبودگی زیادتی

مدام مد نظر ہی۔

مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ مرحمت آمیز کے بڑی قدر کرین گے۔

خداوند کریم جناب وکٹوریا ملکہ متحدہ قیصر ہند کو

سلامت باکرامت رکہی

مین بعد توپخانہ برق انداز سے ایکسو ایک ضرب کی شاہانہ سلامی سر ہوئی جسکے شور و شغف سے ساکنان عرش برین کو اس جشن مسرت کی خبر ہوئی بندوقون کی صداے دلنواز نے اپنا شور دکہلایا طنطنہ شاہنشاہی زمین و آسمان پر گرم فرمایا شاہی نشان اوڑایا گیا بین باجا بجایا گیا اختتام اڈریس پر غلغلہ تہنیت چاردانگ عالم نے مچائی حاضرین دربار سروقد نظر آے اور مہاراجہ صاحب سندہیا اور نواب سالار جنگ اور مہاراجہ صاحب جی پور اور بیگم صاحبہ بہوپال اور مہاراجہ صاحب کشمیر نے اوٹہ کر مبارکباد سنایا اعانت اور فرمانبرداری کا کلمہ زبان پر آیا اوسوقت عیش و خرمی کے عجب آثار تہے در و دیوار سے قہقہہ سرور پیدا رہتی۔

غزل

نوبت زن آسمان کو شنگ
زد بر دہل نشاط چوبک

الحان مغنیان نمک ریز
بر زخم دل بزرگ و کوچک

جان بخش جہان نوای طنبور
دل خوش کن خلق بانگ دنبلک

گلبانگ خوش ترانه سنجان
برخاک تر تخت آب شارک

برنا پئے چیدن گل عیش
دامان نگاه کرده پہنک

پیر از پے دید جشن این روز
بر چشم فزوده چشم عینک

شادی زمانه نام غم کرد
از صفحهٔ دہر یک قلم حک

این جشن سعید باد یارب
بر جملهٔ جہانیان مبارک

غمیر از تو رسا که بر سر آید
زینسان غزلے لطیف و نغزک

اشتہارات سراپا افتخارات

یکم جنوری ۱۸۷۷ع کے بعد سے ہندوستان کے حدود کے اندر حضور قیصر ہند کا آداب سلامی ایک سو ایک ضرب توپ سر ہونے پر قرار پایا

اور حضور ویسراے بہادر ہند کی سلامی مین لعب فیرنگی سلامی نے ظہور پایا
اور روساے ہند کی سلامی لعب فیر حسب ذیل مثلاً بعد مثلاً منظور ہوئے

لعب

مہاراجہ صاحب بروده	نظام الملک حیدرآباد	مہاراجہ صاحب میسور

اور ان روسا ہند کی سلامی حین حیات مفصلہ ذیل منظور فرمائی خطہ ہندوستان کی عزت وحرمت بڑہائی۔

لعب

مہاراجہ صاحب دلیپ سنگہ سی ایس ائی	مہاراجہ سوائے رام سنگہ بہادر جی سی ایس ائی جی پور
مہاراجہ جیاجی راو سندیہ بہادر جی سی ایس ائی گوالیار	مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر جی سی ایس ائی جمون و کشمیر
مہاراجہ توکاجی راو ہولکر جی سی ایس ائی اندور بہادر۔	سری راما ورجی بہادر جی سی ایس ائی ٹراونکور۔
مہارانا سجن سنگہ بہادر اودیپور	

لعب

نواب منصور علیخان صاحب	ناظم بنگال	مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر	. جودہپور
مہاراجہ سر جنگ بہادر جی سی بی و جی سی ایس ای	[illegible]	مہاراجہ رگہو رای سنگہ بہادر جی سی ایس آی	ریوان

مب

نواب عالیجاہ امیر الملک .	[illegible]	نواب سر سالار جنگ بہادر جی سی ایس ائی	[illegible]
نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر .	وزیر حیدرآباد	مہاراجہ پرتہی سنگہ بہادر	کشن گڈہ
نواب محمد ابراہیم خانصاحب بہادر .	[illegible]	مہاراجہ مہندر پرتاپ سنگہ بہادر .	اورچہہ

دب

شہزادہ اعظم جاہ ظہیر الدولہ بہادر .	ارکٹ	راجہ بخت سنگہ جی ٹہاکر .	بہاونگر
قدسیہ بیگم صاحبہ .	بہوپال	راجہ مانسنگہ جی .	درنگدرا
نواب محبت خانصاحب .	جوناگڈہ	سری رہناجی جام	نوانگر
نواب کلب علیخانصاحب بہادر جی سی ایس ای	رامپور		

مدع

مہاراج ادھیراج مہتاب چند بہادر	.	بردوان	راجہ رگھبیر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی		جنید
راجہ ہیرا سنگھ بہادر	.	نابھہ	سر روپ پرتاب سنگھ بہادر کی سی ایس آئی		پنا
رانی وجایا باتیمی بکھتا بوی امونی نائے	.	تانجور	راج ماناسلطان بہلو کی سی آئی ای		وزیانگرام

مع

عمر بن صالح بن محمد نقیب بکلہ	.	.	عوض بن عمر القعیطی جمعدار شہار	.	.

لہ ع

نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر	.	مالیر کوٹلہ	وگیجی ٹھاکر صاحب	.	مروی
پرتاب شاہ صاحب آجہ	.	ٹیرہی	.	.	.

لعہ

سری نراین دیوجی رام دیوجی	مہاراول	باسدہ	راجہ رگھبیر پال صاحب	.	بروندہ
مہاراجہ صاحب سر درگیجی سنگھ بہادر	.	بلرام پور	سری گلاب سنگھ امر سنگھ جی	مہاراول	دہرم پور
جی سنگھ جی	ٹھاکر صاحب	دہرول	لیگوتا سنگھ جی ٹھاکر صاحب	.	کنڈال

شیدی ابراہیم خان نواب	؍	جھنجرہ	راجہ اودت پرتاب دیو	؍	خروند
راو امر سنگہ بہادر	؍	الجی پور	ٹہاکر جسونت سنگہ	؍	نمری
راجہ رگہبر سنگہ	؍	مہیر	ٹہاکر مور سنگہ جی	؍	بنسیانا
ٹہاکر باوجی	؍	رجکوٹ	سلطان	؍	سکوترا
شیدی عبد القادر محمد یعقوب خان	؍	نواب سوجین	واجی راج ٹہاکر صاحب	؍	دودن
بینی سنگہ جی راجہ صاحب	؍	ویکانیر		؍	؍

معززان خطاب کونسلی امپرس یعنی مشیر قیصر ہند

انریبل سر آے جے ارتہہ ناٹ صاحب کے سی ایس آئی ممبر کونسل حضور ویسرا بہادر
انریبل ای سی بیلی صاحب ۔ سی ایس ای ممبر کونسل گورنر جنرل بہادر ۔
حضور رام سنگہ مہاراو راجہ بوندی ۔
حضور عالی نسب رچرڈ ٹمپل تیگونٹ کیمبل جی سی ایس اے ۔
ڈیوک آف بکنگھم و چانڈوس ۔ گورنر مدراس ۔

حضور رنبیر سنگھ جی سی ایس آئی والی جموں و کشمیر۔

آنریبل کرنیل سر ای کلارک صاحب کی سی ایم جی سی بی ممبر کونسل گورنر جنرل بہادر

آنریبل سر جارج کوپر صاحب بیرنٹ سی بی لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

آنریبل سر رابرٹ ہنری دیوس صاحب کی سی ایس آئی لفٹننٹ گورنر پنجاب۔

حضور مہاراجہ جیاجی راو سیندہیا جی سی ایس آئی والی گوالیار۔

حضور جنرل سر ایف پی ہنیس صاحب کی سی بی کمانڈر انچیف ہندوستان۔

آنریبل اے ہابوس کیوس ممبر کونسل گورنر جنرل بہادر۔

حضور مہاراجہ تکاجی راو ہولکر جی سی ایس آئی والی اندور۔

حضور مہاراجہ رام سنگھ جی سی ایس آئی والی جیپور۔

حضور مہاراجہ رگھبیر سنگھ جی سی ایس آئی والی جنید

آنریبل میجر جنرل سر ایچ ڈبلیو نارمن صاحب کی سی بی ممبر کونسل گورنر جنرل بہادر۔

حضور نواب کلب علیخان جی سی ایس آئی والی رام پور

آنریبل سر جی اسٹیرچی صاحب کی سی ایس آئی ممبر کونسل گورنر جنرل بہادر۔

آنریبل سر آرٹمپل صاحب بیرنٹ کی سی ایس آئی لفٹننٹ گورنر بنگال۔

حضور راما ورما جی سی ایس آئی مہاراجہ ترانکور۔

سر ڈی اے ودہوس صاحب جی سی ایس آئی کی سی بی گورنر بمبی

عطای تمغہ

نائٹ گرینڈ کمانڈر

حضور رام سنگہ مہاراو راجہ بوندی
مہاراجہ آئیشری پرشاد سنگہ بنارس

مہاراجہ صاحب جسونت سنگہ بہادر والی بہرتپور
اعظم جاہ ظہیر الدولہ بہادر شہزادہ ارکاٹ

نائیٹ کمانڈر

حضور شیواجی چہتر اپتی راجہ کولاپور
مسٹر جیمس فٹس جیمس صاحب بہادر کونسلر اور سابق ممبر کونسل گورنر جنرل بہادر ہند
راجہ انند راو صاحب پوار والی دہار
ارتہر ہاب ہوس صاحب کونسلر اور ودیم انریری ممبر کونسل ہند
مہاراجہ مان سنگہ جی والی ورنگدرا
اوورڈ کلائو بیلی صاحب بنگال سول سروس اور تیسری آنریری ممبر کونسل گورنر جنرل ہند

جام شہری و ساجی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والی توانگر

سر جارج الی سر وس کو پر بیرنٹ سی ای بنگال سول سروس لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی۔

ریرائیڈ مرل رجنالد جان بگدالد صاحب کمانڈر انچیف فوج بحری ہندوستان۔ ۔ ۔

کمانین اسٹار آف انڈیا

سید فتح علیخان بہادر نواب بنگا تاپلی ۔ ۔ ۔

سر جان ہنری مارس صاحب بنگال سول سروس و چیف کمشنر ملک متوسطہ۔

دیوان جوالا سہای صاحب دیوان کشمیر۔

ڈیلی اسٹوکس صاحب سکرٹری گورنمنٹ لیجس لیٹو دیپارٹمنٹ

راو صاحب وشوناتھ نراین منڈلک ممبر کونسل گورنر بمبی۔

جارج تھارن ہل صاحب مدراس سول سروس و اول ممبر بورڈ ریونیو مدراس۔

بابو کرشناسن گرہ قایم مقام ڈپٹی کمشنر

اگسٹس ریورس طامس صاحب بنگال سول سروس قایم مقام چیف کمشنر برٹش برہما

اعظم گورشنگر اودہر سنگہ جنت اڈمنسٹر تر بھاونگر۔

ٹامس ہنری تھارنٹن صاحب بنگال سول سروس قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ فارن ڈپارٹمنٹ

تاتاشیا شاستری دیوان تراونکور —

الکزنڈر مکارن ہنیت صاحب بنگال سول سروس ڈاکٹر جنرل پوسٹ آفس

بخشی کھمان سنگھ کمانیر افواج مہاراجہ ہولکر اندور

ہنیوود ورگرافت ہوپ صاحب بمبی سول سروس قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ صیغہ

مال وکاشتکاری وتجارت —

حضرت نورخان وزیر جاورہ —

چارلس ہتیافلی ٹنکاف صاحب بنگال سول سروس قایم مقام کمشنر پولس کلکتہ

سیٹھ گوبند واس متھرا

میجر ٹامس کینڈی محکمہ بمبی الولد —

دوسابھای فرامجی دوم مجسٹریت پولس بمبی —

میجر رابرت گروسینیہ پون بنگال استاف کور —

کپتان بولد جان ہربرت کری بنگال اسٹاف کور —

کپتان بری یوس نیولین کوک ناری بنگال ہٹاف کور ڈپٹی کمشنر کوہاٹ

جارج کرشنفر مولزورتھ برودن صاحب —

ایم وی باشندہ انڈنبرا سابق ملازم بمبی میڈیکل سروس

جارج وش کلر صاحب اکونٹنٹ جنرل ملیٹری ڈیپارٹمنٹ کلکتہ۔

ایڈون ازملڈ صاحب پرنسپل سابق کالج پونا۔

نخلخہ خطاب

۱۸

حضور مہاراجہ سیاجی راو گیکوار برودہ حضور مہاراجہ جیاجی راو سندہیا والی گوالیار حضور مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر جموں وکشمیر	فرزند خاص دولت انگلشیہ حسام السلطنت اندر مہندر بہادر سپر سلطنت ہند
مہاراجہ اجی گڈہ	سوائے
مہاراجہ بجاور	سوائے
مہاراجہ چرکاری	سپہدار الملک
مہاراجہ دتیا	لکندر

مہاراجہ

راجہ انند راؤ صاحب نوار والی دہار

دہور جاے نراین

دیا سنگہ دیو راجہ بوری اڈیسہ

راجہ جوتندر وموہن ٹکور

مہیپ سنگہ صاحب ٹپنہ

راجہ کرشنا سنگہ رئیس سوہن سنک

واقع سیمن سنگہ۔

راجہ چتر سنگہ بہادر والی سمتھر

بہنج دیو راجہ قلعہ کیونجہار اڈیسہ

جگاوندر وناتہ رای شاخ اعلی خاندان تانوز

کشن چند رئیس موہار بخہ واقع اوڈیسہ

انزییل راجہ نرندر اکرشنا صوبہ بازار کلکتہ

راجہ رانا ناتہ ٹکور

مہارانی

رانی ہرا سندری دیبا والی سرسول واقع

بردوان۔

رانی مورت سندری دیبا راجشئی

رانی ہیگین کماری رئیسہ نیدراوان موم

راجہ مشیر خاص بہادر

راجہ سرونکم راؤ کے سی ایس آئی۔

راجه بهادر

راجه رگهبر دیال سنگه راجه بروندا

راجه شیشر مالسا رئیس سرسول ضلع بردوان

راجه هرناته چوهری دیل تهی واقع راج ستی

راجه رام نرنجن چکرتی بیر بهوم

قلق سنگه راجه سرلیه

راجه هربلب سنگه بهادر

راجه منگل سنگه بهنائی رئیس اجمیر

اودی پرتاب دیو راجه خروند

راجه

بابو اجتیا سنگه نزول واقع پرتاب گڈه

راجه بلونت سنگه گنگوانا

راجه وبها سنگه راج گڈه

راو گنگا دهر ارا ماو زمیندار بهالو ضلع گوداوری

هربس چند چودهری میمند سنگه

کهتر موهن سنگه دناج پور

لچهمن سنگه ڈپٹی کلکٹر بلند شهر

ٹهاکر مادهو سنگه سوار واقع اجمیر

بابو بلونت راو رئیس جبلپور

دمارا کمراون کت تباو زمیندار کلاهستی کالی ارکت

دگمبر متر سی ایس ائی کلکته

راو خیر سنگه جاگیردار کیتیا دها ها

کوبل کرشنا صوبه بازار کلکته

کنور هر نراین سنگه هاتهرس ضلع علیگڈه

سر ٹی مادهو راو کی سی ایس ائی وزیر بروده

راجه پرتاب سنگه کشن گن اجمیر

رام نراین سنگه خزا مونگیر
شیام شنکر راو تونیبا
راو صاحب ترہک جی -
کاندو کشور بھکت سہی زمیندار سوکنده واقع اودیسه

شاماننددوے بالا سور
سردار سورج سنگه مجسٹریٹ سی ایس آئی
نانا اہیر راو ناگپور
یدولاپ راو زمیندار اول واقع اودیسه

راو بہادر

راو بخت سنگه بیدله واقع میوار
بھگونت راو بش پانڈی ایچ پور
گوپال راو ہری جج عدالت خفیفه احمد آباد
جلجیونداس خوشحالداس ڈپٹی کلکٹر صورت
راو چھتر پتی جاگیردار علی پوره
کیرو لکشمن چھتری پروفیسر ہتی شنک دکن کالج
گیسوراو بھاسکر ڈپٹی اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کاٹھیاوار
دیوان لال سنگه مختار کار تعلقه بولی کلکٹری
حیدر آباد سنده -

بخت سنگه ٹھاکر پورکارن واقع راجپوتانه
واجی نیلکنته نگرکار پروفیسر انجنیرنگ کالج بمبئی
گوکل جی جهالا جوناگڈه واقع کاٹھیاوار
راو صاحب ہری نراین انسپکٹر پولیس احمد آباد
کیسری سنگه ٹھاکر کجادن واقع راجپوتانه
کھانڈیراو وشوناتھ عرف راو صاحب راسته سردار
درجه دوم دکهن -
خوشھا بھای سراب بھائی دفعدار لوان کاٹھا
لکشمن سنگه راو جلگنی -

ماڈہو او واسدیو مروی مدگر بہار واقع کولاپو
نند سنگہ لال جی کراست پولیٹکل اجنٹ جوناگڈہ
واقع ریوان کانتا -
نراین بہائی رنو دیو کا دایرکٹر سررشتہ تعلیم
شیورام ہید ورنک باشندہ بمبی
راو بہادر سنگہ جاگیر دار توری فتح پور
نہروانگا ماگا ڈام رتہری واقع بسیرا
وانگ راو جنار دن کرتیرن نائب دیوان بروڈا
دامن راو تمبر تنس سررشتہ دار ساونت واڑی

ماکا جی دہی کر بارہی ورنگدرا -
نراین نراو انت متعلقہ خورد ستارہ
برما بہائی ہما بہائی احمد اباد -
شیوناتہ سنگہ ٹہاکر واقع رجپوتانہ
سداسیو رکہناتہ جوشی کر بہائی مندہول
رایل راو دن کامیٹی جج سابق عدالت
حفیفہ وہاڑوار
دہری داس اجیب بہائی دسیائی نرایت گیرام واقع بہیے
واسدیو بابو جی اسسٹنٹ انجنیر تعمیرات سرکار
بمبی -

رای بہادر

ارکٹ نراین سوامی مدلیار منگلور
بابو ہیدیوناتہ پنڈت زمیندار قلعہ ورین واقع گنگ

بابو انودا پرشاد رای مرشد اباد
لالہ ہری داس مقیم حضور بیسرای بہادر

چھبالی سوبھیا اسسٹنٹ کمشنر گرگ -

بابو درگا پرشاد سنگہ زمیندار مادھوبن واقع

چمپارن -

بابو گوپال موہن سرکار خزانچی گورنمنٹ ہاوس

یلا سولا بابہ جیتی منگلور -

انریبل بابو کرشنو داس پال ممبر کونسل بنگال

لچھمن راو ایڈیکانگ حضور مہاراجہ میسور

بابو چودھری رور پرشاد زمیندار بان پور

واقع سنتیا مرہی -

بابو راگھو بلب سنگہ دیو زمیندار نگورہ

بابو اگر جاکٹہ اچارجی زمیندار ستراگاچی میمن سنگہ

بابو اگر انراین سنگہ زمیندار سوبل بہاگل پور

بابو نرایں سنگہ چودھری زمیندار چوراون واقع تاجپور

رام رتن سیٹھہ مہاجن میان میر

انریبل بابو رام شنکر سین ممبر کونسل بنگال

داس مل تحصیلدار سابق ہوشیار پور -

بابو گوکب چند راچودھری جیت گانون

ہیر چند یادوجی ہیڈ کلرک پریسیڈنسی بمبی

رای بکھان سنگہ آنریری مجسٹریٹ امرتسر

کنہیا لال اسسٹنٹ سپرنڈنٹ پولیس پنجاب

ڈاکٹر منگل سنگہ ممبر انجمنی کونسل انور -

پنڈت روپ نراین ممبر انجمنی کونسل انور -

رای صاحب سنگہ آنریری مجسٹریٹ دہلی

راو امراو سنگہ آنریری مجسٹریٹ دہلی

بخشی پرسیا ایڈیکانگ حضور مہاراجہ

صاحب میسور -

بابو نمای چرن سوہن زمیندار کہنا واقع

بالاپور -

ڈاکٹر راجندر لال مترا کلکتہ -

ڈک

راو صاحب

ٹھاکر بہادر سنگھ سودہ ا اجمیر ٹھاکر ہری سنگھ دلولیا واقع اجمیر ٹھاکر کلیان سنگھ مقام جوئیل اجمیر ٹھاکر رنجیت سنگھ بیدن وارہ اجمیر	گوبند راو گرشنا بہا سکٹ کار مادھو راو گنگا دھر مقام جبت ناوس ناگپور رجا مہنت ناگپور ٹھاکر مادھو سنگھ خروا واقع اجمیر۔

راو

بہار مل رٹھوٹ برار مہرواڑہ راجپوتانہ امار ریوت گڑا مہرواڑہ راجپوتانہ	جادو راو باندی بہندارہ۔ انردوہ سنگھ جاگیردار بالدیو واقعہ وسط ہند

رای

بشن روپ سنگھ انسپکٹر پولیس اجمیر	ستیہ چندیل آنریری مجسٹریٹ اجمیر

کوٹھاری جھگن لال سر دفتر صیغہ تالی   مہتا پنا لال وزیر درجہ اولی ریاست میواڑ

وانچارج شاہی خزانہ گمسوڑ

سیٹھ بیربل انریری مجسٹریٹ اجمیر

سردار بہادر

رای سی امین چند جونسل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

سردار

رتن سنگھ باشندہ روتہرس ضلع جہلم انسپکٹر پولیس

ٹھاکر راوت

ٹھاکر ہیرا - پرگنہ دنور مہیسر دارہ رجپوتانہ -

ٹھاکر

لچھمین نراین سنگ کبیرا واقع سنگ بھوم

نواب

احسان اللہ خان بہادر ڈھاکہ

محمد علیخان بہادر چاتوری ضلع بلندشہر

سید عبدالحسین مونگیر

آنریبل میر محمد علی فریدپور واقع بنگال

خان بہادر

عبدالرحیم خان ولد شاہنواز خان ضلع بیتول -

عبدالقادر اسسٹنٹ کمشنر و نون مجسٹریٹ

عضبان زمیندار مونگیر

اولاد حسین باشندہ مقام بہار واقع بہر تیور اسسٹنٹ کمشنر ملک متوسطہ -

مولوی عبداللطیف ڈپٹی مجسٹریٹ کلکتہ

نواب امداد خان کرانچی

بہیکن خان زمیندار پرسولی مغربی ترہت

چتین شاہ اسسٹنٹ سرجن بہادر

دادا رستم جی خورشید جی مودے ہیورتک

قاضی ابراہیم محمد بمبئے

امام الدین بنگلور

نادر محی الدین میسور

محمد جان آنریری مجسٹریٹ امرتسر

محمد علی اسسٹنٹ کمشنر بنگلور

محمد رشید خان چودہری زمیندار میسور راج شاہی

میجر جی کواس جی اسسٹنٹ انجنیر صیغہ

تعمیرات سرکار بمبی ۔

مرزا علی محمد کراچی سندہ

سید مراد علیشاہ باشندہ رہرے

واقع شکارپور ۔

میر نظام علی آنریری مجسٹریٹ اجمیر

بومن سراب جی اسسٹنٹ انجنیر صیغہ تعمیرات

سرکاری بمبا ۔

کرجی رستم جی چیف جسٹس برودہ

داود محمد جیکرانی جیکب اباد

غوث شاہ قادری تکمندار باشندہ

کوہ بابا بودن ۔

جامست جی دہیجی بہای دریا سرامکار

ڈاک بارو بمبی ۔

سید کبیر شاہ درناہر واقع ناگور تعلقہ سندہ

مولوی معصوم میان بالاپور واقع اکولہ

حیدر علیخان میسور ۔

سید محمد ابو سعید زمیندار ٹپہ گیا

قاضی میر جلال الدین بمبا

میر گل حسن حیدراباد سندہ

میر حافظ علی متولی درگاہ اجمیر

پستونجی جہانگیر مہتمم کمشنر بڑودہا	نوشیروان جی کٹل جی احمد نگر بمبئے
پیر بخش زمیندار کھوادر واقع ٹنکاریور	پارومل حیدرآباد سندہ
رستم جی سہراب جی بروج واقعہ گجرات	رحمت خان انسپکٹر پولیس پنجاب
جمعدار صالح ہندے جوناگدہ واقع	قاضی شہاب الدین فنانشل کمشنر بڑودہا
بمبی ۔	ولی محمد باشندہ ڈنگن بھیر کری تعلقہ
	امرت کوٹ سندہ

خاندانی خطاب منظور ہوئے

مہاراجہ سرجی منگل سنگھ بہادر کی سی ایس آئی رئیس گدہور واقع مونگیر کو ۔	مہاراجہ بہادر
دہرم جیت سنگھ دیو برن اودی پور واقع چھوٹا ناگپور کو ۔	راجہ
نواب خواجہ عبدالغنی رئیس ڈہاکہ کو ۔	نواب

شیخ المشائخ

دیوان غیاث الدین علیخان سجادہ نشین اجمیر
ملاذ العلما و ملجا الفضلا
سردار عطر سنگہ بہادر ضلعدار پٹیالہ و ممبر جلسہ علماء پنجاب یونیورسٹی لاہور۔
دیوان بہادر
دیوان گجراج سنگہ جامو وسط ہند۔
دیوان
پنڈت پھول من کی سی ایس آئے
انریری مجسٹریت

نواب عبدالمجید خان صاحب۔

سردار اجیت سنگھ صاحب اٹاری والہ امرتسر۔

آغا کلب عابد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔

کرنیل وہنراج باشندہ کنجاہ واقع گجرات اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر۔

سید ہادی حسین خانصاحب باشندہ دہلی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔

سید قایم علیصاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر۔

رائے مل سنگھ صاحب انریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ۔

سودہی مانسنگھ صاحب باشندہ فیروزپور مجسٹریٹ اور انریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

محمد سلطان خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔

مرزا اعظم بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔

پنڈت موتی لال صاحب کاتھیہ جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔

نواب نوازش علیخان صاحب قزلباش لاہور

دیوان شنکر ناتھ آنریری مجسٹریٹ لاہور

اشتہارات و انتخاب کارروائی گورنمنت لشکر یہ میرٹ

خطاب شاہنشاہی

حضور ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے یہ بات قرار دی ہے کہ ایک معتدبہ تعداد کے قیدی رہا کیے جاوین اور جو مجرم جیلخانجات ہندوستان اور پورٹ بلیر اور جزائر اسٹریٹ مین ہین اونکی میعاد مین کمی کیجاوی پس کارروائی کا عملدرآمد یکم جنوری کو ہوگا یہ کارروای بوجہ مسرت خطاب شہنشاہی کے ہے جو جناب ملکہ معظمہ نے لیا ہے۔

دفعہ ۲ اس خیال سے مندرجہ ذیل درجون کے قیدیون پر جو جیلخانہ مین ہین غور کیا گیا (۱) جو مجرم عام طور کے ہین (۲) سول قیدی (۳) پولٹیکل قیدی۔

عام قسم کی قیدی

دفعہ ۳ - درباره ان قیدیون کے حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے حکم دیا ہے کہ دس فیصدی تک ایسے قیدی جو ہر ایک قسمت مین قید ہین رہا کیے جاوین اور احتیاط کی جاوے کہ جس تعداد کے لوگ رہا ہون وہ ایک انصاف

کے ساتھ رہا کیئے جاوین مگر مندرجۂ ذیل قسم کے قیدی اس رعایت سے

برے ہین (۱) وہ لوگ جنکا چال وچلن بحال قید خراب رہا ہو اور شورہ پشت ہو

رہے ہین (۲) جنکے جرم از قسم ٹھگی وڈکیتی مگر انمین سے جو لوگ بیس برس تک

پورٹ بلیر مین قید رہچکے ہین وہ رہا کیئے جاوینگے لیکن وہ قیدی رہا نہونگے

جنکے رہائی سے کشت وخون کا خیال اور باہمی بدلہ لینے کا اندیشہ ہے ۔

(۳) جو لوگ پیشہ ور مجرم ہین اور ہمیشہ جرم کرکے قید ہوے ہین اور دو مرتبہ

سے زیادہ جیلخانے مین آچکے ہین ۔

دفعہ ۴ ۔ مین مندرجہ ذیل قسم کے قیدی عام مجرمون مین سے خواہ

یورپین ہون یا ہندوستانی واسطے رہائی کے بحساب فیصدی دس فیصدی

منتخب کیئے گئے ہین (۱) وہ قیدی جنکا چال وچلن اچھا رہا ہے ۔

مگر کسی نہ کسی وجہ سے جرم کے مرتکب ہو گیے ہین اور فساد اور قتل شبہ عمد یا حملہ

کے مرتکب ہوے ہین یا وہ عورتین جنہون نے شرم کی وجہ سے اپنے

بچونکو قتل کیا ہے (۲) وہ لوگ جنہون نے اوائل عمر مین جرم کیئے

ہین اور جنکے عادات مین ایسا فرق نہین آگیا ہے کہ وہ درست نہو ۔ (۳)

وہ مجرم جسکا جرم ایک عظیم جرم تھا مگر اب قیدخانہ مین نادم ہین اور اونکا حال چلن

اچھیا رہا ہے - اس صیغہ مین تھوڑے سے وہ قیدی بھی شریک ہو سکتے ہین
جو بیس برس تک قید رہ چکے ہین اور اونکا رویہ اچھیا رہا ہے -

دفعہ ۵ اسطرح کے علم ہدایت لوکل گورنمنٹ کو دی گیئی ہے اور اونکو
لکھا گیا ہے کہ دس فیصدی قیدی رہا ہوتے رہین اور ہر ایک گورنمنٹ اپنے اپنے قسمت مین
ایک ایک افسر واسطے اس کام کے مقرر کرے -

دفعہ ۶ - دربارہ تخفیف سزاے قید کے اون لوگون کیواسطے حکم ہے
جنکی میعاد ایک مہینے یا ایک مہینے سے کم ہے اور جو نصف میعاد کو جیلخانہ
مین بھگتا چکے ہین وہ باستثناے کسی شرط کے یکم جنوری کو رہا کردیئے جاوین

دفعہ ۷ جن لوگون کے سزا ایک مہینے سے زیادہ چھ مہینے تک ہے
اونکی میعاد قید مین پندرہ روز کم دی گئی اور جن لوگون کی سزا قید چھ مہینے سے زیادہ
ہے اونکے قید مین ایک مہینہ کم کردیا گیا ہے اور جن لوگون کے سزا ایک برس
سے زیادہ کے ہے اونکے میعاد مین ہر ایک سال سے ایک مہینہ ابتداے
میعاد سے کم کردیا گیا ہے لیکن یہ احتیاط ہے کہ یہ تخفیف سزا اونہین قیدیون
کیواسطے ہوگی جنکا چال وچلن جیلخانہ مین اچھیا رہا ہے یہ رعایت اون مجرمون
کیواسطے نہین ہے جو دومرتبہ سے زیادہ قید رہ چکے ہین یا وہ قیدی جنکی رہائی سے

لوکل حکام سمجھتے ہین کہ فساد ہوگا - اور بوجہ انتظام لوکل کے اونکی رہائی مناسب نہین سمجھتے ہین -

سول قیدی

دفعہ ۸ - دربارہ سول قیدیون کے حضور ویسراے گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا ہے کہ جو لوگ ایکسو روپیہ کے قرضہ کی علت مین قید ہین وہ رہا کردیئے جاوین اور اونکا قرضہ سرکار ادا کرے گی -

قیدی پورٹ بلیر -

دفعہ ۹ - دربارہ ایسے قیدیون کے جو اس جزیرہ مین ہین سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر نے اپنی فہرست حسب ہدایت سرکار کے تیار کرکے روانہ کی ہی اور اون لوگون کے سفارش کی ہے جو رہائی کے لائق ہین یہ فہرست تیار ہوکر لوکل گورنمنٹون اور اور منظمون کو تقسیم ہوگئی ہین اور ہر ایک مقدمہ پر کامل غور کیا گیا ہے پس بوجہ معلوم ہونے اسباب کے حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے حکم دیا ہی کہ دوسو اٹھتر مرد اور نوی عورتین حبس دوامی بالکل رہا کردیے جاوین اور ۶۰ مرد

اور عورت میعادی قیدی رہا کیئے جاوین اور ایک عیسائی قیدی یہ سب چارسو

چونتیس ۴۳۴ ہوئے -

دفعہ ۱۰ علاوہ رہا کرنے کے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو اختیار دیا

گیا ہے کہ جن قیدیون کا چال و چلن اچھا ہے اونکو امد و رفت کے جزیرہ مین ازاد

دین اور درجہ قیدیون کا بڑہا دین کیونکہ اسطرح کے رعایت سرکار کو منظور

ہے -

دفعہ ۱۱ دربارہ ہندوستانی قیدیون کے جو جزیرہ اسٹریٹ مین قید

ہین عمدہ طور سے تحقیقات کی گیی اور ایک خاص افسر سنگاپور مین مقرر ہوا ہے

کہ گورنمنٹ جزایر سے ان قیدیون کے باب مین خط و کتابت کرے اوس افسر

کا نام مسٹر برادہرسٹ بنگال سول سرونٹ ہے اور جسطرح یہ پورٹ بلیر کے قیدیون

کی فہرست جابجا کی گورنمنٹون کو تقسیم ہوے ہے ویسی ہی فہرست یہان کے

قیدیون کی بہی تقسیم کی گیی ہے پس نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ دو سو اکیس قیدی یہان سے

رہا کیئے گیئے -

دفعہ ۱۲ - مقام سرادک سے چار قیدی ہندوستان کے بالکل

رہا ہوئے اور مدراس مین سات قیدی جزایر اسٹریٹ کے اور بمبی مین

پانچ قیدی رہا ہوے پس اس صورت مین جو قیدی جلاوطن رہا ہوئے اونکی
تعداد چہ سو اکہتر ہے ۔
دفعہ ۱۴۳ تعداد پولٹیکل قیدیان ہند کی بہت کم ہے اور بیشتر ان لوگون
مین سے حقیقت مین قید نہین ہین مگر اون مقامات مین رہتے ہین جو اونکے
واسطے مقرر ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ سردار کشن کنور اور نراین سنگہ کو
جو پنجاب کے ہین ازادی دیجاوے اور اون قیدیون کو بہی جو مختلف جگہونمین
رہتے ہین ۔
دفعہ ۱۴۴ ۔ لوکل گورنمنٹون کو ہدایت ہوگئی ہے کہ یہ قیدی بلا تجربہ
نجاوین بلکہ تہوڑے قیدی بہیجی جاوین اور اگر مناسب ہو تو پولیس
کا گارد بہی ساتہ کر دیا جاوے ۔
دفعہ ۱۴۵ نتیجہ ان حکمونکا اسطرح پر ہوا ۔
حرف اے قیدی جنمین کہ سول و پولٹیکل شامل ہین اور جنکو لوکل
گورنمنٹ نے رہا کیا اونکی تعداد پندرہ ہزار تین سو سترہ ہے ۔
حرف بی وہ قیدی جو پورٹ بلیر مین رہا ہوے ہین
اونکی تعداد چار سو چونتیس ہے ۔

حفرسی جو قیدی جزایر اسٹریٹ اور اور مقامون پر رہا ہوے ہین اونکی

تعداد دو سو تینتیس (۲۳۳) ہے میزان ان سب قیدیون کی پندرہ ہزار نو سو اٹھاسی

ہوے -

حکم ہوا کہ

یہ رزولیوشن واسطے اطلاع کل لوکل گورنمنٹون کے طبع ہوا اور کل مقامات پر بہیجا جاوی — (یعنی گورنمنٹ مدراس اور گورنمنٹ بمبی اور گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی اور اودہ اور ملک متوسط اور برٹس برہما اور میسور اور کرگ اور اسام اور حیدرآباد کے اون ضلعون مین جو سرکار کے پاس ہین - فقط

معافی قصورات

حضور ولیسرای گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل اوس معافی نامہ کے شرطون پر غور کیا جو ۱۸۵۹ مین جاری ہوا تہا —

اب حضور ممدوح بخوشی اسبات کو ظاہر کرتے ہین کہ جو لوگ مستثنی اوس معافی نامہ سے کئے گئے تہے اور سرگروہ باغیون کے تہے وہ اپنے گہرونکو

بلا خدشہ واپس آوین لیکن شرط یہ ہے کہ وہ حکام ضلع کو اطلاع دین اور وعدہ

کرین کہ چال وچلن اچہا رکہین ایسے لوگ اگر اپنے ضلع سے کہین باہر جانا

چاہین تو اونکو حکم ضلع کو اطلاع دینا پڑیگی مگر اسمین خونی اور بڑے بڑے

سرگروہ باغیان اور اس اشتہار سے فیروزشاہ مستثنی نہین کیے گئے ہین جو

فرزند شاہ سابق دہلی کے تہے -

عرضداشت

گورنمنت پنجاب نے عرضداشت واسطے غور حضور ویسرا ے گورنر جنرل بہادر

باجلاس کونسل کے بہیجی تہی اسمین جلسہ علمای یونیورسٹی کالج نے تحریر کیا تہا -

کہ جس روز خطاب شہنشاہ کا خطاب ملکہ معظمہ قبول کرین اوس روز درجہ یونیورسٹی

کالج پنجاب یونیورسٹی کا قرار دیا جاے اور مجاز ہو کہ درجہ عطا کرین

حکم ہوا کہ

گورنمنٹ پنجاب عرضی دینے والون کو اطلاع دے کہ حضور ویسرا ے گورنر جنرل

بہادر باجلاس کونسل اس تجویز کو پسند کرتے ہین اور اسباب مین قانون جاری ہوگا

تاکہ کارروائی ہو۔

تجویز سکہ جدید

بموجب اون اختیارات کے جو حسب دفعہ ۱۱ و دفعہ ۲۴ ضمن ۴ ایکٹ ٹکسال سنہ ۱۸۷۰ء
کے گورنر جنرل کو حاصل ہے حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل ہدایت کرتے
ہین کہ ایک جدید سکہ جاری ہوگا اور اوسپر سکہ وکٹوریا ایمپرس بجای وکٹوریا کوین
لکھا جاویگا یہ سکہ کل روپیہ اور اشرفیون اور پیسون وغیرہ پر ہوگا جو یکم جنوری
بعد بنائے جاوینگی مگر سال عیسوی ان سکون پر اوس سنہ کی حساب سے ہوگا
جس مین یہ بنائے جاوین۔ فقط

حسب الحکم گورنر جنرل باجلاس کونسل۔

آر بی جیمین صاحب سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔

دعوت شاہنشاہی واقع شب یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء

یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ عیسوی کی شبکو ایک شاہانہ دعوت کا جلسہ قرار پایا مہمان عزیز کا

اقتدار و اختصاص بڑہایا اس جلسہ مسرت مین صاحبان گورنر بمبئی و مدراس و صاحبان
لفٹنٹ گورنر و ممبران اکزکٹیو کونسل گورنمنٹ ہندوستان و افسران محکمجات
موجود تہے اور روساے ہندوستانی بہی باموجود تہے او سوقت حضور ویسراے
بہادر نے جناب ملکہ معظمہ انگلستان و قیصر ہند کے تندرستی کا جام نوش فرمایا اور یہ
مضمون بلاغت مشحون زبان فیض ترجمان پر آیا۔

اسپیچ حضور ویسراے گورنر جنرل بہادر

ہم لوگ آج صبح کو ایک ایسی کام کیواسطے جمع ہوئے تہے جو تواریخ مین ہوگا
اور شاید اوس سے بڑہکر اب کوئی کام نہو۔ اس کام سے خطاب اور مدارج
تاج انگلستان مین ترقی ہوئی ہے خطاب سے ظاہر ہے کہ کسقدر قوت ہماری ملکہ کو ہے
اور یہی خطاب تمام ملکون مین مشتہر ہوا ہے یہ خطاب ایسا تہا کہ جناب ملکہ معظمہ ہی
کو موزون تہا اور ہندوستان مین ایک مدت سے ہندوستانیون کی یہی خواہش
پای جاتی تہی جسقدر ہندوستانی تہے وہ کہتے تہے کہ جناب ملکہ معظمہ کو ایسا
خطاب لینا ضرور ہے جسپر ہم لوگ پہر یہان آج شام کو جمع ہوئے ہین کہ اول تم
جناب قیصر ہند کا جام تندرستی نوش کرین۔ اے صاحبو جبکہ جناب ملکہ معظمہ نے

اس خطاب کو لینا چاہا تھا اور وہ اعلی درجہ قبول کرنا چاہتا تھا جو اس خطاب کے متعلق
اور جسکو خدا نے اونہین کے واسطے موزون کیا تھا تو کسقدر منتظم خلقکے
مزاج مین کچھہ خوف نہ تھا کہ اونہون نے اعتراض کیا گو اسمین کوئی ایسی بات
نتھی مگر لوگون کو خوف پیدا ہو گیا حالانکہ اونکو ایسا ہرگز مناسب نتھا سچ تو یہ ہے
کہ سلطنت ہندوستان ایک ایجاد کی ہوی سلطنت ہے اور اسکو ایسا ایجاد کیا ہے
کہ دنیا مین اسکی برابر کوئی سلطنت نہین ہے لیکن یہ مقولہ کہ انسان جو کرے
بتدریج کرے نہایت ٹہیک ہے پس ہندوستان مین جو کام بتدریج ہوتے ہین
اوس سے برکسکو ماننا چاہیئے (حیرم) ۳۱ دسمبر ۱۶۰۰ع کو ملکہ الیزبتہ نے
چند سوداگرون کو جو ہندوستان مین تجارت کرتے تھے ٹہیکہ دیا تھا اور یکم جنوری
۱۸۷۷ع عیسوی کو ملکہ انگلستان نے خطاب قیصر ہندوستان کا لیا پس خیال کرنا چاہیے
کہ رفتہ رفتہ ہم کیا تھے اور کیا ہو گئے اور خدا نے ہمکو ہمارے کامون مین کیسی
برکت عطا کی — جن کمپنی کو ٹہیکہ دیا گیا اب وہ کمپنی باقی نہین ہے (حیرم)
اگر اس سلطنت کو کوئی ایجادی سلطنت قرار دی تو ابتدا سے اور اب تک یہ
ایسی ہی رہی ہے اور ایک اتحاد کا سلسلہ قایم ہوتا چلا آیا — ہندوستان سے
تعلق الیزبتہ اور ملکہ وکٹوریا کا رہا پس ایک نے تو ہندوستان کا ٹہیکہ کمپنی کو دیا اور

دوسرے نے خطاب قیصر ہند لیا اگر کوئی مجھسی دریافت کرے کہ کیا وجہ ہے کہ جو
خطاب شہنشاہی لیا گیا تو مین اسکا یہی جوابدونگا کہ ہندوستان کی سلطنت پر وہ خیال
کرے کہ کسقدر وسیع ہے اور کیا انتظام بہا لگتا ہے (جرم) اور اگر کوئی مجھسی
دریافت کرے کہ تاریخ اور ملکی حالات اس سلطنت کے کیا ہین تو اسکا جواب طول
وطویل ہوا اور ممکن نہین کہ مین اسوقت اسکا جوابدون - مین صرف یہ جواب دیسکتا ہون
کہ اس خطاب لینے کی وجہ یہ ہے کہ رعایا جناب ملکہ معظمہ کے ایک دوسرے سے
اتحاد کرے - اور جیسی ہر شخص آزادی سے چاہے اپنے کو مرفہ الحال کرسکی
مگر یہ بات نہو کہ ایک خراب طریقہ دولت حاصل کرے نہین عمدہ طریقون سے
دولت حاصل کرے اور ہر ایک شخص کو آزادی دی گئی ہی - کہ مذہبی کام ایک
امن سے کرے کوئی مداخلت نہین کرسکتا ہے اور نہ ایک غیر قوم اور مذہب کا
آدمی اپنے خلاف مذہب مین مداخلت کرنے پر آمادہ ہوسکتا ہے اور اسطرح سے
ایک ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے مذہبی کارروائیون مین کوی ہرج نہین ڈال سکتا ہی
(جیر) بادی النظر مین تو یہ بات نہایت آسان معلوم ہوتی ہوگی اور ایک آسانی سے
یہ انتظام ہوسکتا ہے مگر ایک بہت بڑی سلطنت مین جہان مختلف قومون اور
مذاہب کی لوگون رہتے مین ایسے کامون کیواسطے کیسے وقت پڑتے ہین اور

نہ ساریمین اور نہ کسی قیصر اور نہ اکبر نے ان انتظامون کو درست کیا یہ بات بہی کہدینا
آسان ہے کہ سلطنت ہندوستان مین امن وامان قایم کر دیا تو کوی بری بات نہین
ہے مگر جو غور کرتا ہے اوسکو معلوم ہوگا کہ کیا کیا مشکلات پڑتی ہین قانون بنائے
جاتے ہین اور روزا فزا سی باتون پر خیال رکہا جاتا ہی اور جب قانون جاری ہوتے
ہین تو اوسکے ساتہ یہ بہی ہوتا ہی کہ ایسی تدبیر کیجاوی جس سے لوگ اس قانون
کو سمجہین اور بموجب اوسکی عملدرامد ہو اور اوس قانون کے عملدرامد کے واسطے
جج مقرر کیے جاتے ہین منتظم مقرر ہوتی ہین اور پولیس کے لوگون کو رکہنا پڑتا ہی
کہ کسی طرح سے قانون کی وجہ سے امن وامان ہو جاوے پس اس طرحسے انتظام
ہندوستان مین کرنا پڑتا ہے جہان سلف سے نزاع چلی آئی ہے اور ہمیشہ
تبدیلیان کرنی پڑتی ہین یہ تبدیلی کل قانون مین رفتہ کرنے پڑتی ہے
پس یہ کام گورنمنٹ کے سپرد ہے (چہرم) یہ کام جو گورنمنٹ نے اپنے
ذمہ لیا ہے آسان نہین ہے نہایت مشکل ہے جب ایک جدید بات سرکار
کو قایم کرنی پڑتی ہے تو بڑی تکلیف پیش آتی ہی کہ کیا کرنا چاہیی جس سے
کہ کارروائے کو لوگ پسند کرتے ہین یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ سرکار کی
فوج کیسی مضبوط ہے ورو سارے ہندوستان کیسی دوست سرکار کے ہین

ان لوگون کی ایسی جانچ ہوگئی ہی کہ اونکی باتون مین ہیلا فرق ہنین ہوسکتا اور اسمین کچہ
شک ہنین کہ انہین وجوہات سے سرکار برٹش کو استحکام ہندوستان مین ہی کوہ ہمالیہ سے
کیمپ کامرن تک اگر سرکار اپنا تعلق کسی ریاست سے علیحدہ کرتے تو تہوڑے
سے عرصہ مین وہ ریاست خرابی مین پڑجاتے سوائے اسکے کل ہندوستانی رعایا کو
اس عملداری سے بڑا اطمینان ہے (چہ) خیر یہ توصرف باتین ہین مگر عملداری
ہندوستان کو اس سبب سے پایداری ہے کہ اسمین بلا رو و رعایت انصاف کیا
جاتا ہے (چہ) حقیقت مین اس سے بڑی کارروائی ہندوستان مین ہوتی ہی
جسکو افسران عدالت خیال کرتی ہین اور ہر ایک شخص کا انصاف کرتی ہین جہانتک مینے دیکہا وہان تک کہ سکتا
ہون کہ عدالتون مین ایک عمدگی سے کارروائی ہوتی ہی اور انصاف بہی اچہی
طرح سے کیا جاتا ہے لیکن اسکو بہی مین جانتا ہون کہ اگر ایک مرتبہ نا انصافی ہو
یا ایکمرتبہ سرکاری افسر انصاف سے تجاوز کرے اور کسی کی داد نہ دے اور اعلے
اور ادنے کی رعایت کرے تو بہت بڑی بے اعتباری گورنمنٹ کی ہوجاے اور سرکاری
عملداری مین بہت بڑا فرق آجانے کا احتمال ہے اور یا ایسی خرابی ہو کہ اس سے بڑہکر
نہ خزانہ مین خرابی رہسکتی ہی اور نہ فوج مین (چہ) بس الیصاحبو یہ منشا ہر ایک
شخص کا ہے اور افسران سرکاری کا بہی برتاو ہے اور خاص منشا اس خطاب کا

یہی ہے کہ ہر ایک شخص کا انصاف کیا جائے اور جو اشتہار دیا گیا اوسکے
یہ معنی ہین کہ آیندہ سے تاج انگلستان کی اور کل برٹش کے لوگون کی اسباب پر
عزت منحصر ہے کہ ہندوستان کی عملداری کو قایم رکھین اور واسطے امن سلطنت
کے کوشش کرین (چیرس) اب لوگون کو تمسٹکول کا غرور اور شیخی مارنا یاد ہوگا
یعنی اونکا قول تہا کہ مین چھوٹی ریاست کو بہت بڑی سلطنت کر سکتا ہون مگر اس
زمانہ مین ایک گروہ پولیٹکل ملازمون کا قایم ہوا ہے وہ عقلمندی سے کہتے ہین
کہ ہم بڑے سلطنت کو چھوٹی سلطنت کر سکتے مین لیکن مین یقین کرتا ہون کہ جو جلسہ
آج ہوا ہے اور جسمین اشتہار کی مشتہر کرنی سے ہمکو اعزاز ہوا ہی اوسی سے یہ بات
ایک استحکام کے ساتہ ظاہر ہوگئی ہے کہ جناب ملکہ معظمہ مثل اپنے ناموربزرگ ملکہ الزبتہ
کے گو ایک کمزور عورت کا جسم رکھتے ہین مگر دل ایک بہت بڑے شاہ کا رکھتی ہین (چیرس)
اور گو کیسی ہی مشکل پڑے مگر وہ اوس کام کو کبہی ترک نکرین گی جسکی ذمہ داری اونہون نی
اپنے اوپر لی ہے اور کسی دشمن کو راہ نہ دینگی اور اس سلطنت کو نچھوڑین گی جو اونکو
سپرد ہے (چیرس) لیکن اے صاحبو جو وعدے جناب ملکہ معظمہ نے کی ہین اونکا پورا
کرنا افسران سول وملیٹری پر منحصر ہے مین ایک اطمینان سے کہہ سکتا ہون کہ جناب
ملکہ معظمہ کو ان افسرون پر ایسا بہروسہ ہے اور مین بخوبی جانتا ہون کہ سرکار کے

کسی حصہ مین ایسے وفادار و جفاکش اور بہادر افسر ہنین ہین جیسے کہ ہندوستان
مین ہین یہ افسر کارگزاری مین یکتا ہین اور اگر اونکا شاہ انکا ممنون ہو تو درست ہی
(چیرہ) چونکہ — اج مجھکو یہ عزت ملی ہے کہ اسوقت مین ایک اپیچ رو برو بڑے
بڑے افسران کے کہون جنہون نے اس سلطنت کو قایم اور مستحکم کیا ہے اسلیئے
مین ظاہر کرتا ہون کہ میرے مشیرون نے میری سب صورت سے اعانت کی ہی
اور یہ لوگ ایک جفاکشی سے عوام کے فایدون کے واسطے ہر وقت مستعد رہتے
ہین — ایصاحبان گورنر اور صاحب کمانڈر انچیف اپ کسیقدر تکلیف اوٹھاکر اس
جلسہ مین شریک ہوئے ہین اور آپ لوگون نے اپنے کامون کو بخوبی کیا ہے
مگر مجھکو امید ہے کہ یہ کام جو بہت بڑا تھا اوسمین شریک ہونے کے لیے جو
آپ لوگ ائے ہین اوسپر کوئی اعتراض نہوگا اپ کی موجودگی سے مختلف محست
پر مشورہ کیا گیا ہے اور دربار کو دوچند رونق ہوگئی ہے — ایصاحبو اب
مین چاہتا ہوا کہ آپ گیلاس بھر بھر کے تندرسی اوسہوی ملکہ انگلستان اور قیصر
ہندوستان کا نوش کرین۔

اودیس میش ہونیکا دربار واقعہ ۳ جنوری ۱۸۷۷ء

آجکا روز دل افروز تہنیت ناموں کے ملاحظہ فرمانے کا قرار پایا حضور ویسرائے

وگورنر جنرل بہادر نے کمال فر وشکوہ سے جلوس شاہی فرمایا ہزارہا اڈریس

پیش ہوئے اونمین سے ایک اڈریس درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے جو ویسے

اوڈیٹران اخبار نے پیش کیا اور حضور ویسرائے بہادر نے قبول فرمایا ۔

ترجمہ اڈریس

بخدمت فیضدرجت جناب ہزاکسلنسی رایت انریبل ایڈورڈ

رابت لٹن بلورلین بیرن لٹن نبورتہہ جی ایم ایس

ای ویسرای وگورنر جنرل بہادر ہند ۔

ہم ایڈیٹریس ایسوسیشن کے ممبران مفصلہ ذیل بموجب ادس رزولیوشن کے

جو ہمارے مجلس ۲ ماہ گذشتہ کے جلسہ سے صادر ہوا اس موقع پر کہ حضور

ملکہ معظمہ نے قیصر ہند کا خطاب قبول فرمایا حضور کی خدمت مین بباعث ادس

عنایت کے جو حضور نے ہمپر بابت شریک کرنی دربار دہلی کے فرمائی

شکریہ ادا کرتے ہین ۔

۲ ۔ یہ اول ہی موقع ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ہمکو ایک جدا اور مختار فرقہ گردانا جس سے بخوبی ہماری خدمتو نکا صلہ ظہور مین آیا ۔

۳ ۔ اس موقع پر کہ حضور نے ہمارے مہمان نوازی فرمائی اور عظیم الشان دربار شاہنشاہی کے مشاہدہ کرنے کی اجازت عطا کی اگر ہم شکریہ ادا نکرین تو حقیقت مین بڑی نے انصافی ہے ۔

۴ ۔ چونکہ ہم لوگ اخبار نویس ہین اسلیئے اکثر اوقات ہم گورنمنٹ کی امورات مین کسیقدر سختی سے نکتہ چینی کیا کرتے ہین لیکن ہم اپنے اور اپنے تعلیم یافتہ اہل وطن کیطرف سے حضور کو یقین دلاتے ہین کہ ہم تخت انگلستان اور جناب ملکہ معظمہ کے ساتھ وفاداری اور اطاعت پر سر جھکاتے ہین ۔

۵ فی الجملہ ہم امید رکھتے ہے کہ حضور ہمارے حقوق اور فرائض جنپر ہم عمل کرتے ہین جاری رکھین گے بلکہ بنظر رفاہ ملکی اور اضافہ فواید قومی کے اونکی وسعت فرماوین گے ۔

خلاصہ اسپیچ ویسرای ہند

۱۔ اگرچہ کچھ بہت کہنی کو جی چاہتا ہے لیکن کیا کیجئے کہ وقت تنگ ہے۔
بمجبوری کہتا ہون کہ اپ لوگون کے اڈریس پیش کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

۲۔ گورنمنٹ پر جو کچھ اپ نکتہ چینی کرتے ہین وہ ہمکو ناگوار نہین ہے اس لیئے کہ اوس سے اچھا نتیجہ حاصل ہوتا ہے بلکہ تشفی خاطر کا باعث ہے۔

۳۔ مجھکو یقین ہے کہ آپ لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ ہین اور اپکا لکھنا عظمت کی بہلائی کے واسطے ہے۔

۴۔ مین بحیثیت قایم مقامی جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی اپ لوگون کا بہر شکریہ ادا کرتا ہون —

روشنی

عجائب شب کہ رشک لیلۃ القدر
سلام فیہ حتی مطلع الفجر

چوتھی جنوری کی شب کو زمین پر وہ روشنی پائی کہ خیمہ زرنگار ثوابت وسیار کی چاندنی

سیلی نظر آئی فرشتون کی زبان پر نور علی نور تہا۔ زمین پر ستارون کا جہرمٹ محسوس
تہا۔ ہر شمع اقبال شہنشاہی کے لوئین روشن۔ جنکے برابر مہر و ماہ کی تیرگی کا ظن
رنگا رنگ کی تجلی آشکار۔ کسی مین نارنجی بہار کہین سرخ و زرد جہلک نمودار۔
فرش زمین ہمسایہ آسمان تہا عالم نور عیان تہا گوناگون کی شعاع قطار در قطار کہین گیاس کے
ظہور نے نور پہیلایا تہا کوسون نور کا فرش بچہایا تہا رنگا رنگ کی قندیلین ویلس
کمپنی کی دوکان یاد دلاتین دیدہ انجم کی آبرو گہٹاتین خاص کر شہنشاہی روشنی
سے آثار بہار کہادی درخشان تہے ہر ایک چراغ مشرق صد خاورستان تہے مقناطیسی
روشنی حیرت افزای ہندوستانیان چپہ چپہ زمین دہنگیر تماشائیان ستارے
ایسے بنائے تہے جنکی چمک مین شاہی تمغہ چمکائے تہے قدرتی روشنی مین یا
یہ نور کہان کہ تخت و تاج نظر آئے یہان یہ سارے جلوہ آنکہون مین لبہائے
جمعہ مسجد مین اس ڈہنگ کی روشنی دیکہنے مین آئی گویا ایک نور کی لڑی مین لاکہون
چراغ کی لو گندہی پائی مہتممان روشن دماغ کی یہ دستکاری تہی کہ لاکہون چراغ
پر ایک ڈہنگ کی تصویر اوتاری تہی علاوہ اسکے کل شہر کی گلیان روشن تہین
تجلی طور کی خرمن تہین جسوقت سر شام سے روشنی کا اہتمام ہوا غیرت کے
مارے آفتاب لب بام ہوا وہ روشنی ہوئی کہ رات کی زینت دن سے چوگنی ہو گئی

کوسون گلی کوچہ مین سایہ نایاب تہا ہر مکان برج مہتاب تہا خاص کیمپ کی تو یہ
کیفیت تہی کہ گویا رخ انور ہے لاکہون جہاڑ فانوس کنول روشن رنگ برنگ چراغان
کی انجمن قدرتی دیوالی کی بہار جسپر لیلۃ البدر نثار روشنی کی یہ کثرت اہتمام کی یہ
صنعت کہ ہاتہی سے فوٹوگراف لگائی ہیوڑہی کی پوری تصویر کہینچ لائے
خلاصہ یہ ہے کہ اس روشنے نے اللہ نور السموات کے معنی روشن فرمائے
چراغون کی لہر نے نور علیٰ نور کے رمز دکہلائے۔

اتشبازی

سیاری ٹوٹ ٹوٹ کے افلاک سی گر گیے

گویا کہ نخلبند قضا گل فشان ہوا۔

جسوقت اوج گیر ہوا کے غبارے ہوئے برج کے برج اوڑ کر آسمان ہشتم
کے سیارے ہوئے چرخیون کی صناعی سے پیر چرخ کو چکر آیا او سن ان بان د

سے جلین کہ ملایکہ نورانی کی زبان پر نور علی نور آیا ماہتاب کی روشنی سے سورج کو نیر اعظم
چاند کو چکاچوند آیا ستارون کی چمک سے کواکب خیرہ نظر آئے وہ ثابت تھے انکو
سیارے پائے ہوائیان ایسی چھٹین کہ چاند و سورج کے منہ پر ہوائیان اڑین اور
پہلجھڑیون نے سطح ہوا پر آتشین باغ لگایا گلزار خلیل اللہ کا تماشا دکھلایا جاہ و حشم سراپا
نور تھا دہوان ہمزلف کافور تھا انارون کے ستارون کی عجب لطافت تھی بوٹے
جہاڑ مین ہزار صنعت تھی ولایتی آتشبازی مین فوارہ آب جاری پانی مین آتشبازی
کشتی مصنوعی مین آگ لگائی چاند نے صورت دکھلائی تھوڑی دیر مین چاند گہن دار
ہوا انور پلک نہ جہپکی تھی کہ ستارون کے جہرمٹ مین سورج آشکار ہوا پریون کے
ناری ہونے کا ثبوت صاف پایا کہ شعلہ رقصان مین جلوہ پرستان نظر آیا گولے
تھے کہ صناعی کے بگولے آگ کی لاگ سے ایک آواز زمین پر آئی دوسرے
عالم بالا مین سنائی تاریان عجب آن بان سے اوج پر نمودار ہوئین فرش سے
عرش تک کہکشان کی راہین آشکار ہوئین مزید بران یہ شعبدہ دکھلایا کہ حبب بلندی
سے پستی کا رخ آیا ہزار ہا ستارے دکھلائے جنمین طرح طرح کے نقش و
نگار نظر آئے ایک تماشا یہ پایا کہ شفق کا آسمان بنایا جسوقت یہ وزن چہوڑے
تھے کالے سرخ ردی سے گورے تھے چند ستارے ایسے نور کے سنوارے

نظر آئے جگنو فرشتے اپنے آنکھونکا تارا بنائے دس بنت تک سطح ہوا پر روشن رہے
انجمن انجم کے باعث جوبن رہے ہے غضب کا طلسمات دیکھیے صناعان فرنگ
کی کرامات دیکھیے کہ کہین آتشبازی کا گرم بازار کہین مچھلیون کی اوچھل کود اشکار
شعلہ جوالہ سے نئے آب ماہی کا پیدا ہونا مقام استعجاب ہے سنا نہین کہ ماہی
نئے آب ہے اکثر یہ بہار ہوی کہ شہزادہ اور قیصر ہند کی صورت نمودار ہوی ایک قسم
کی آتشین صناعی یہ دیکھنے مین آئی کہ یکایک ابر گھر ابدلی آئی ساونون بھادون کی
گھٹا چھائی بادل گرجنے لگے گویا پانی برسنے لگے غور سے جو دیکھا آتشبازی
کا تماشا نظر آیا غرض بہمہ خوبی ہنگامہ آتشین نے اختتام پایا —

پانچوین جنوری کو فوجی قواعد

اول ایک صف نمودار تہی جسمین اول برگڈ اور اول ڈویزن تہا اوس مین چھٹی پلٹن اور
سفرمینا کی پلٹن اور نمبر ۲ سکھ کی پلٹن اور تیسوین پانیر کے پلٹن اور والیز کے
پلٹن اور دو کمپنیان کنٹنجنٹ حیدرآباد کی تہین اور ان سب پر کمان جنرل گمسٹر
صاحب کی تہی اوسمین اڑتالیسوین پلٹن اور نوین ہندوستانی پلٹن اور گیارہوین

اور بیسوین مدراس کی پلٹن اور تیسری بریگیڈ اور ساٹھوین رفل پلٹن اور دوسری گوالیار پلٹن تھی
ان تمام پلٹنون پر میجر جنرل سر جیمس برنیڈ صاحب کمان کرتے تھے گو یہ ضعیف تھے
مگر گھوڑے پر ایسے سوار تھے جیسے کہ کوئی جوان ہوتا ہے قریب پچاس برس
سے یہ صاحب سرکار کے ملازم ہین اور تین بریگیڈ کمان بریگیڈیر راتھنی برون صاحب
اور بریگیڈیر فیر صاحب کی تھی اور رسالہ کی کمان جنرل جمبرلین صاحب کرتے تھے اور
حصہ افواج کی کمان بریگیڈیر گریو صاحب اور بریگیڈیر بالیسر صاحب اور بریگیڈیر ایسلی
صاحب کرتے تھے سرخ وردی ہوزار رسالہ کے اور سرخ نیلی وردی بنگال رسالہ
کی اور نیلی وردی بمبئے کے رسالے کی اور آسمانی رنگت رسالہ پنجاب کی اور مدراس
رسالہ کی خاکی وردی اور خاکی اور نیلی وردی سنٹرل انڈیا اور حیدرآباد کنٹنجنٹ کی ایک
عجیب کیفیت دکھا رہی تھی سب سے پیچھے توپخانہ تھا جسمین ساٹ ساٹ جوڑی خچر
جوتے ہوئے تھے گو دھوپ کی تیزی تھی مگر اسقدر دھوپ نہین پڑتی تھی
جیسی کہ امید تھی۔ باسٹھوین پلٹن تعینات تھی کہ جگہ صاف رکھے اور تماشائیون
کی نگرانی کری ہزارہا تماشائی موجود تھے جسوقت حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر
تشریف لائے اونکے ہمراہ صاحب کمانڈر انچیف آئے اور جسقدر ہمراہی سرکار
ہوئے زرق برق وردیون سے دوچار ہوئے حضور ویسرائے بہادر کے

ہمراہ جورو ساکا جلوس آیا تہا اوسنے بڑے ہٹاٹھ کا جلوہ دکھلایا تہا حسب الحکم

ایکجانب کو استادہ ہوا کر وفر کی نمایش پر آمادہ ہوا روساکی سپاہ رنگا رنگ وردیون

سے آراستہ تہے سراپا پیراستہ تہے جبکہ مارچ باست کی قواعد جہنڈے کے

نیچے ہوئے نہایت خوشنما معلوم دی ایسی قواعد تہی کہ کبہی کسینے نہ دیکہی ہوگی

ایک ہجوم نشانو نکا تہا اور دو گہنٹہ کامل ہوا کی خلقت دیکہا کی اسکے بعد رئیسون

کی فوج گذری جسکے طرفہ آن بان تہی ہر رئیس کی فوج کے ساتہ نشان تہے

یہ سب نشانات عطیہ حضور قیصر ہند یدیار تہے آیہ اقبال ونشان فیروزبختی آشکار

تہے سب سے عمدہ قواعد چہٹے پلٹن اور بانوے ۹۲ گہانگہرہ والے پلٹن کی دکھلائی

تہے کہ حضور کمانڈر انچیف نے تعریف فرمائے رسالہ کی قواعد بہی خوشنما ہوئی

توپخانہ کی برق روانی لایق مرحبا ہوئی بعد کو شاہانہ سلامی سے دہوم مچائی زمین

و آسمان مین بشاست چہائی حضور ولیسرائے بہادر نے گہوڑا بڑہایا اور حضور

کمانڈر انچیف سے یون فرمایا۔

ایصاحب کمانڈر انچیف اور کمانیر ڈویژن اور کمانیر پلٹن وکمانیر برگڈ مین نے

آپ کو اس غرض سے یہان بلایا ہے تاکہ مین آپ سب لوگون کا شکریہ ادا

کرون کہ آپنے خوب قواعد کی حقیقت مین یہ اختتام اوس جلسہ کا نہایت موزون

سے ہے جو دہلی مین شروع ہوا تھا یہ جلسہ نہایت موزون اس لئے تھا کہ سب لوگ
یہان جمع ہون اور دوستی و اتحاد کا اظہار ہو اور کسقدر اچھا معلوم ہوتا ہے
کہ مختلف قومون کے لوگ اور اونکے سرگروہ ایک جگہہ پر آئے ہین اور سب اپنی
اطاعت اس گورنمنٹ سے ظاہر کرتے ہین جو قواعد فوج کی ہوئی اوس سے
بھی ظاہر ہوا کہ کسقدر عملداری قیصر ہند کی مضبوط ہے اور اوسکو کیسی فوجی
قوت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہندوستان مین فتور برپا کرے تو اوسکو
آہنی پنجہ سے زیر کر سکتی ہے یا اگر کوئی شخص چاہے کہ فرمان برداری مین فرق
لاوے تو اوسکو بھی بڑی ہی سزا دے سکتی ہے مجھکو یقین ہے کہ جسقدر
فرمان بردار رعایا جناب ملکہ معظمہ کی ہے اونسے قواعد دیکھی ہوگے اور اوسکو
خوشی ہوئی ہوگی کہ سرکار کو کس قدر قوت ہے اور مین اس عمدہ قواعد اور
عمدہ فوج کو دیکھکر نہایت درجہ نازان ہوا چستی و چالاکی اور عمدہ وردیون سے
پایا جاتا ہی کہ ہمارے سپاہی بڑا ہی کام کر سکتے ہین اور فوج کا انتظام اس سے
بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے اور مجھکو نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے کہ کمانڈر انچیف
نے مجھسے کہا کہ کیسی کیسی عمدہ کارروائیان ان سپاہیون کی ہین اور ایک
سے ایک بڑھکر سپاہی لائق ہے اور ہر ایک سپاہی کا عمدہ چال و چلن ہے اور خاص

گو امسال ہندوستان کی فوج مین بہت کم لوگون کی سزادی گیے ہر ایک صیغہ اور محکمہ
فوج کا اسی لایق ہے کہ اگر اوس سے قیصر ہند کی ناموری ہو تو بجا ہے۔
سپاہی بھی کم ہے جن لوگون نے لشکر کا عمدہ انتظام دیکھا اور گارڈ کی کامون
کو خیال کیا ہوگا وہ جانتے ہین کہ کیسی فوج یہ ہے یہ فوج بڑی بڑی دور سے
آئے ہے صفائی کے لوگون نے بھی انتظام خوب کیا اور یہ بھی ظاہر ہے
کہ اگر کھانے کا عمدہ انتظام ہوتا تو سپاہی مضبوط نہوتی پس کمسریٹ کا انتظام رہا
اور بہت سی باتین عمدہ کی گئی ہین۔ ان سب باتون کی نسبت کمانڈر انچیف کہتے ہین
کہ مجھکو سب صورت سے اطمینان ہے اور صاحب کمانڈر انچیف نے جن
باتون سے مجھکو اطمینان دلایا اوس سے مجھکو نہایت خوشی ہوئی گولے
لگانے مین بھی بہت بڑی ترقی ان لوگون نے کی ہے تھوڑے سے
دنون مین جیسے ترقی سرکاری فوج مین ہوگی ویسی ترقی کسی کی فوج مین نہوگی
مینی بڑی خوشی سے دیکھا کہ قلات غلزی کے پلٹن مین سے ایک سپاہی
نے نہایت عمدہ گولی لگائی اور بہت سے سپاہی اس پلٹن مین ایسی ہین کہ
اونھون نے انعام حاصل کیا ہی اس سے ظاہر ہے کہ یوروپین افسرون
نے اونکو کب سکھایا ہے اور اگر سرکار فوج رکھے تو مناسب ہے کہ فوج

عمدہ ہوا اور ایسی ہو جو بخوبی ہتہیار کہین ایسے شخصون کو ہتیار دنیا فضول ہے
جو کام نہ جانتے ہون مین امید کرتا ہون جو تنخواہین ہندوستانی افسرون کی بڑہگیی ہین
اور اونکے درجون مین ترقی ہو گئی ہی اس سبب سے وہ اور بہی اپنے کو لایق
کرینگے اب مین چاہتا ہون کہ جسقدر افسر زیر کمان آپ کے ہین اون سے
آپ کہدین - کہ مین اس قواعد کو دیکہکر نہایت خوش ہوا اور اُن سے کہدیجئے
کہ مین نے حکم دیا ہے کہ ایک زائد ورم شراب سب پلٹنون کو تقسیم ہو کیونکہ وہ تہک
گئے ہین کو اسقدر اونپر محنت پڑے لیکن کام اونہون نے نہایت چستی اور
چالاکی سے کیا یہ قواعد اور فوج کا چال وچلن ایسا ہے جو جناب ملکہ
معظمہ کی فوج کو لازم ہی اور بر وقت ظاہر خوشنودی مزاج کی
مین چاہتا ہون کہ گورنمنٹ انڈیا کے جانب سے بہی
آپ مبارکباد دین ۵

تاریخ از مصنف کتاب

آج تاریخ شہنشاہی فی پایا انتظام	کیون نہون ممنون طالع ای رسا اب ہر زبان
بد تردد اب ہئے تاریخ لکہنا چاہئے	ہو مبارک یہ خطاب قیصر ہندوستان
	۷۷ ۱۸ ع

تمت

تقریظ ریختۂ کلک جواہر سلک نثار بے نظیر محرر جادو تقریر منشی جگناتھ سہاے خلف منشی دیبی پرشاد بن منشی للت رام مغفور رئیس موضع لیلا دہر پور پرگنہ آرہ ضلع شاہ آباد حال رئیس محلہ مکھنیان بازار شہر کانپور

خداوند عز و جل کے شکر و سپاس ادا کرنے مین سلسلۂ انفاس کوتاہ ہے پس مجھ گنج مج بیان کی کیا جان کہ زبان آوری کرے اما بعد مخفی نرہے کہ آندنون مین کتاب نایاب سراپا انتخاب آئینہ اقبال سکندری یعنی تزک قیصری دیکھنے مین آئی ہے۔ مصنف نے خامہ چوبین سے مانی و بہزاد کی صورت دکھلائی ہے عبارت کی فصاحت لکھون یا فقرات کی ملاحت کہون جوڑ توڑ بلا کے بول چال انتہا کے شستہ چست ہے، الفاظ کا قرینہ درست ہے عبارت سلیس ہے جو مضمون ہے نفیس ہے جام جم کہنا مبالغہ نہین ہے آئینہ سکندر ہے قدر و منزلت مین کہین ہے بیانات راستی شعار زیب تحریر ہین ہر ایک ڈہنگ دلپذیر ہین کیون نہو جشن شاہنشاہی کا بیان ہے دہلی کے کروفر کی داستان ہے باانہمہ خوبی دیکھی فضولی سے مبرا ہے

مہملی سے معرا ہے کوئی فقرہ لاؤبالی نہین مراعات سے خالی نہین ایک تو کتاب ہی جادو ہے دوسرے چھاپہ کے اہتمام نے اور بھی دونا جلوہ چمکایا سنگ مطبع نے سنگ طور کا تماشا دکھلایا الٰہی مولّف کے نام کو ترقی دے اور اس گوہر شاہوار کو زیب دستار قبول فرمائے —

قطعہ تاریخ

تعالیٰ اللہ عجائب داستان ہے	نرالا ڈہنگ جادو کا بیان ہے
لکھا روی طرب سے ہمنے ناظر	کہ ہو طرز سخن مقبول خاطر
۹	۱۹ اسمبت ۴ ۳

تقریظ رنگینہ کلک جادو طراز شاعر نازک خیال شیرین مقال منشی رنگین لال خوشنویس تخلص شاداب لکھنوی

پیرہن مین ہی مرا شاہد مضمون نہان	دائرہ مثل گریبان ہی تو کاغذ داماں
نظر آتا ہی ورق ناصیہ معشوقی	ریزش کلک سی نقطون نے جنے کیا افشان

آج نے قلم نیزہ بہرام سے سر ہمسری بڑہاتی ہے سواد مداد پر حور عین سویدای دل

صدقے کیا چاہتی ہے **شعر** زبان ہے گلشن وحدت کا خوشہ

ملا اوسکو سخن گوئی کا توشہ منظور ہے کہ بالیق لائق ثنا ہو ار مدحت

دُور رغرر مضامین آبدار محمدت نثار راہ ایسے قیصر کے کیجیے کہ جسنے شاہان ہمایون فال

کو شاہنشاہ اقالیم بنایا اور سر رشتہ انتظام کشور کائنات اونکے دست اقتدار مین عطا کیا

سبحانہ مجدہ اور یہی مرکوز ہے کہ مہما امکن ایسے چمن آرائے وحدت پر گل افشانی گلہائے

تحمید کیجیے کہ جسنے سطح خاک کو گلعذاران لالہ رنگ سے دامان گلچین بنایا اور گل

آفتابی آفتاب کو طرۂ دستار افلاک فرمایا عظمتہ شانہٗ **نظم** دہن اب چشمہ آب

گہر ہے + زبان پر مدحت خیر البشر ہے ہوا نازل اونہین پر مصحف پاک

اونہین کے شان مین آیا ہی لولاک وہی سر دفتر کون و مکان ہین

وہی مقصود خلق انس و جان ہین صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم اب سخنوران

با عزّ و علا اور فصیحان زکی الطبع پر پوشیدہ نہ رہے کہ اس نامۂ خوش مین فراشان باد صبائی بخش

جلوس سلطان بہار پر گہاس سبز سے فرش زمردین بچھایا تھا اور کارپردازان چمن نے

عطر بیزی نسیم طرب سے مشام عالم کو معطر کیا تھا زمانہ جوش مسرت سے مالامال

اور ہر ایک گلبانگ تہنیت و نوید عشرت انگیز خطاب شاہنشاہی سے فارغ البال تہا

کہ جناب دوست پرور شرفانواز باخلق و مروت و مساز منبع فراست و کمال عظیم الشان
منشی **بہاریلال** صاحب کا دریاے علو ہمتی موج زن ہوا خیال باکمال کیفیت
جشن جمشیدی یعنی دربار قیصری مرآت دل مین عکس فگن ہوا جب تو فرمایا کہ طبع کیفیت
دربار بااقتدار بالطبع منظور ہے اور اسی پیرایہ سے بحضور امراے ذی ہمت افتخار
مطبع مرکوز ہے گو یہ فسانہ ہر دل عزیز مثل دفتر پریشان بذریعہ اخبارات عالمگیر تہا آب
بحصول ذخیرہ افتخار شوق اجتماع اس ذخیرہ اعلی کا دامنگیر ہوا کہ حسن اتفاق سے معدن حسن
فصاحت سراپا بلاغت و فراست جادو مقال بمثال جامع اخلاق وفا منشی **گوکل پرشاد**
رسا نے کہ جنکی نظم پر نظم پروین نثار اور نثر سے نثر نثرہ شرمسار ہے اسطرف
توجہ فرمائی اور اس کام پر کمر ہمت چست باندہ ہے اور اس رنگ ڈہنگ سے طرح
ڈالی کہ ایجاد نرالی نکالی تصویر اس شاہد دلفریب کی دو ہفتہ مین ہر ہفتہ کرکے دکہائی
ہر گوشہ سے صدای تحسین آئی ہے ؂ بزور خامہ تو ہزار آفرین کنند
این کار از تو آید و مردان چنین کنند القصہ **تزک قیصری** نام رکہا
جام جمشید کا جلوہ نظرون سے گرا واللہ کیا جال بچہایا ہے عصافیر معانی رسا کو
دم فکر تسخیر کیا ہے جہان رزم کا جلوہ ہے سیف زبانی کا جوہر ہویدا ہے کیا خوب
عدالت کا تذکرہ ہے تاریخ نوشیروان پارہ پارہ ہے تاریخی حالات مین چنانکہ باید و شاید

راستی کا شعار ہے تصنع و اغراق سے کوسون فرار ہے سبحان اللہ کیا بلاغت
عبارت ہے واہ کیا فصاحت و متانت ہے اگر بنظر تعمق دیکھئے تو ہر فقرہ پر
روح ظہوری کو فشار ہے اور نظم پر روح خاقانی نثار قصہ کوتاہ مجہ ژولیدہ بیانکی کیا تاب
کہ تحریر توصیف کرون ایسی طلیق اللسانی کہان کہ اوسکے فصاحت و متانت کی تعریف
لکھون حیرت ہے کہ جادو کا بیان ہے یا سحر سامری کی داستان ہے بہرحال میری
مدح یا قدردانی کا کیا اعتبار آلا اسکی قدر منحصر بر بلیغان و رئیسان عالی اقتدار ہے گو یہا
بیک خیال بہ تکلف اجازت خواہ ہے مگر زبان قلم بصد عجز عذر خواہ کیون نہو یہ
ہمارے شہنشاہ قیصر کے یمن و فیض کا نتیجہ ہے جو اس دفتر شگرف مین لکھا گیا ہے
الغرض جب اس شاہد دلپذیر نے اپنا جلوہ دکہایا دل مشتاق منشی بہاری لال صاحب کا
بحصول نعمت غیر مترقبہ متوجہ ہوا فوراً کارپردازان مطبع کو بغرض طبع ارشاد کیا اور یہ
دفتر غریب باسرع ازمنہ طبع ہوکر مطبوع دلہا ہوا اللہ تعالی قبول ناظرین بانکمیز

فرمائے اور ملاحظہ رئیسان و والیان

فلک اقتدار سے رتبہ عز و شرف

عطا کرے آمین

یارب العالمین ۔ فقط

قطعات تاریخ

ہوا جب جنوری مین جشن دربار شہنشاہی
لکہا کلک رسائی کیا مفصل حال خاطر خواہ

سن جشن طرب کیواسطی شاداب سی آ ہمدم
مسیحائی سر دہلی کہا تاریخ شاہنشاہ

۱۹۱۱ عیسوی

ایضاً

یہی الطاف ہی اوسکا جو شاہی جشن اودم ہے
چہپی تاریخ جو ایسی فصاحت سی محتشم ہی

پئی تاریخ لکہا نے سر اندیشہ ہاتف نی
خطابی امیر سی بہرور اب شاہ عالم ہی

۱۹۱۱ عیسوی

ایضاً

رسا چون کرد ترتیب مضامین مسرت را
بیک خاور و صد خورشید معنی ہست پیدا از این

بشاداب اینچنین فرمود ہاتف سال تاریخش
کتاب یادگار جشن شاہنشاہ عالم بین

۱۹۱۱ عیسوی

نتیجۂ ذہن وقاد عدیم المثال شاعر نازک خیال منشی بہاری لال
مالک مطبع مطلع نور کانپور

چہ زیر طبع در آمد کتاب لاثانی
کہ در زمانہ پی یادِ جشن النسب باد

برای سال باداب گفتمش ننستے -	قبول خاطر امرای وقت یارب باد
	۱۸۷۷ع

تاریخ مترشحہ خامۂ جادو طراز سخندان مشتاق منشی رام نراین صاحب مشتاق خلف منشی دیبی پرشاد صاحب رئیس الہ اباد حال وارد لکہنو

چون مرتب گشت باصد انتظام	شرح جشن انبساط دہلوی
نے سر اصرار تاریخش شنو	نے بہا احوال جشن خسروی
	۱۲۹۴ ہجری

ایضاً تاریخ سنہ عیسوی

یہ لطف و یمن شاہ انس و جان ہے	جو شاہی بخش شاہان زمان ہے
برائی طبع تاریخ دل آویز	زمان سعد اکبر اقتران ہے
سر اعزاز سی از بہر تاریخ	یہ کہ مرغوب طبع شایقان ہے
	۱۸۷۷ع

تمام ہوئی

غلط نامہ تواریخ ترک قیصری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۰	پہونخاما	پہونچایا
۱۱	۶	شخاص	اشخاص
۱۲	۸	ماہر	باہر
۱۵	۱۴	رتگ	رنگ
۱۶	۱۹	کمپنی	کمیٹی
۱۸	۱۲	رتبہ	بمرتبہ
۳۱	۷	شار راہ	شاہراہ
۹۳	۱	نوار	پوار
〃	۲	دہور	دہنور
〃	۳	دساسنگہ دیوا جہ گوے	[illegible]
〃	۴	مہپ سنگہ	مہیپت سنگہ
۹۴	۸	دہارا کرادن کت تناور منیدر کلاہتی کالی ارکت	دہارا کرالن کوکٹ تپانا در منیدر کلاہتی شمالی ارکٹ
۹۴	۱۰	راوگنگادہرارا او مدر ہابو	راوگنگاوہرارا ازو پیندر تپاپور
〃	〃	راوخیر سنگہ	راوچتر سنگہ
۹۶	۱	ماکاجی وہجی کرباری	ماکاجی ہنجی کرباری
〃	۲	نندسنکرمال جی کرا سنت	نندشنکرمال جی ا سنگہ سشنٹ
〃	〃	نراس نراونت	نراین راو انت
〃	۶	رال	رل
〃	۹	واسدیو	واس دیو
۹۷	۱	چہالی	چہابی
〃	۱۱	اگر جاگتہ	بابو سرجاگنتہ
۹۹	۱+۲	مالی + کیمور	مالی + میسور
〃	۳	ببرل	سمیرل
〃	۵	رای مسی	رای منشی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
100	1	دتور	دیور
"	3	کبرا	کیرا
"	11	غضبان	علیخان
101	5	قاقدی	قادری
102	"	امام الدین	امام الدین خان
103	1	کٹل	کٹسٹل
103	8	مہاراجہ سر منگل سنگھ بہادر	مہاراجہ سرجی منگل سنگھ
"	9	رس	رئیس
"	10	حواجہ	خواجہ
"	0	جامو	جاسو
"	7	پندت بھول من	پنڈت من بھول

تمام شد

تاریخ از منشی نگین لال خوشنویس تخلص شاداب

بفکر سال روی اُنس سی ہاتف یہی بولا
اجی کہنہ غلطنامہ بہت نادر بنایا ہے

قصیدہ در مدح جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام ملکہا از نتائج افکار عالی تبار گوہر بار آبدار نازک خیال سخنور بے مثال شیخ عبد اللہ صاحب کانپوری

مطلع

تکیہ تاج شہاں کی اوج چرخ پہ ہو اختر حضرت
دوام اور تاج ہوا سر پہ یہاں جلال و داور
صفات حضرت مریم عصمت کسی جا ور ہو
دعا عیسیٰ کی مقبول بارگاہ الٰہی ہو

الٰہی تا مقام حضرت عیسیٰ فلک پر ہو
زمین پر قیصر ہند اب یہ شاہ ہفت کشور ہو

مطلع

سعادت بانو پہ ہر ربع ہو بیدار ہو ہر دم
دوران سعد اکبر اختر تابان کا ہو ہر دم
بہ تاج شہنشاہی عرش و زمین پر عظیم
اجابت ہی دعا عیسیٰ کی دعا کی صبح ہو دوام

الٰہی تا مقام حضرت عیسیٰ فلک پر ہو

۱۳

فلک کو جو رشک ہے مولود رب بر بام ہندوستان ہے
درخشاں ہو جس کا اوج مہ و خورشید کا ایوان ہے
ہمارا بادشاہ ہے ضو افشاں اوج اختر سعد قران ہے
دعا عبد الحی کی ہے ہمیشہ قبول انشا الرحمن ہے

الٰہی تا مقامِ حضرتِ عیسیٰ فلک پر ہو
زمیں پر قیصرِ ہند اب یہ شاہِ ہفت کشور ہو

۱۴

فروغ دین و ملت رونق شمع محفل ہے
صفا کی آب ہے آب جوہر آئینہ دل ہے
محک قیصرہ ہے سب زر و جنس کی منزل ہے
دعا عبد الحی کی ہو قبول اور عیش کامل ہے

الٰہی تا مقامِ حضرتِ عیسیٰ فلک پر ہو
زمیں پر قیصرِ ہند اب یہ شاہِ ہفت کشور ہو

۱۵

حیات جاودان خضر طول عمر الیاس کا پایا ہے
کمال حضرت الیاس و شعور و رنگ کا پایا ہے
ذخیرہ دولت کل شعور و رنگ کا خزینہ پایا ہے
عبد الحی کی دعا ہے یا الٰہی آمین کا پایا ہے

الٰہی تا مقامِ حضرتِ عیسیٰ فلک پر ہو
زمیں پر قیصرِ ہند اب یہ شاہِ ہفت کشور ہو

۱۶

زمیں کی تا فلک ہے روم جس کا پرچہ وہ قیصری ہے
اعانت جس کی ہے معصوم جس کا پرچہ وہ قیصری ہے
شہنشاہی کی ہو شہرت ہر قوم جس کی وہ قیصری ہے
دعا عبد الحی کی ہے منظوم جس کا پرچہ وہ قیصری ہے

الٰہی تا مقامِ حضرتِ عیسیٰ فلک پر ہو
زمیں پر قیصرِ ہند اب یہ شاہِ ہفت کشور ہو

۱۷

زمیں کی زبان شمشیر قیصر الیکزانڈر ہے
دوران ہو شوکت کا اس کو عالم جس کی لڑائی ہے
جس کا ہمیشہ قضا سے کشتی ہے وہ تیغ وہ کمان ہے
دعا عبد الحی کی یہ جاری رہے لبوں پر سدا ان کی

الٰہی تا مقامِ حضرتِ عیسیٰ فلک پر ہو
زمیں پر قیصرِ ہند اب یہ شاہِ ہفت کشور ہو

تمام شد

کتبخانهٔ وقف منصوریهٔ مرقومه

شاہزادگان شہزادیان
خلد اللہ ملکہا

می فشانم هرچه میگیرم چو ابر نوبهار
با من احسان با تمامی خلق احسان کردنست

کمترین نے جو اس تواریخ لاجواب سراپا انتخاب سرمایہ تخمبندی اعنی
تزک قیصری کو باصراف کثیر مرتب کراکر چھاپا اور حسن اہتمام سے
جلوہ دکھایا اس نظر سے نہین کہ ایسی شائع ہر کوی و برزن کردن۔
اور ایسی یوسف عزیز کوڑیونکی مول رایگان ہون بلکہ تمنای دلی یہی ہی کہ یہ گوہر شاہوار
روساء نامدار کے دربار فیض آثار مین پیشکش ہو۔
لہذا بنظر حسن ارادت و خلوص عقیدت یہ نیت ہی کہ والیان نامدار و راجگان
ذیشان والا اقتدار کے حضور مین ایک ایک جلد ارسال کیجاوی اور ہر وقت
ورود رسید شکریہ قدردانی و قبول فرمائی کا درج صحیفہ اخبار مطلع نور کانپور ہوگا

العبد
بہاریلال مالک مطبع مطلع نور کانپور

واضح ہو کہ کوئی صاحب اصحاب مطابع سے بلا اجازت راقم قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ زیان اونہین کا ہوگا
بہاریلال مالک مطبع نور کانپور